جانؐ و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش — در ہر مکان ندائے جمال محمدؐ است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم — یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است
ایں آتشم ز آتش مہر محمدی ست — وایں آب من ز آب زلال محمدؐ است

الحمد للہ و المنۃ کہ

دُرِّ ثمین

جسمیں

جری اللہ امام وقت مسیح و مہدی موعود حضرت میرزا غلام احمد صاحب
قادیانی کی جملہ شائع شدہ تصانیف میں سے تمام فارسی اُردو نظمیں جمع کرکے
خاکسار معراج الدین عمر احمدی نے

اگست سنہ ۱۹۰۶ء

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپوا کر شائع کیا

فہرست مضامین

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے	۱	نہیں محصور ہرگز راستہ قدرت نمائی کا	۱۱
نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلا نکلا	۲	پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہو گا	″
آؤ! عیسائیو!! ادھر آؤ!!!	۴	کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا	″
قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے	۵	حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی	۱۲
کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے	″	خدایا اے میرے پیارے خدایا ...	۱۸
جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا	″	برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے	۲۳
کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال	″	کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو	″
اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا	۷	ہمنے الفت میں تیری بار اٹھایا کیا کیا	″
خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار	″	قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت	″
ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے	۸	اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال	″
یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں	۱۰	دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں	۲۷
خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے	۱۱	انکو سودا ہوا ہے ویدوں کا ..	۲۸

جس نے پیدا کیا وہی جانے	۴۸	ہر دم از کاخِ عالم آوازیست	۱
یہی پاک چولا ہے سکھوں کا تاج	//	اے دلبر و دلستان و دلدار	۴
کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال	۵۴	اے خدا اے چشمۂ نورِ ہدےٰ	۶
نام اس کا نسیم دعوت ہے	۵۵	اے خدا اے چارۂ آزارِ ما	//
آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے	۵۶	اے خالق ارض و سما بر من در رحمت کشا	۱۷
سونیوالو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے	۵۷	دوستاں عیب کنندم کہ چرا دل بتو دادم	//
زندگی بخش جام احمد ہے	//	قربانِ تست جان من اے یار محسنم	//
اے آریہ سماج پھنسو مت عذاب میں	//	جان فدائے آنکہ او جان آفرید	۱۸
اے دوستو جو پڑھتے ہو ام الکتاب کو	۵۸	محبت تو دوائے ہزار بیماریست ..	۲۰
کوئی جو مردوں کے عالم میں جاوے	۵۹	اے خدا اے مالکِ ارض و سما ..	//
سونیوالو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے	//	اے خداوند رہنمائے جہاں ..	//
دوستو!! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنیکو ہے	//	ہیچ محبوبے نماند ہمچو یارِ دلبرم	//
پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنیکے دن	۶۰	اے قدیر و خالق ارض و سما	۲۱
ہے عجب میرے خدا میرے پہ احسان تیرا	۶۲	آنکس کہ بتو رسد شہاں را چہ کند	۲۲
جن کو رسم نیوگ پیاری ہے	۶۵	حمد و شکر آن خدائے کردگار	//

از نور پاک قرآں صبح صفا دمیده	۲۹	در دلم جوشد ثنائے سرورے	۹۶
از وحی خدا صبح صداقت بدمیده	۳۰	چوں زمن آید ثنائے سرورِ عالی تبار	
ہست فرقاں آفتابِ علم و دیں	۳۱	مصطفےٰ را چوں فروتر شد مقام	۱۰۱
ہست فرقان مبارک از خدا طیب شجر	۳۲	شانِ احمد را کہ داند جز خداوندِ کریم	۱۰۲
ئے دلبر از طلبگاراں نمیدارد حجاب	″	رہبرِ ما سیدِ ما مصطفےٰ است	″
ترا عقل تو ہر دم پئے بند کبر میدارد	۳۳	ہر کہ تفت افگند بمہر منیر	۱۰۳
ناتواناں را کسا تاب و تواں	″	بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست	″
اے سرِ خود کشیده از فرقاں	۳۴	مے سزد گر خوں ببارد دیدۂ ہر اہلِ دیں	۱۰۴
لا لائے کمر بستہ بر افترا . . .	۶۳	درد اکہ حسن صورت فرقاں عیاں نماند	۱۰۷
اے در انکار مانده از الہام . .	۶۷	جائے کہ از مسیح و نزولش سخن رود	۱۰۸
حاجت نورے بود ہر چشم را	۶۸	سخن نزدم مراں از شہر یارے	۱۱۳
کہ بشنودے در مقابل بروئے مکروہ وسیہ	۷۷	اے خدا جانم براسرارت فدا	۱۱۴
عیش دنیائے دوں دمے چند است	۷۸	اے کہ دجالم بخشمت نیز ضال	″
اے اسیرِ عقلِ خود برہستیٔ خود کم بناز	۸۴	چوں مرا نورے پئے قومِ مسیحی داده اند	″
وحیِ حق پر از اشارات خدا است	″	آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں	″

مصرع	صفحہ	مصرع	صفحہ
بہر دم از دل و جان وصفِ یار خود بکنم	۱۱۴	ہر کہ روشن شد دل و جان درون از حضرتش	۱۴۲
جان و دلم فدائے جمالِ محمد است	۱۱۵	ننگ و ناموس و عزتِ دنیا ز داماں ریختیم	״
تو اہم صدائے عہد و پیماں کنم	۱۱۶	گرچہ ہر کس ز راہِ لاف بیانے دارد	״
ہماں بہ کہ جاں در رہِ او فشانم	״	آں صید تیرہ بخت کہ بندے بپائے اوست	״
این است نشانِ آسمانی	״	آن نہ دانائے بود کز ناشکیبائی فقس	״
اگر خود آدمی کاہل نہ شد در تلاش حق	״	ز عشاق و فرقان و پیغمبریم	۱۴۳
اے خدا اے چارہ سازِ ہر دل اندوہگیں	״	دراں ابن مریم خدائی نبود	״
ہمتے سیم نہ مردن حبیبِ خوب تن نہ دل انگیختیم	۱۱۷	اُمتِ احمد نہاں دارد دو ضد را در وجود	״
تا بدلم نظر شد از سر و ماہ مارا	״	عزیزاں بی خلوص و صدق نکشاید رہ را	״
تا پہلم لب تواماشت ہمراں	״	اے نیچہ شوخ انچہ ایذا است	״
تا کسابہ بہ مہر حقیقت نہ رہِ غربت گوئیم	״	بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا	۱۴۴
بدل دردیکہ دارم از برائے طالبان حق	״	بدہ از چشمِ خود آبے درختانِ محبت را	۱۴۶
اے فرد وقت در صدق و صفا	۱۱۸	بیا اے طلبگارِ صدق و صواب	۱۴۸
بنگر اے قوم نشانہائے خداوندِ قدیر	۱۳۰	کرمکِ پیدا نہ را چوں موت می آید فراز	۱۵۲
ہماں نوعِ بشر کامل از خدا باشد	۱۳۱	عشق است کہ بر خاک مذلت غلطانہ	״

مصرع	صفحہ	مصرع	صفحہ
چشم وگوش ودیدہ بند اے حق گزیں	۱۵۲	بنگر کہ آں مویدِ من شیخ نجف را	۱۵۶
ہمیں مرگست کز یاراں بپوشد روئے یار انرا	″	بردباری سے کند زور آورے	″
بحمد اللہ کہ ایں کحل الجواہر ..	۱۵۳	بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے	″
متاب از سر ووگر روشنی چشم بباید	″	صدق را ہر دم مدد آید ز رب العالمیں	۱۵۷
کسانیکہ پوشیدہ چشم و دل اند	″	اے پئے تحقیر من بستہ کمر ..	″
اے ز تعلیم وید آوارۂ ..	″	آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں	۱۶۱
آنجا کہ محبت نمک سے ریزد	۱۵۴	ہر آں کاریکہ کرد از دعائے جانانے	″
سینہ میباید تہی از غیر یار	″	آں جوانمرد حبیب کردگار	۱۶۲
چوں گمانے کنم اینجا مدد روح قدس	″	اے محبت عجب آثار نمایاں کردی	۱۶۵
ترک خوبی سے کنا نہ خوب تر	″	نشاں اگرچہ نہ در اختیار کس بودست	۱۶۶
گر خدا از بندۂ خوشنود نیست	۱۵۵	مائدہ چیزیست دیگر خشک نانے دگر	″
چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے	″	چو آمد از خدا او حق بیا ز چشم اکرامش	″
دوستاں خم در اختیارِ حضرت جاناں کنید	″	کے پرستد بندہ را جز آنکہ نادانے بود	″
اے عزیزاں مدد دین متین آں کاریست	″	صادق آں باشد کہ ایام بلا ..	″
آنانکہ گشت کوچۂ جاناں مقام شاں	″	محبت امام و چرخ ...	″

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
آسماں بار دنشاں انوقت میگوید زمین	۱۶۸	اے یار ازل بس است سوئے تو مرا	۱۷۰
آسمان ومہ وخورشید شہادت دادند	”	غریق ورطہ بحر محبت	”
کلام پاک آں بیچوں نہ صد جام عرفاں را	”	کے تواں کردن شمار خوبی عبدالکریم	۱۷۲
چوں نسبت بیک گستی تا بہمسری	”	اے سر وجان و دل و ہر ذرہ ام قربان تو	۱۷۳
الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد	۱۶۹	....	.

تمت

قرآن کریم کی عظمت اور عیسائیوں کو دعوت

آؤ! عیسائیو!! ادھر آؤ!! — نورِ حق دیکھو راہِ حق پاؤ

جس قدر خوبیاں ہیں قرآں میں — کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ

سر پہ خالق ہے اسکو یاد کرو — یوں ہی مخلوق کو نہ بہکاؤ

کب تلک جھوٹ سے کروگے پیار — کچھ تو سچ کو بھی کام فرماؤ

کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو! — کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

عیشِ دنیا سدا نہیں پیارو — اس جہاں کو بقا نہیں پیارو

یہ تو رہنے کی جا نہیں پیارو — کوئی اس میں رہا نہیں پیارو

اس خرابہ میں کیوں لگاؤ دل — ہاتھ سے اپنے کیوں جلاؤ دل

کیوں نہیں تم کو دینِ حق کا خیال — ہائے سو سو اٹھے ہے دل میں ابال

کیوں نہیں دیکھتے طریقِ صواب — کس بلا کا پڑا ہے دل پہ حجاب

اس قدر کیوں ہے کین اُس سے کیا — کیوں خدا یاد سے گیا یکبار

تم نے حق کو بھلا دیا ہیہات — دل کو پتھر بنا دیا ہیہات

اے عزیزو۔ سنو کلامِ قرآں — حق کو ملتا نہیں کبھی نقصاں

وہ نہیں باہر رہا اموات سے
ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

کوئی مردوں سے کبھی آیا نہیں
یہ تو فرقاں نے کبھی بتلایا نہیں

عہد شد از کردگار بے چگوں
غور کن در انہم لا یرجعون

اے عزیزو سوچ کر دیکھو ذرا
موت سے بچتا کوئی دیکھا بھلا

یہ تو رستہ کا نہیں یار و مکاں
چل بسے سب انبیا و راستاں

یاں نہیں پایا کوئی اس سے نجات
تو سبھی پاتے ہیں تاریخ وفات

کیوں تمہیں اس بات پر اصرار ہے
ہے یہ دیں یا سیرت کفار ہے

بر خلاف نص یہ کیا جوش ہے
سوچ کر دیکھو اگر کچھ ہوش ہے

کیوں بنایا ابن مریم کو خدا
سنت اللہ سے وہ کیوں باہر رہا

کیوں بنایا اس کو باشان کبیر
غیب دان و خالق و حی و قدیر

مر گئے سب پر وہ مرنے سے بچا
اب تلک آئی نہیں اس پر فنا

ہے وہی اکثر پرندوں کا خدا
اس خدا دانی پہ تیرے مرحبا

مولوی صاحب یہی توحید ہے
سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے

کیا یہی توحید حق کا راز تھا
جس پہ برسوں سے تمہیں اک ناز تھا

کیا بشر میں ہے خدائی کا نشاں
الاماں ایسے گماں سے الاماں

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

اسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں ہے ہیں نابکار

لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

آئینہ کمالات صفحہ ۲۲۴

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمد سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہی باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں
باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

دلبرا مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

نصیحت

براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۵

یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں

باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں

کب تک رہو گے ضد و تعصب میں ڈوبتے
آخر قدم بصدق اٹھاؤ گے یا نہیں

کیونکر کرو گے رد جو محقق ہوا ایک بات
کچھ ہوش کر کے عذر بتاؤ گے یا نہیں

سچ سچ کہو اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب
پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں

براہین احمدیہ صفحہ ۱۱۲

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے / جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اڑاتی ہے / وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے / کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے / بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

براہین احمدیہ صفحہ ۴۱

نہیں محصور ہرگز راستہ قدرت نمائی کا / خدا کی قدرتوں کا حصر دعویٰ ہے خدائی کا

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۱

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا / قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا

جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا / کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۴

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا / بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بےکل ہو گیا / کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا

اس بہار حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے / مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف / جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں / ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا

ہے پاک پاک قدرت عظمت ہے اسکی عظمت
لرزاں ہیں اہل قربت کرّوبیوں پہ ہیبت

ہے عام اسکی رحمت کیونکر ہو شکر نعمت
ہم سب ہیں اسکی صنعت اُس سے کرو محبت

غیروں سے کرنا اُلفت کب چاہے اسکی غیرت
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

جو کچھ ہمیں ہے راحت سب اسکی جود و منّت
اس سے ہے دل کو بیعت دل میں ہے اسکی عظمت

بہتر ہے اسکی طاعت طاعت میں ہو سعادت
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہمکو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا

اُس بن نہیں گذارا غیر اسکے جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں
تو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہباں

تیرا کرم ہے ہر آں تو ہے رحیم رحماں
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

کیونکر ہو شکر تیرا تیرا ہے جو ہے میرا
تو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا

جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا

صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

ہو شکر تیرا کیونکر اے میرے بندہ پرور
تو نے مجھے دیے ہیں یہ تین تیرے چاکر

تیرا ہوں میں سراسر تو میرا ربّ اکبر
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

سن میرے پیارے باری میری تو باتیں ساری
رحمت سے ان کو رکھنا ہیں یہ سب ترے واری

اپنی پناہ میں رکھیو سن کر یہ میری زاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے واحد و یگانہ اے خالق زمانہ
میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ

تیرے ہیں میرے تینوں ہیں کے قمر بنانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ٹکڑے ہیں دل کے یہ جو جان و دل سے قریں ہے
جو صبر کی تھی طاقت اب مجھ میں وہ نہیں ہے

ہر غم سے دور رکھنا تو رب عالمیں ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اقبال کو بڑھانا تا فضل سے کرانا
ہر رنج سے بچانا دکھ درد سے چھڑانا

تو میرے کام کرنا یا رب نہ آزمانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادیٔ جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر

یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہر انور
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں

بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

تو ہے جو پالتا ہے ہر دم سنبھالتا ہے
غم سے نکالتا ہے دردوں کو ٹالتا ہے

کرتا ہے پاک دل کو حق دل میں ڈالتا ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

تو نے سکھایا فرقاں جو ہے مدار ایماں
جس سے ملا ہے عرفاں اور دور ہووے شیطاں

یہ سب ہے تیرا احساں تجھ پر نثار ہو جاں | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

تیرا نبی جو آیا اُس نے خدا دکھایا | دین قویم لایا بدعات کو مٹایا

حق کی طرف بلایا مل کر خدا ملایا | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

قرباں ہیں تجھ پہ سارے جو ہیں مرے پیارے | احسان ہیں تیرے بھارے گن گن کے ہم تو ہارے

دل خوں میں غم کے مارے کشتی لگا کنارے | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اس دل میں تیرا گھر ہے تیری طرف نظر ہے | تجھ سے ہوں میں منور میرا تو تو قمر ہے

تجھ پہ مرا توکل در پر ترے یہ سر ہے | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

جب تجھ سے دل لگایا سو سو ہے غم اُٹھایا | تن خاک میں ملایا جاں پہ وبال آیا

پر شکر اے خدایا جاں کھو کے تجھ کو پایا | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

دیکھا ہے تیرا مُنہ جب چمکا ہے ہم پہ کوکب | مقصود مل گیا سب ہے جام اب لبالب

تیرے کرم سے یا رب میرا بر آیا مطلب | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

احباب سارے آئے تُو نے یہ دن دکھائے | تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے

یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

مہماں جو کر کے اُلفت آئے بصد محبت | دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت

پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گذارو

دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اتارو
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

جی مت لگاؤ اس سے دل کو چھڑاؤ اس سے
رغبت ہٹاؤ اس سے بس دور جاؤ اس سے

یارو یہ اژدہا ہے جاں کو بچاؤ اس سے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں

ان پہ خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز ہے مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت

یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز ہے مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا

اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

بشیر احمد - شریف احمد - مبارکہ کی آمین

خدایا اے میرے پیارے خدایا
یہ کیسے ہیں تیرے مجھ پر عطایا

کہ تو نے پھر مجھے یہ دن دکھایا
کہ بیٹا دوسرا بھی پڑھ کے آیا

بشیر احمد جسے تو نے پڑھایا
شفا دی آنکھ کو بینا بنایا

شریف احمد کو بھی یہ پھل کھلایا
کہ اس کو تو نے خود فرقاں سکھایا

یہ چھوٹی عمر پر جب آزمایا
کلام حق کو ہے فرفر سنایا

برس میں ساتویں جب پیر آیا
تو سر پہ تاج قرآں کا سجایا

ترے احسان ہیں اے رب البرایا
مبارک کو بھی تو نے پھر جِلایا

جب اپنے پاس اک لڑکا بلایا
تو دے کر چار جلدی سے ہنسایا

غموں کا ایک دن اور چار شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اور ان کے ساتھ کی ہے ایک دختر
ہے کچھ کم پانچ کی وہ نیک اختر

کلام اللہ کو پڑھتی ہے فرفر
خدا کا فضل اور رحمت سراسر

ہوا اک خواب میں مجھ پر یہ اظہر
کہ اس کو بھی ملیگا بخت برتر

لقب عزت کا پاوے وہ مقرر
یہی روز ازل سے ہے مقدر

خدا نے چار لڑکے اور یہ دختر
عطا کی پس یہ احساں ہے سراسر

یہ کیا احساں ترا ہے بندہ پرور
کروں کس منہ سے شکر اے میرے داور

اگر ہر بال ہو جائے سخن ور
کریما دور کر تو ان سے ہر شر
بڑھایا جس نے اُس پہ بھی کرم کر

تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر
رحیما نیک کر اور پھر معمّر
جزا دے دین اور دُنیا میں بہتر

رہِ تعلیم اک تو نے بتا دی
فسُبحان الذی اخزی الاعادی

دیئے ہیں تُو نے مجھ کو چار فرزند
بنا ان کو نکو کار و خردمند
ہدایت کر اُنھیں میرے خداوند
تو خود کر پرورش اے میرے اخوند

اگرچہ مجھ کو بس تجھ سے ہے پیوند
کرم سے اُن پہ کر راہِ بدی بند
کرے توفیق کام آوے نہ کچھ پند
وہ تیرے ہیں ہماری عمر تا چند

یہ سب تیرا کرم ہے میرے ہادی
فسُبحان الذی اخزی الاعادی

میرے مولا میری یہ اک دُعا ہے
وہ دے مجکو جو اس دل میں بھرا ہے
میری اولاد جو تیری عطا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے

تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
وہ سب دے اُن کو جو مجھ کو دیا ہے

عجب محسن ہے تو مجرالایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

نجات ان کو عطا کر گندگی سے
رہیں خوش حال اور فرخندگی سے

برات انکو عطا کر بندگی سے
بچانا اسے خدا بدبندگی سے

وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال
بچانا اُن کو ہر غم سے بہر حال

نہ آوے انکے گھر تک عیب اِدبال
نہ ہوں وہ دکھ میں اور رنج پامال

یہی امید ہے دل شاد بادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ

نہ آوے اُن پہ رنجوں کا زمانہ
میرے مولا انہیں ہر دم بچانا

یہی امید ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا
مصیبت کا الم کا بے بسی کا

یہ ہوں میں دیکھ لو تقویٰ بھی کا ‖ جب آوے وقت میری پیشی کا

بشارت تو نے پہلے سے سُنا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے ‖ نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے ‖ کہ یہ حاصل ہو جو شرطِ لقا ہے
یہی آئینہ خالق نما ہے ‖ یہی اک جوہر سیف دعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے ‖ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
(مصرع الہامی)
یہی اک فخر شانِ اولیا ہے ‖ بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے ‖ اگر سوچو یہی دار الجزا ہے

مجھے تقویٰ سے اُس نے یہ جزا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ ‖ مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو ہے حاصلِ اسلام تقویٰ ‖ خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ
مسلمانو بناؤ تام تقویٰ ‖ کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ

یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد — بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہونگے یہ برباد — بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد

خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہ میری اولاد سب تیری عطا ہے — ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے — یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے

یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دیئے تو نے مجھے یہ مہر و مہتاب — یہ سب ہیں میرے پیارے تیرے اسباب
دکھایا تو نے وہ اے رب ارباب — کہ کم ایسا دکھا سکتا کوئی خواب

یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

میں کیونکر گن سکوں تیرے یہ انعام — کہاں ممکن ترے فضلوں کا ارقام
ہر اک نعمت سے تو نے بھر دیا جام — ہر اک دشمن کیا مردود و ناکام

یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مری ہر بات کو تو نے چلا دی — مری ہر روک بھی تو نے اٹھا دی
مری ہر پیشگوئی خود بنا دی — ترا ہی نسلاً بعیدًا بھی دکھا دی

جو دی ہے مجھ کو وہ کس کو عطا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں — لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ملاحت ہے عجب اُس دلستاں میں — ہوئے بدنام ہم اس سے جہاں میں
عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں — نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

ہوا مجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

کروں کیونکر ادا میں شکرِ باری — چلی اُس ہاتھ سے کشتی ہماری
مری بگڑی ہوئی اُس نے بنا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے — کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
ترے احسان میرے سر پہ ہیں بھارے — چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے
گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے — ہمارے کر دیئے اونچے منارے
مقابل میں مرے یہ لوگ ہارے — کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
شریروں پر پڑے اُنکے شرارے — نہ اُن سے رک سکے مقصد ہمارے

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

تری رحمت ہے میرے گھر کا شہتیر — مری جاں تیرے فضلوں کی پنہ گیر
حریفوں کو لگے ہر سمت سے تیر — گرفتار آگئے جیسے کہ نخچیر
ہوا آخر وہی جو تیری تقدیر — بھلا چلتی ہے تیرے آگے تدبیر

خدا نے ان کی عظمت سب اُڑا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مری اس نے ہر اک عزت بنا دی — مخالف کی ہر اک شیخی مٹا دی

مجھے ہر قسم سے اس نے عطا دی ۔۔۔ سعادت دی ارادت میں فنا دی

ہر ایک آزار سے مجھکو شفا دی ۔۔۔ مرض گھٹتا گیا جوں جوں دوا کی

محبت غیر کی دل سے ہٹا دی ۔۔۔ خدا جانے کہ دل کو کیا بنا دی

دوا دی اور غذا دی اور قبا دی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

مجھے کب خواب میں بھی تھی یہ امید ۔۔۔ کہ ہوگا میرے پر یہ فضل جاوید

ملی یوسف کی عزت لیکے قید ۔۔۔ نہ ہو تیرے کرم سے کوئی نومید

مراد آئی گئی سب نامرادی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

تری رحمت عجب ہے اے مرے یار ۔۔۔ ترے فضلوں سے میرا گھر ہے گلزار

شریفوں کو کرے اکدم میں تو خوار ۔۔۔ جو ہو نومید تجھ سے ہے وہ مردار

وہ ہو آوارہ ہر دشت و وادی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا ۔۔۔ ترے در کے ہوئے اور تجھکو مانا

ہمیں بس ہے تری درگہ پہ آنا ۔۔۔ مصیبت سے ہمیں ہر دم بچانا

تری نصرت سے اب دشمن* تباہ ہے
ہر اک بدخواہ اب کیوں روسیاہ ہے
ہر اک جا میں ہمارا تو پناہ ہے
کہ وہ مثل خسوف مہر و مہ ہے

سیاہی چاند کی منہ نے دکھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ترے فضلوں سے جان بستاں سرا ہے
اگر اندھوں کو انکار و ابا ہے
کہیں ہو پیچھے کہیں سر پہ خدا ہے
ترے نوروں سے دل شمس الضحیٰ ہے
وہ کیا جانیں کہ اس سینہ میں کیا ہے
پھر آخر ایک دن روز جزا ہے

بدی کا پھل بدی اور نامرادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا
ہر اک عاشق نے ہے اک بت بنایا
وہی آرام جاں اور دل کو بھایا
تجھے پایا ہر اک مطلب کو پایا
ہمارے دل میں یہ دلبر سمایا
وہی جس کو کہیں رب البرایا

* دشمن کے لفظ سے اس جگہ وہ حاسد مراد ہیں جو ہر ایک طور سے مجھے تکلیف پہنچانا چاہتے ہیں لوگوں کو میری نسبت بدظن کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی میں کبھی جھوٹی شکائتیں کرتے رہتے ہیں اور گورنمنٹ محسنہ کی نسبت جو میرے خلوص اور اطاعت ہیں ان کو چھپاتے ہیں

ہوا ظاہر وہ مجھ پہ بالایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مجھے اس یار سے پیوند جاں ہے
وہی جنت وہی دارالاماں ہے
بیاں اس کا کروں طاقت کہاں ہے
محبت کا تو اک دریا رواں ہے

یہ کیا احساں ترے ہیں میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

تری رحمت کی کچھ قلت نہیں ہے
تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے
مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے

یہ کیا احساں ہیں تیرے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ترے کوچے میں کن راہوں سے آؤں
وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں
محبت ہے کہ جس سے کھینچا جاؤں
خدائی ہے خودی جس سے جلاؤں
محبت چیز کیا کس کو بتاؤں
وفا کیا راز ہے کس کو سناؤں
میں اس آندھی کو اب کیونکر چھپاؤں
یہی بہتر کہ خاک اپنی اڑاؤں

کہاں ہم اور کہاں دنیائے مادی

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت

گھڑی ہے سر پہ اب بھی ایک ساعت
کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

مجھے یہ بات مولا نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پہ ہے بٹھایا

یہ توہین کرکے پھل ویسا ہی پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا

خدا نے پھر تمہیں اب ہے بلایا
کہ سوچو عزت خیر البرایا

ہمیں یہ رہ خدا نے خود دکھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

کوئی مُردوں سے کیونکر راہ پاوے
مرے تب [illegible] گماں [illegible] جاتے

خدا جیسے کو کیوں مردہ [illegible]
وہ آوے خود [illegible]

کہاں آیا کوئی تا وہ بھی آوے
کوئی اک نام ہی ہم کو بتاوے

تمہیں کس نے یہ تعلیم خطا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات — معمّا کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات — زمیں نے وقت کی دیدیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات — خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات

خدا نے اک جہاں کو یہ سنا دی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

مسیح وقت اب دنیا میں آیا — خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا — صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

وہی مے اُن کو ساقی نے پلادی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

خدا کا ہم پہ بس لطف و کرم ہے — وہ نعمت کونسی باقی جو کم ہے
زمینِ قادیاں اب محترم ہے — ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے
ظہورِ عون و نصرت دمبدم ہے — حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے
سنو اب وقتِ توحیدِ اتم ہے — ستم اب مائلِ مُلکِ عدم ہے

خدا نے روک ظلمت کی اٹھادی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

الہامی شعر

بر تر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے — جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے

براہین احمدیہ

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو — کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں — نہیں رہ اس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو

یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اس سے قربت کو — اسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

منہ

ہم نے الفت میں تری بار اٹھایا کیا کیا — تجھ کو دکھلا کے فلک نے ہے دکھایا کیا کیا

منہ

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت — اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور — ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے — دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

وہ ورد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی — خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی

دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی — حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

حمق آ گیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی — کسل آ گیا ہے دل میں جلاوت نہیں رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی — وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی

دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی — اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی — ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی — نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

ہر وسوسہ ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی — نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی — دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی

مولے سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی — دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی — اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی

تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی — صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی — بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے — کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو — عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں

تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے

کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو ہیں وہ ظالم و سفاک ہو گئے

اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اُس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے

اب غیر سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے

سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

پھر جبکہ تم میں خود وہی ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے

ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائے گا

اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

پر تم نے اُس سے کچھ بھی اُٹھایا نہ فائدہ — مُنہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں — خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں؟

باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں؟ — حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں؟

اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں؟ — مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں؟

آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں؟ — اُس وقت اُسکو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں؟

تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار — اب اُسکا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار

لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے — اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا — اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

سرمہ چشم آریہ صفحہ ٨٩

دُنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ کرتے ہیں — نقصان جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں

زر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں — ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں

جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں — کیا کیا نہ اُنکے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں

پر اُن کو اُس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں — آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں

اُنکے طریق و دھرم میں گو لاکھ ہو فساد — کیسا ہی ہو عیاں کہ وہی جھوٹ اعتقاد

پر تب بھی مانتے ہیں اسی کو بہر سبب — کیا حال کر دیا ہے تعصب نے ہی غضب

دل نہیں مگر یہی ہو کہ مرنا نہیں کبھی	ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی
اے غافلان فانکند این سرائے خام	دنیاست و دل نماند و نماند کسی مدام

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۷۲

اُن کو سودا ہوا ہے ویدوں کا	اُن کا دل مبتلا ہے ویدوں کا
آریو! اس قدر کرو کیوں جوش	کیا نظر آگیا ہے ویدوں کا
نہ کیا ہے نہ کر سکے پیدا	سچ لو یہ خدا ہے ویدوں کا
عقل رکھتے ہو آپ بھی سوچو	کیوں بھروسا کیا ہے ویدوں کا
بے خدا کوئی چیز کیونکر ہو	یہ سراسر خطا ہے ویدوں کا
ناستک مت کے وید ہیں حامی	سب یہی مدعا ہے ویدوں کا
ایسے مذہب کبھی نہیں چلتے	کال سر پہ کھڑا ہے ویدوں کا
جس نے پیدا کیا وہی جانے	دوسرا کیونکر اس کو پہچانے
غیر کو غیر کی خبر کیا ہو	نظر دور کار گر کیا ہو

ست بچن

یہی پاک چولا ہے سکھوں کا تاج	یہی کابلی مل کے گھر میں ہے آج
یہی ہے کہ نوروں سے معمور ہے	جو دور اس سے اس سے خدا دور ہے

یہی جنم ساکھی میں مذکور ہے
جو انگد سے اس وقت مشہور ہے

اسی پر وہ آیات ہیں بینات
کہ جن سے ملے جاودانی حیات

یہ نانک کو خلعت ملا سرفراز
خدا سے جو تھا درد کا چارہ ساز

اسی سے وہ سب راز حق پا گیا
اسی سے وہ حق کی طرف آ گیا

اسی نے بلا سے بچایا اُسے
ہر اک بد گہر سے چھڑایا اُسے

ذرا سوچ سمجھو یہ کیا چیز ہے
یہ اُس مرد کے تن کا تعویذ ہے

یہ اس بھگت کا رہ گیا اک نشاں
نصیحت کی باتیں حقیقت کی جاں

اگر قصوں میں ہو شک کا اک احتمال
کہ انساں کی باتوں پہ ہے [illegible]

جو پیچھے سے لکھتے گئے [illegible] رہے
خدا جانے کیا کیا بناتے رہے

گماں ہے کہ ان میں ہو کچھ خطا
کہ انساں نہ ہووے خطا سے جدا

مگر یہ تو محفوظ ہے بالیقیں
وہی ہے جو تھا اس میں کچھ شبہ نہیں

اسے سر پہ رکھتے تھے اہل صفا
توکل سے جب پیش آتی بلا

جو نانک کی مدح و ثنا کرتے تھے
وہ ہر شخص کو یہ کہا کرتے تھے

کہ دیکھا نہ ہو جس نے وہ پارسا
وہ چولے کو دیکھے کہ ہے جا بجا

جسے اس کی صورت کی نہ ہووے خبر
وہ دیکھے اسی چولہ کو اک نظر

اسے چوم کر کرتے رو رو دعا ‏ ‏ تو ہو جاتا تھا فضل قادر خدا

اسی کا تو تھا معجزانہ اثر ‏ ‏ کہ نانک بچا جس سے وقت خطر

بچا آگ سے اور بچا آب سے ‏ ‏ اسی کے اثر سے نہ اسباب سے

ذرا دیکھو انگد کی تحریر کو ‏ ‏ کہ لکھتا ہے اس ساری تقریر کو

یہ چولہ ہے قدرت کا جلوہ نما ‏ ‏ کلام خدا اس پہ ہے جا بجا

جو شایق ہے نانک کے درشن کا آج ‏ ‏ وہ دیکھے اسے چھوڑ کر کام و کاج

برس گذرے ہیں چار سو کے قریب ‏ ‏ یہ ہے تو ہوا اک کرامت عجیب

یہ نانک سے کیوں رہ گیا اک نشاں ‏ ‏ بھلا اس میں حکمت تھی کیا درنہاں

یہی تھی کہ اسلام کا ہو گواہ ‏ ‏ بتاوے وہ پچھلوں کو نانک کی راہ

خدا سے یہ تھا فضل اس مرد پر ‏ ‏ ہوا اسکے دردوں کا اک چارہ گر

یہ مخفی امانت ہے کرتار کی ‏ ‏ یہ تھی اک کلید اسکے اسرار کی

محبت میں صادق یہی ہوتے ہیں ‏ ‏ کہ اس ہیچ شے کو دیکھ کر روتے ہیں

سنو مجھ سے اے لوگو نانک کا حال ‏ ‏ سنو قصۂ قدرت ذوالجلال

وہ تھا آریہ قوم سے نیکذات ‏ ‏ خردمند خوشخو مبارک صفات

ابھی عمر سے تھوڑے گذرے تھے سال ‏ ‏ کہ دل میں پڑا اسکے دین کا خیال

اسی جستجو میں وہ رہتا مدام
کہ کس راہ سے سچ کو پاوے تمام

اسے وید کی راہ نہ آئی پسند
کہ دیکھا بہت اس کی باتوں میں گند

یہ دیکھا کہ یہ ہیں سڑے اور گلے
لگا سوچنے دل اُس کا اوپر تلے

کہا کیسے ہو یہ خدا کا کلام
ضلالت کی تعلیم ناپاک کام

ہوا پھر تو یہ دیکھ کر سخت غم
مگر دل میں رکھتا وہ رنج و الم

وہ رہتا تھا اس غم سے ہر دم اُداس
زباں بند تھی دل میں سو سو ہراس

یہی فکر کھاتا اُسے صبح و شام
نہ تھا کوئی ہمراز نے ہم کلام

کبھی باپ کی جبکہ پڑتی نظر
وہ کہتا کہ اے میرے پیارے پسر

مَیں حیراں ہوں تیرا یہ کیا حال ہے
وہ غم کیا ہے جس سے تو پامال ہے

نہ وہ تیری صورت نہ وہ رنگ ہے
کہو کس سبب تیرا دل تنگ ہے

مجھے سچ بتا کھول کر اپنا حال
کہ کیوں غم میں رہتا ہے اے میرے لال

وہ رو دیتا کہہ کر کہ سب خیر ہے
مگر دل میں اک خواہشِ سیر ہے

پھر آخر کو نکلا وہ دیوانہ وار
نہ دیکھے بیاباں نہ دیکھے پہاڑ

اُتار اپنے مونڈھوں سے دنیا کا بار
طلب میں سفر کر لیا اختیار

خدا کے لئے ہو گیا دردمند
تنعم کی راہیں نہ آئیں پسند

طلب میں چلا چھوڑ دیو بجواس — خدا کی عنایت کی کر کے آس
جو پوچھا کسی نے چلے ہو کدھر — غرض کیا ہے جس سے کیا ہے سفر
کہا رہ کے حق کا طلبگار ہوں — نثار رہ پاک کرتار ہوں
سفر میں وہ رو رو کے کرتا دعا — کہ اے میرے کرتار مشکل کشا
میں عاجز ہوں کچھ بھی نہیں [illegible] — مگر بندہ درگہ پاک ہوں
میں ڈھونڈوں جو ان سے تیری ادا کا — نشاں دے مجھے مرد آگاہ کا
نشاں تیرا پاکر وہیں جاؤں گا — جو تیرا ہے در اپنا ٹھہراؤں گا
قدم کر کے وہ راہ اپنی بتا — کہ تیری ہوا سے ہے تیری رضا
بتا پا گیا اس کو اسلام میں — کہ پائے گا تو مجھ کو اسلام میں
مگر ان دنوں تھا اسیر ہے — وہ اسلام کی راہ میں فرد ہے
دیا تب خدا نے اسے ایک پیر — کہ چشتی طریقہ میں تھا دستگیر
وہ جیت سے اسکے ہوا فیضیاب — سنا شیخ سے ذکر راہ صواب
پھر آیا وطن کی طرف اسکے بعد — ملے پیر کے فیض سے بخت سعد
کوئی دن تو پردہ میں مستور تھا — زباں چپ تھی اور سینہ میں نور تھا
نوافل میں تھا درد و سوز و نیاز — شب و دن میں چھپ چھپ کے پڑھتا نماز

پھر آخر کو مارا صداقت نے جوش — تعشق سے جاتے رہے سب کے ہوش

ہوا پھر تو حق کے چھپانے سے تنگ — محبت نے ڈھب ڈھب کے دکھلائے رنگ

کہا یہ تو مجھ سے ہوا اک گناہ — کہ پوشیدہ رکھی سچائی کی راہ

یہ صدق و وفا سے بہت دور تھا — کہ غیروں کے خوفوں سے دل چور تھا

تصور سے اس بات کے ہو کے زار — کہا رو کے اے میرے پروردگار

ترے نام کا مجھ کو اقرار ہے — ترا نام غفار و ستار ہے

بلا ریب تو حی و قدوس ہے — ترے بن ہر اک راہ مایوس ہے

مجھے بخش اے خالق العالمین — تو سبوح و انی من الظالمین

میں تیرا ہوں اے میرے کرتار پاک — نہیں تو میں رہوں گا بخوف ہلاک

ترے در پہ جاں میری قربان ہے — محبت تری خود مری جان ہے

وہ طاقت کہ ملتی ہے ابرار کو — وہ دے مجھ کو دکھلا کے اسرار کو

خطادار ہوں مجھ کو دے راہ بتا — کہ حاصل ہو جس سے تیری رضا

ابھی با عجز میں تھا تذلل کے ساتھ — کہ پکڑا خدا کی عنایت نے ہاتھ

ہوا غیب سے ایک چولا عیاں — خدا کا کلام اس پہ تھا بے گماں

شہادت کہ تھی اسلام کی جا بجا — کہ سچا وہی دین ہے اور رہنما

یہ لکھا تھا اُس میں بخط جلی   کہ اللہ ہے ایک اور محمدؐ نبی

ہُوا حکم پہن اسکو اے نیک مرد   اُتر جائیگی اس سے وہ ساری گرد

جو پوشیدہ رکھنے کی تھی اک خطا   یہ کفارہ ہے اُس کا اے باوفا

یہ ممکن ہے کشفی ہو یہ ماجرا   دکھایا گیا ہو بحکم خدا

پھر اس طرز پر یہ بنایا گیا   بحکم خدا پھر لکھایا گیا

مگر یہ بھی ممکن ہے اے پختہ کار   کہ خود غیب سے ہو یہ سب کاروبار

کہ پردے میں قادر کے اسرار ہیں   کہ عقلیں وہاں ہیچ و بیکار ہیں

تو یک قطرہ داری ز عقل و خرد   مگر قدرتش بحر بے حد و عد

اگر بشنوی قصۂ صادقاں   مجنباں سر خود چو مستہزیاں

تو خود را خردمند فہمیدۂ   مقامات مرداں کجا دیدۂ

غرض اُس نے پہنا وہ فرخ لباس   نہ رکھتا تھا مخلوق سے کچھ ہراس

وہ پھرتا تھا کوچوں میں چولے کے ساتھ   دکھاتا تھا لوگوں کو قدرت کے ہاتھ

کوئی دیکھتا جب اُسے دور سے   تو ملتی خبر اسکو اُس نور سے

جیسے دور سے وہ نظر آتا تھا   اُسے چولہ خود دیکھ سمجھاتا تھا

وہ ہر لحظہ چولے کو دکھلاتا تھا   اِسی میں وہ ساری خوشی پاتا تھا

غرض یہ بھی تھا یار خود مسند ہو
خطا دور ہو پختہ پیوند ہو

جو عشاق اس ذات کے ہوتے ہیں
وہ ایسے ہی ڈر ڈر کے جاں کھوتے ہیں

وہ اس یار کو صدق دکھلاتے ہیں
اسی غم میں دیوانہ بن جاتے ہیں

وہ جاں اس کی راہ میں فدا کرتے ہیں
وہ ہر لحظہ سو سو طرح مرتے ہیں

وہ کھوتے ہیں سب کچھ بصدق و صفا
مگر اس کی ہو جائے حاصل رضا

یہ دیوانگی عشق کا ہے نشاں
نہ سمجھے کوئی اسکو بجز عاشقاں

غرض جوشِ الفت سے مجذوب وار
یہ نانک نے چولا بنایا شعار

مگر اس سے راضی ہو وہ دلستاں
کہ اس بن نہیں دل کو تاب و تواں

خدا کے جو ہیں وہ یہی کرتے ہیں
وہ لعنت سے لوگوں کی کب ڈرتے ہیں

وہ ہو جاتے ہیں سارے دلدار کے
نہیں کوئی ان کا بجز یار کے

وہ جاں دینے سے بھی نہ گھبراتے ہیں
کہ سب کچھ وہ کھو کر اسے پاتے ہیں

وہ دلبر کی آواز بن جاتے ہیں
وہ اس جاں کے ہمراز بن جاتے ہیں

وہ ناداں جو کہتا ہے دربستہ ہے
نہ الہام ہے اور نہ پیوند ہے

نہیں عقل اسکو نہ کچھ غور ہے
اگر وید ہے یا کوئی اور ہے

یہ سچ ہے کہ جو پاک ہو جاتے ہیں
خدا سے خدا کی خبر لاتے ہیں

وہ غافل نہیں ہیں گماں سے اس واسطے
اگر رکھتا ہے وہ نہ جیتے احساب ہے

اگر ان کو ہے نہ اس سے ہوتی خبر
اگر صدق کا کچھ بھی رکھتے اثر

تو انکار کرتے نہ جاتے شرم
یہ کیا کہہ دیا اور نہ سنتے شرم

نہ جانا کہ الہام ہے کیا
اسی سے تو تھا کچھ انتہا

اسی سے تو عارف ہیں با ہوش
اسی سے تو آنکھیں کھلیں اور گوش

یہی ہے جو اک ہے دیدار کا
یہی ایک چشمہ ہے اسرار کا

اسی سے ہوئے ان کو نازک علوم
اسی سے تو ان کی ہوئی جگہیں ہجوم

خدا پر خدا سے یقیں آتا ہے
وہ باتوں سے تھے اندھے سمجھا آتا ہے

کوئی یار سے جب لگاتا ہے دل
تو باتوں سے لذت اٹھاتا ہے دل

کہ دلدار کی بات ہے اک غذا
مگر تو ہے منکر تجھے اس سے کیا

نہیں تجھ کو اس کی کچھ بھی خبر
تو واقف نہیں اس سے اے بے ہنر

وہ ہے مہربان و کریم و قدیر
قسم اس کی اس کی نہیں ہے نظیر

جو ہوں دل سے قربان رب جلیل
نہ نقصان اٹھاویں نہ ہوویں ذلیل

اسی سے تو نانک ہوا کامیاب
کہ دل سے تھا قربان عالی جناب

بتایا گیا اس کو الہام میں
کہ پائے گا تو مجھ کو اسلام میں

یقیں ہے کہ نانک تھا ملہم ضرور ۔ نہ کر دید کا پاس اے پر غرور
دیا اس کو کرتار نے وہ گیان ۔ کہ دیدوں میں اس کا نہیں کچھ نشان
اکیلا وہ بھاگا ہنودوں کو چھوڑ ۔ چلا مکہ کو ہند سے منہ کو موڑ
گیا خانہ کعبہ کا کرنے طواف ۔ مسلماں تھا پاک دل بے خلاف
لیا اس کو فضل خدا نے اٹھا ۔ ملی وہ دولت عالم میں عزت کی جا
اگر تو بھی چھوڑے یہ ملک ہوا ۔ تجھے بھی یہ رتبہ کرے وہ عطا
تو رکھتا نہیں ایک دم بھی روا ۔ جو بیوی سے اور بچوں سے ہو جدا
مگر وہ تو پھرتا تھا دیوانہ وار ۔ نہ جی کو تھا چین اور نہ دل کو قرار
ہر اک کہتا تھا دیکھ کر اک نظر ۔ کہ ہے اس کی آنکھوں میں کچھ جلوہ گر
محبت کی تھی سینہ میں اک خلش ۔ لئے پھرتی تھی اس کو دل کی تپش
کبھی شرق میں اور کبھی غرب میں ۔ رہا گھومتا قلق اور کرب میں
پرندے بھی آرام کر لیتے ہیں ۔ مجانیں بھی یہ کام کر لیتے ہیں
مگر وہ تو اک دم نہ کرتا قرار ۔ ادا کر دیا عشق کا کاروبار
کسی نے یہ پوچھی تھی عاشق سے بات ۔ وہ نسخہ بتا جس سے جاگے تو رات
کہا نیند کی ہے دوا سوز و درد ۔ کہاں نیند جب غم کرے چہرہ زرد

وہ آنکھیں نہیں جو کہ گریاں نہیں ۔ وہ خود دل نہیں جو کہ بریاں نہیں
تو انکار سے وقت کھوتا ہے کیا ۔ تجھے کیا خبر عشق ہوتا ہے کیا
مجھے پوچھو اور میرے دل سے یہ راز ۔ مگر کون پوچھے بجز عشق باز
جو برباد ہونا کرے اختیار ۔ خدا کے لئے ہے وہی بختیار
جو اُس کے لئے کھوتے ہیں پاتے ہیں ۔ جو مرتے ہیں وہ زندہ ہو جاتے ہیں
وہی وحدہٗ لاشریک اور عزیز ۔ نہیں اُس کی مانند کوئی بھی چیز
اگر جاں کروں اُس کی رہ میں فدا ۔ تو پھر بھی نہ ہو شکر اُس کا ادا
میں چولے کا کرتا ہوں پھر کچھ بیاں ۔ کہ ہے یہ پیارا مجھے جیسے جاں
ذرا جنم ساکھی کو پڑھ لے جواں ۔ کہ انگد نے لکھا ہے اُنہیں عیاں
کہ قدرت کے ہاتھوں لکھی تھی وہ رقم ۔ خدا ہی نے لکھا بہ فضل و کرم
وہ کیا ہے یہی ہے کہ اللہ ہے ایک ۔ محمدؐ نبی اُس کا پاک اور نیک
بغیر اُس کے دل کی صفائی نہیں ۔ بجز اسکے غم سے رہائی نہیں
یہ معیار ہے دیں کے تحقیق کا ۔ کھلا فرق دجال و صدیق کا
ذرا سوچو یارو گر انصاف ہے ۔ یہ سب کشمکش اس طرح ہی صاف ہے
یہ نانک سے کرنے لگے جب جدا ۔ رہے زور کر کر کے بے مدعا

کہا دور ہو جاؤ تم ھار کے
یہ خلعت ہے ہاتھوں کی کرتار کے

بشر سے نہیں تا اتارے بشر
خدا کا کلام اُس پہ ہے جلوہ گر

دعا کی تھی اُس نے کہ اے کردگار
بتا مجھ کو راہ اپنی خود کر کے پیار

یہ چولا تھا اُس کی دعا کا اثر
یہ قدرت کے ہاتھوں کا تھا سر بسر

یہی چھوڑ کر وہ ولی مر گیا
نصیحت تھی مقصد ادا کر گیا

اُسے مردہ کہنا خطا ہے خطا
کہ زندوں میں وہ زندہ دل جا ملا

وہ تن گم ہوا یہ نشاں رہ گیا
ذرہ دیکھ کر اُسکو آنسو بہا

کہاں ہے محبت کہاں ہے وفا
پیاروں کا چولا ہوا کیوں برا

وفادار عاشق کا ہے یہ نشاں
کہ دلبر کا خط دیکھ کر ناگہاں

لگاتا ہے آنکھوں سے ہو کر فدا
یہی ہیں سبھی دلدادگاں کی ادا

مگر جس کے دل میں محبت نہیں
اُسے ایسی باتوں سے رغبت نہیں

اُٹھو جلد ترلاؤ فوٹو گراف
ذرہ کھینچو تصویر چولے کی صاف

کہ دنیا کو ہرگز نہیں ہے بقا
فنا سب کا انجام ہے جز خدا

مدد لو عکس جلدی کر اب پر اس
مگر اس کی تصویر رہ جائیگا

یہ چولا کہ قدرت کی تحریر ہے
یہی بستا اور یہی پیر ہے

یہ انگد نے خود لکھ دیا اصاف صاف ۔ کہ ہے وہ کلام خدا بے گزاف

وہ لکھا ہے خود پاک کرتار نے ۔ اُسی حی و قیوم و غفار نے

خدا نے جو لکھا وہ کب ہو خطا ۔ وہی ہے خدا کا کلام صفا

یہی راہ ہے جس کو بھولے ہو تم ۔ اُٹھو یارو اب مت کرو راہ گم

یہ نور خدا ہے خدا سے ملا ۔ ارے جلد آنکھوں سے اپنی لگا

ارے لوگو تم کو نہیں کچھ خبر ۔ جو کہتا ہوں میں اُس پہ رکھنا نظر

زمانہ تعصب سے رکھتا ہے رنگ ۔ کریں حق کی تکذیب سب بیدرنگ

وہی ہیں سکھ جو انکی سنتا ہے بات ۔ کہ ہو متقی مرد اور نیک ذات

مگر دوست سارے ہیں پُر عناد ۔ بنایا ہے اُن کو غرور اور فساد

بتاتے ہیں باتیں سراسر دروغ ۔ نہیں پاتے ہیں اُن کے کچھ بھی فروغ

بھلا اب جو لے کے اُسے پُر غرور ۔ وہ کیا کسر باقی ہے جس سے تو دور

تو ڈرتا ہے لوگوں سے اے بے ہنر ۔ خدا سے تجھے کیوں نہیں ہے خطر

یہ تحریر چولے کی ہے اک نشاں ۔ سنو وہ زباں سے کہے کیا بیاں

کہ دینِ خدا دین اسلام ہے ۔ جو ہو منکر اُس کا بد انجام ہے

محمدؐ و نبیوں کا سردار ہے ۔ کہ جس کا عدو مثل مردار ہے

تجھے چولا سے کچھ تو آوے حیا
کہو جو رضا ہو مگر سن لو بات
کہ حق تجھ سے کتنا کرتا ہے پیار
کہو جب کہ پوچھیگا مولیٰ حساب
میں کہتا ہوں اک بات اے نیک نام
کہ بیشک یہ چولا پر از نور ہے
دکھائیں گے چولا تمہیں کھول کر
یہی پاک چولا ہے اک نشاں
اسی پر دو شالے پڑے اور زر
یہی ملک و دولت کا تھا اک ستوپ
خدا کے لئے چھوڑ دو اب تو کیں
وہ صدق و محبت وہ مہر و وفا
دکھاؤ ذرا آج اس کا اثر
گرو نے تو کر کے دکھایا تمہیں
کہاں ہیں جو نانک کے ہیں خاک لب

ذرہ دیکھ ظالم کہ کرتا ہے کیا
وہ کہتا کہ جب تک نہیں بخش پات
وہ انساں نہیں جو نہیں حق گذار
تو بھائیو بتاؤ کہ کیا ہے جواب
ذرہ غور سے اسکو سنیو تمام
تمرد و غفلت سے بہت دور ہے
کہ وہ اس کا اثر ذرا بول کر
گرو نے کیا تھا خلق پر عیاں
یہی فخر سکھوں کا ہے سر بسر
عمل بد کیے ہو گئے سرنگوں
ذرا سوچو باتوں کو ہو کر امیں
جو نانک سے رکھتے تھے مہر و ولا
اگر صدق سے چلد دوڑو ادھر
وہ دستار پاؤ جو دیتا یا تمہیں
جو کرتے ہیں سکھ کے لئے جاں فدا

کہاں ہیں جو اسکے لئے مرتے ہیں
جو ہر واک اُس کا وہی کرتے ہیں

کہاں ہیں جو ہوتے ہیں اُس پہ نثار
جھکاتے ہیں سر اپنے کر کے پیار

کہاں ہیں جو رکھتے ہیں صدق و ثبات
گرو سے ملے جیسے شیر و نبات

کہاں ہیں کہ جب اُس سے کچھ پاتے ہیں
تعشق سے قربان ہوئے جاتے ہیں

کہاں ہیں جو الفت سے سرشار ہیں
جو مرنے کو بھی دل سے تیار ہیں

کہاں ہیں جو وہ بخل سے دور ہیں
محبت سے نانک کی معمور ہیں

کہاں ہیں جو اس میں پُر جوش ہیں
گرو کے تعشق میں بیہوش ہیں

کہاں ہیں وہ نانک کے عاشق کہاں
کہ آیا ہے نزدیک اب امتحاں

کہاں ہیں جو بھرتے ہیں اُلفت کا دم
اطاعت سے سر کو بنا کر قدم

اِدھر آئیں دیکھیں یہ تصویر ہے
یہی پاک چولا جہانگیر ہے

گرو بس کے اس راہ پہ ہوویں فدا
وہ چیلہ نہیں جو نہ دیوے سر جھکا

اگر ہاتھ سے وقت جاوے نکل
تو پھر ہاتھ ملنے سے ہوتا ہے کل

نہ مردی ہے تیر او تلوار سے
بنو مرد مردوں کے کردار سے

سنو آتی ہے ہر طرف سے صدا
کہ باطل ہے ہر چیز حق کے سوا

کوئی دن کے مہمان ہیں ہم تم سبھی
خبر کیا کہ پیغام آوے ابھی

گرو نے جو چولا بنایا شعار ۔ دکھایا کہ اسلام پہ ہوں میں نثار

وہ کیونکر ہو ان ناسعیدوں سے شاد ۔ پھر رکھتے نہیں اُس سے کچھ اعتقاد

اگر مان لوگے گرو کا یہ واک ۔ تو راضی کرو گے اسے ہو کے پاک

وہ احمق ہیں جو حق کی راہ کھوتے ہیں ۔ عبث ننگ ناموس کو ڈبوتے ہیں

وہ سوچیں کہ کیا لکھ گیا پیشوا ۔ وصیت میں کیا کہہ گیا برملا

کہ اسلام ہم اپنا دین رکھتے ہیں ۔ محمدؐ کی راہ پر یقیں رکھتے ہیں

اٹھو سونے والو کہ وقت آگیا ۔ تمہارا گرو تم کو سمجھا گیا

نہ سمجھے تو حسرت کو پچھتاؤ گے ۔ کرو گے سدا یوں کا پھل پاؤ گے

کوئی اس اک سے جو دل لگاوے ۔ کرے پاک آپ کو تب اسکو پاوے

خدا نے زور صداقت خوب دکھلایا اثر ۔ ہو گیا نانک نثار دین احمدؐ سربسر

جب نظر پڑتی ہے اس چولے کے سر لفظ پر ۔ سامنے آنکھوں کے آجاتا ہے وہ فتح گہر

دیکھو اپنے دین کو وہ کس صدق سے دکھلا گیا ۔ وہ بہادر تھا نہ رکھتا تھا کسی دشمن سے ڈر

اعجاز احمدی

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال ۔ دل میں آتا ہے میرے سو سو ابال

آنکھ تر ہے دل میں میرے درد ہے
کیوں ڈلاؤں پر اس قدر یہ گرد ہے

دل ہوا جاتا ہے ہر دم بے قرار
کس بیاباں میں نکالوں یہ بخار

ہوگئے ہم درد سے زیر و زبر
مر گئے ہم پر نہیں تم کو خبر

آسماں پر غلغلہ اک جوش ہے
کچھ تو دیکھو گر تمہیں کچھ ہوش ہے

ہوگیا دیں کفر کے حملوں سے چور
چپ ہے کب تک خداوند غیور

اس صدی کا بیسواں اب سال ہے
شرک و بدعت سے جہاں پامال ہے

بدگماں کیوں ہو خدا کچھ یاد ہے
افترا کی کب تک بنیاد ہے

وہ خدا میرا جو ہے جوہر شناس
اک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس

لعنتی ہوتا ہے مرد مفتری
لعنتی کو کب ملے یہ سروری

نسیم دعوت

نام اسکا نسیم دعوت ہے
آریوں کے لئے یہ رحمت ہے

دل بیمار کا یہ درماں ہے
طالبوں کا یہ یار حلاوت ہے

کفر کے زہر کو یہ ہے تریاق
ہر ورق اس کا جام حکمت ہے

غور کرکے اسے پڑھو پیارو
یہ خدا کے لئے نصیحت ہے

خاکساری سے ہم نے لکھا ہے
نہ تو سختی نہ کوئی شدت ہے

قوم سے مت ڈرو خدا سے ڈرو
آخر اس کی طرف ہی رحلت ہے

سخت دل کیسے ہو گئے ہیں لوگ
سر پہ طاعون ہے پھر بھی غفلت ہے

ایک دنیا ہے مر چکی اب تک
پھر بھی توبہ نہیں یہ حالت ہے

برائے فونوگراف

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

جب تک عمل نہیں ہے دل پاک و صاف سے
کمتر نہیں یہ مشغلہ بت کے طواف سے

باہر اگر نہیں دل مردہ غلاف سے
حاصل ہی کیا ہے جنگ و جدال و خلاف سے

وہ دیں ہی کیا ہے جس میں خدا سے نشاں نہ ہو
تائید حق نہ ہو مدد آسماں نہ ہو

مذہب بھی ایک کھیل ہے جب تک یقیں نہیں
جو نور سے تہی ہے خدا سے وہ دیں نہیں

دین خدا وہی ہے جو ہے وہ خدا نما
کس کام کا وہ دیں جو نہ ہووے گرہ کشا

جن کا یہ دیں نہیں ہے نہیں ان میں کچھ بھی دم
دنیا سے آگے ایک بھی چلتا نہیں قدم

وہ لوگ جو کہ معرفت حق میں خام ہیں
بت ترک کر کے پھر بھی بتوں کے غلام ہیں

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

زلزلے سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

ہے سر راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولا کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

زندگی بخش جام احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے

لاکھ ہوں انبیا مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے

باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلام احمد ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

سناتن دھرم

اے آریہ سماج پھنسو مت عذاب میں
کیوں مبتلا ہو یارو خیال خراب میں

اے قوم آریہ ترے دل کو یہ کیا ہوا
تو جاگتی ہے پر تری باتیں ہیں خواب میں

کیا وہ خدا جو ہے تری جاں کا خدا نہیں
ایماں کی بو نہیں ہے ترے اس جواب میں

گر عاشقوں کی روح نہیں اس کے ہاتھ سے
پھر کس نے لکھ دیا ہے وہ دل کی کتاب میں

جس سوز میں ہیں اس کے لئے عاشقوں کے دل
اتنا تو ہم نے سوز نہ دیکھا کباب میں

جاہِ وصال دیتا ہے اُسکو جو مرچکا — کچھ بھی نہیں ہے فرق یہاں شیخ و شاب میں

کھاتا ہے وہ اسیکو جو ہو خاک میں ملا — ظاہر کی شکل و قال بھلا کس حساب میں

ہوتا ہے وہ اُسیکا جو اُسکا ہی ہوگیا — ہے اُسکی گود میں جو گرا اُس جناب میں

پھندا لو بند جاکے دیکھو اُسی سے وہ آپ ہو — چمکے اُسی کا نور مہ و آفتاب میں

خوبوں کے حسن میں بھی اُسی کا وہ نور ہے — کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں

اُسکی طرف سے ہے یہ ہر اک تار زلف کا — حیراں ہے اسکے ہستی ہے وہ پیچ و تاب میں

ہر چشم مست دیکھو اُسیکو دکھاتی ہے — ہر دل اُسی کے عشق سے ہے التہاب میں

ہیں جو ہر کھلے نکو کا دونیا کے یقین نہیں — پانی کو ڈھونڈتے ہیں جو بہت و سراب میں

قدرت سے اُس قدیر کی انکار کرتے ہیں — تکتے ہیں جیسے غرق کوئی پیچ آب میں

دل میں نہیں کہ دیکھیں وہ اُس پاک ذات کو — ڈرتے ہیں قوم سے کہ نہ کہیں شیخ سب میں

سمجھو تو اے عزیز کہا اپنا و دل — کب تک رہے وہ شہر رہیگا حجاب و نقاب میں

اے دوست جو پڑھتے ہو تم اس کتاب کو — اب جیسے میری لکھ دیئے اس کتاب کو

سو جو دعا ہے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار — سمجھی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

دیکھو خدا نے تم کو بتائی دعا یہی — اسکے حبیب نے بھی بتائی دعا یہی

پڑھتے ہو پنجوقت اسی کو نماز میں
جا پڑتے ہو اسکی رہ سے قریب تباہ میں

اسکی قسم کہ جس نے یہ سورۃ اتاری ہے
اس پاک دل پہ جسکی وہ صورت پیاری ہے

یہ میرے رب سے میرے لئے اک گواہ ہے
یہ میرے صدق دعویٰ پہ مہر الہ ہے

میرے مسیح ہونے پہ یہ اک دلیل ہے
میرے لئے یہ شاہد رب جلیل ہے

پھر میرے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا
توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

ایام الصلح صفحہ ۱۴۳

کوئی جو مُردوں کے عالم میں جاوے
وہ خود ہو مُردہ تب وہ راہ پاوے

کہو زندوں کا مُردوں سے ہے کیا جوڑ
یہ کیونکر ہو کوئی ہم کو بتاوے

الاستفتا عن وحی السما

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

ہے سرِ راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

دیگر از حیات مسیحی

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے

وہ جو ماہِ فروری میں تمنے دیکھا زلزلہ ۔ تم یقین سمجھو کہ وہ اک خبر سمجھانیکو ہی
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اِسکا علاج ۔ آسمان اے غافلو اب آگ برسانیکو ہی
کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی راہ گم ہو گئی ۔ اک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانیکو ہی
کس نے مانا مجھکو ڈر کر سنتے چھوڑا انتصر و کبر ۔ زندگی اپنی تو اُن سے گالیاں کھانیکو ہی
کافر و دجال اور فاسق ہمیں سب کہتے ہیں ۔ کون ایمان صدق اور اخلاص سے لانیکو ہی
جسکو دیکھو بدگمانی میں ہی حد سے بڑھ گیا ۔ گر کوئی پوچھے تو سو سو عیب بتلانیکو ہی
چھوڑتے ہیں دین کو اور دنیا سے کرتے ہیں پیار ۔ سو کریں وعظ و نصیحت کون پچھتانے کو ہی
ہاتھ سے جاتا ہے دل دیں کی مصیبت دیکھکر ۔ پر خدا کا ہاتھ اب اِس دل کو ٹھہرانیکو ہی
اسلئے اب غیرت اُسکی کچھ تمہیں دکھلائیگی ۔ ہر طرف یہ آفتِ جاں ہاتھ پھیلانیکو ہی
موت کی رہ سے ملیگی اب تو دیں کو کچھ مدد ۔ ورنہ دیں اے دوستو اک روز مر جانیکو ہی
یا تو اک عالم تھا قرباں اُسپہ یا آئے یہ دن ۔ ایک عبد العبد بھی اس دینکو جھٹلانیکو ہی

دیگر

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنیکے دن ۔ زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانیکے دن
تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں ۔ پھر تے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانیکے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھسے پوچھو غافلو ۔ ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانیکے دن

جیسے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آ گئے ہیں اب زمین پر آگ بھڑکانیکے دن

جب سے بیسے ہوش غم سے دین کے ہیں جاتے رہے
طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن

چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں داغ کسوف
پھر زمین بھی ہو گئی بیتاب تھرانے کے دن

کون روتا ہے کہ جس سے آسمان بھی رو پڑا
لرزہ آیا اس زمین پر اسکے چلانیکے دن

صبر کی طاقت جو تھی وہ لے گئے بار انہیں
میرے دلبر اب دکھا اس دل کو بہلانیکے دن

دوستو اُس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

اک بڑی مدت سے دین کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانیکے دن

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن

دین کی نصرت کیلئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسمان گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دل کے اندھو دین کے گن گانیکے دن

خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کین سے وقت
اب نجائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

شکر و دعا

بزبان ام المومنین

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احسان تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطان تیرا

ایک ذرہ بھی نہیں تو نے کیا مجھ سے فرق
میرے اس جسم کا ہر ذرہ ہو قربان تیرا

مرے بے پایاں ہیں الٰہی ترے احسان مجھ پر
مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باران تیرا

تو نے اس عاجزہ کو چار دیئے ہیں لڑکے
تیری بخشش ہے یہ اور فضل نمایاں تیرا

پہلا فرزند ہے محمود مبارک چوتھا
دونوں کے بیچ بشیر اور شریفاں تیرا

تو نے ان چاروں کی پہلے سے بشارت دی تھی
تو وہ حاکم ہے کہ ٹلتا نہیں فرماں تیرا

تیرے احسانوں کا کیونکر ہو بیاں اے پیارے
مجھ پہ بے حد ہے کرم اے مرے جاناں تیرا

تخت پر شاہی کے ہے مجھ کو بٹھایا تو نے
دین و دنیا میں ہوا مجھ پہ یہ احسان تیرا

کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

تو نے وہ لطف کئے مجھ پہ جو برتر ز خیال
ذات برتر ہے تری پاک ہے ایواں تیرا

چن لیا تو نے مجھے اپنے مسیحا کے لئے
سب سے پہلے یہ کرم ہے مرے جاناں تیرا

کس کے دل میں یہ ارادے تھے یہ تھی کس کو خبر
کون کہتا تھا کہ یہ بخت ہے رخشاں تیرا

پر مرے پیارے یہی کام ترے ہوتے ہیں — ہے یہی فضل تری شان کے شایاں تیرا

فضل سے اپنے بچا مجھ کو ہر اک آفت سے — صدق سے ہم نے لیا ہاتھ میں داماں تیرا

کوئی ضائع نہیں ہوتا جو ترا طالب ہے — کوئی رسوا نہیں ہوتا جو ہے جویاں تیرا

آسماں پر سے فرشتے بھی مدد کرتے ہیں — کوئی ہو جائے اگر بندۂ فرماں تیرا

جس نے دل تجھ کو دیا ہو گیا سب کچھ اس کا — سب ثنا کرتے ہیں جب ہووے ثنا خواں تیرا

اس جہاں میں ہی وہ جنت میں ہے بے ریب و گماں — وہ جو اک پختہ توکل سے ہے مہماں تیرا

میری اولاد کو ایسے ہی تو کر دے پیارے — دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرہ نمایاں تیرا

عمر دے رزق دے اور عافیت و صحت بھی — سب سے بڑھ کر یہ کہ پا جائیں وہ عرفاں تیرا

اب مجھے زندگی میں انکی مصیبت نہ دکھا — بخش دے میرے گناہ اور جو عصیاں تیرا

اس جہاں کے نہ بنیں کیڑے یہ کر فضل ان پر — ہر کوئی انہیں سے کہلائے مسلماں تیرا

غیر ممکن ہے کہ تدبیر سے پاؤں یہ مراد — بات جب بنتی ہے جب پیارا ہو ساماں تیرا

بادشاہی ہے تیری ارض و سما دونوں میں — حکم چلتا ہے ہر اک ذرہ پہ ہر آں تیرا

میرے پیارے مجھے ہر درد و مصیبت سے بچا — تو ہے غفار یہی کہتا ہے قرآں تیرا

صبر جو پہلے تھا اب مجھ میں نہیں ہے پیارے — دکھ سے اب مجھ کو بچا نام ہے رحمٰن تیرا

ہر مصیبت سے بچا لے مرے آقا ہر دم — حکم تیرا ہے زمیں تیری ہے دوراں تیرا

آریہ دھرم

جن کو رسم نیوگ پیاری ہے | دین و دنیا میں اُنکی خواری ہے

جن کے دین میں ہے ایسی بے شرمی
عقل و تہذیب سے وہ عاری ہے
جن کو آتی نہیں نیوگ سے عار
اُن کی شیطان نے عقل ماری ہے

بید کی کھل گئی حقیقت کل | اب تو تا حق کی پڑہ واری ہے
جسکے باعث یہ گندگی پھیلی | وہ تو اک خبث کی پٹاری ہے

دوسرا بیاہ کیوں حرام نہ ہو
جب کہ رسم نیوگ جاری ہے
کیوں نہ پوشیدہ ہو نیوگ کی رسم
اس کے اظہار میں تو خواری ہے

چپکے چپکے حرام کروانا | آریوں کا اصول بھاری ہے
آدمی سے یہ خبیث اور بد رسم

بید کے خادموں میں ساری ہے

زن بیگانہ پر پیشیدا ہیں | جس کو دیکھو وہی شکاری ہو

لابق سوختن ہیں اِن کے مرد
ان کی ناری ہر ایک ناری ہے
واہ وا کیا دھرم ہے کیا ایمان
جس میں واجب حرام کاری ہو

آریو! دل میں غور سے سوچو | شرم و غیرت کہاں تمہاری ہو
جس کو کہتے ہیں آریو نیوگ | ناک کے کاٹنے کی آری ہو

کچھ نہیں سوچتے یہ دشمنِ شرم
کہ یہ پوشیدہ ایک یاری ہے
مرتکب اس کا ہے بڑا دیوث
اعتقاد اسپہ بد شعاری ہے
غیر مردوں سے مانگنا نطفہ
سخت خبث اور نابکاری ہے

غیر کے ساتھ جو کہ سوتی ہو | وہ نہ بیوی نہ زن ہماری ہو

ہے وہ چنڈال ڈشٹ اور پاپی | جفت اُس کی کوئی چماری ہے

ہیں کروڑوں نیوگ کے بچے
آریہ دیس میں یہ خواری ہے
ایسی اولاد پر خدا کی مار
یہ نہ اولاد قہر باری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بیقراری ہے

بیٹیا بیٹیا پکارتی ہے غلط | یار کی اُسکو آہ وزاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن | پاک دامن ابھی بچاری ہے

لالہ صاحب بھی کیسے احمق ہیں
ان کی لالی نے عقل ماری ہے
گھر میں لاتے ہیں اس کے یاروں کو
ایسی جورو کی پاسداری ہے

اسکے یاروں کو دیکھنے کیلئے | سر بازار انکی باری ہے
جورو جی پہ فدا ہیں جی سے | وہ نیوگی پہ ملنے والی ہے

شرم و غیرت ذرا انہیں باقی
ہے توی مرد کی تلاش انہیں
تا کہ کروائیں پھر اسے گندی
خاک میں ملتی ہیں بیر کیلئے

کس قدر انہیں بردباری ہو
خوب جورو کی حق گذاری ہو
پاک ہونے کی انتظاری ہو
کیا مزاجوں میں خاکساری ہو

قابل شرم بھیک لیتے ہیں
بھیک کی رسم یہ نیاری ہے
گھر بہ گھر ہیں نیوگ کے چرچے
نہ حیا ہے نہ شرمساری ہو
گو زمانہ میں روشنی پھیلی
اُن پہ اندھیرا اب بھی طاری ہو
کیا کریں وید کا یہی ہے حکم
ترک کرنا گنہ گاری ہے
ہے یہ قرآن کی دشمنی کا وبال
بالیقین رائے یہہ ہماری ہے

مناجات

برہم از کارِ عالم آواز نیست — کہ یکیش باقی و بناسا نیست
نہ کس او را شریک و انباز نیست — نے نگارش و خیل و ہمراز نیست
ایں جہاں را عمارت انداز نیست — و از جہاں برتر است و ممتاز نیست
وحدہٗ لا شریک حیّ و قدیر — لم یزل لایزال فرد و بصیر
کارساز جہان پاک و قدیم — خالق و رازق و کریم و رحیم
رہ نما و معلّمِ رہِ دیں — ہادی و ملہم علوم یقیں
متصف با ہمہ صفات کمال — برتر از احتیاج آل و عیال
بر یکے حال ہست در ہمہ حال — رہ نیابد بدو فنا و زوال
نیست از حکمِ او بروں چیزے — نہ ز چیزیست او نہ چوں چیزے
نتواں گفت لامس اشیاست — نے تواں گفتن ایں کہ دور ازیاست
ذاتِ او گرچہ ہست بالاتر — نتواں گفت زیر اوست دگر
ہر چہ آید بفہم و عقل و قیاس — ذاتِ او برتر است زاں وسواس
ذاتِ بیچون و چند افنا داست — و ز حد و د و قید و آزاد است

نے وجودے بذات او انباز — نے کسے در صفات او انباز

همہ پیدا ز دست قدرت او — کثرت شاں گواہ وحدت او

گر شریکیش بُدے ز خلق دگر — گشتے ایں جملہ خلق زیر و زبر

ہر چہ ز وصمت خاکی و خاکست — ذات بیچوں او ازاں پاکست

بند بر پائے ہر وجود نہاد — خود ز ہر قید و بند ہست آزاد

آدمی بندہ ہست و نفس بہ بند — در دو صد حرص و آز ہر یکچند

ہمچنیں بندہ آفتاب و قمر — بند در سیر گاہ خویش و مقر

ماہ را نیست طاقت ایں کار — کہ بتابد بروز چوں اسرار

نیز خورشید را نہ یارائے — کہ نہد بر سریر شب پائے

آب ہم بندہ ہست زیں کہ مدام — بند در سر و لیست نے خودکام

آتشے تیز ہم بندۂ او — در چنیں سوزشے فگندۂ او

گر ہوا ہی بہ پیش او فریاد — گر میش کم نہ گردد اے استاد

پائے اشجار در زمیں بند ست — سخت در پا سلاسل افگند ست

ایں ہمہ بستگان آں یکذات — بر وجودش دلائل و آیات

اے خداوند خلق و عالمیاں — خلق و عالم ز قدرتت حیراں

چه عجیب است شان و شوکت تو
چه عجیب است کار و صنعت تو

حمد را با تو نسبت از آغاز
شده در آن کس شد ربایت اعزاز

تو وحیدی و بے نظیر و قدیم
منت تو بر رحیم و سلیم

کس نظیرے تو نیست در دو جہاں
در دو عالم توئی خدائے یگاں

زور تو غالب است بر ہمہ چیز
رحمت بیکر بہ حسب تو ناچیز

ترسد آئین کنند ترس و خطر
ہر کہ عارف‌تر است ترساں‌تر

خلق جویند پناہ و سایۂ کس
و آں پناہ ہمہ تو ہستی و بس

ہست یاد تو کلید ہر کارے
خاطرے بے تو خاطر آزارے

ہر کہ نالد بدرگہت بہ نیاز
بخت گم کردہ را بیابد باز

لطف تو ترک طالباں نکند
کس بکار رہت زیاں نکند

ہر کہ با ذات تو سرے دارد
پشت بر روئے دیگرے دارد

زینکہ چوں کار بر تو بگذارد
رو بہ اغیار از چہ رو آرد

ذات پاکت بس است یار یکے
دل یکے جاں یکے نگار یکے

ہر کہ پوشیدہ با تو در سازد
رحمتت آشکار بنوازد

ہر کہ گیرد درت بصدق و خلوص
از در و بام او ببارد نور

هر که راست گرفت کارش شد ‏ صد امیدے بروزگارش شد

هر که راهِ تو جست یافته است ‏ تافت آں رو که سر تافته است

وانکه از ظلِ تربیتِ تو رسید ‏ بر در هر که رفت ذلت دید

اے خداوندِ من گناهم بخش ‏ سوئے درگاهِ خویش راهم بخش

روشنی بخش در دل و جانم ‏ پاک کن از گناهِ پنهانم

بستانی و دلربائی کن ‏ به نگاہے گره کشائی کن

در دو عالم مرا عزیز توئی ‏ و آنچه می خواهم از تو نیز توئی

حمد بحسبِ تیشم آبسیخہ ۱

اے دلبرِ دوستان و دلدار ‏ وے جانِ جهان و نورِ انوار

لرزاں ز تجلیت دل و جاں ‏ حیراں ز رخت قلوب و ابصار

در ذاتِ تو جز تحیرے نیست ‏ هنگامِ نظر نصیبِ افکار

در غیبی و قدرتت هویدا ‏ پنهانی و کارِ تو نمودار

دوری و قریب تر ز جان هم ‏ نوری و نهان تر از شبِ تار

آں کیست که منتهاے تو یافت ‏ واں کو که شود محیطِ اسرار

کردی دو جهان عیان ز قدرت ‏ بے ماده و بے نیازِ انصار

وین طرفه که هیچ کم نگردد — با آنکه عطای تست بسیار

حسن تو غنی کند ز هر حسن — مهر تو بجو و کشد ز هر یار

حسن نمکیست ار نه بودی — از حسن نه بودی آثار

شوخی ز تو یافته است خوبان — رنگ است ز تو گرفته گل ها گلزار

سیمین ذقنان که سیب دارند — آمد ز نهال لطف اشجار

این هر دو زنان ویا آئینه — گیسوی بتان و مشک تاتار

از بهر نمایشش جمالت — آئینه همه چهر آئینه دار

هر برگ صحیفهٔ هدایت — هر جوهر و عرش شمع انوار

هر نفس بتو رهی نماید — هر جان به هزار منزلت این کار

هر ذره فشاند از تو نوری — هر قطره پدید اند از تو انوار

هر سو ز عجائب تو شوری — هر جا ز غرائب تو اذکار

از یاد تو نورها ببینم — در حلقهٔ عاشقان هشیار

آنکس که به بند عشقت افتاد — دیگر نشنید پند اغیار

ای مونس جان چه دلستانی — کز خود برهیدیم به یکبار

از یاد تو این دلی بغم غرق — دارد گهری نهان صدف وار

چشم ما و سر ما فدائے رویت | جان و دل ما بہ تو گرفتار
عشق تو بہ نقد جاں خریدیم | تا دم نزند دگر خریدار
غیر از تو کہ سر زند ز جیبم | در ہیچ دلم نماند دیار
عیب است کہ ترک خویش گویند | کردیم و مے جز از تو دشوار

راز حقیقت صفحہ [illegible]

اے خدا اے چشمۂ نور ہدے | از کرم با چشم ایں امت کشا
یک نظر کن تشنگان از نہاں | تا رہی اے طالب از وہم گماں

مناجات

براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۴

اے خدا اے چارۂ آزار ما | اے علاج گریہ ہائے زار ما
اے تو مرہم بخش جان ریش ما | اے تو دلدار دل غم کیش ما
از کرم برداشتی ہر بار ما | وز تو ہر بار و بر اشجار ما
عاقلاں و شارتی از جود و کرم | بیکساں را یاری از لطف اتم
بندہ درماندہ باشد دل طپاں | ناگہاں درماں برآری از میاں

آں شہِ عالم کہ نامش مصطفیٰ ‌‌ — ‌‌ سیدِ عشاق حق شمس الضحیٰ

آنکہ ہر نور از طفیلِ نورِ اوست ‌‌ — ‌‌ آنکہ منظورِ خدا منظورِ اوست

آنکہ بہرِ زندگی آبِ رواں ‌‌ — ‌‌ در معارف ہمچو بحرِ بیکراں

آنکہ بر صدقش و کمالش در جہاں ‌‌ — ‌‌ صد دلیل و حجت روشن عیاں

آنکہ انوارِ خدا بر روئے او ‌‌ — ‌‌ مظہرِ کارِ خدائے کوئے او

آنکہ جملہ انبیا او راستاں ‌‌ — ‌‌ تا دمانش ہمچو خاکِ آستاں

آنکہ حسنش میرساند تا سما ‌‌ — ‌‌ میکند چوں ماہِ تاباں در صفا

مے دہد فرعونیاں را ہر زماں ‌‌ — ‌‌ چوں یدِ بیضائے موسے صد نشاں

آں نبی در چشمِ ایں کوران نار ‌‌ — ‌‌ ہست یک شہوت پرست و کیں شعار

شہرت آید اے سگانِ چیز و پست ‌‌ — ‌‌ مے نہی نامِ بلاں شہوت پرست

ایں نشانِ شہوتی ہست اے لئیم ‌‌ — ‌‌ کز رخش رخشاں بود نورِ قدیم

در شبے پیدا شود روزش کند ‌‌ — ‌‌ در خزاں آید دل افروزش کند

مظہرِ انوارِ آں بیچوں بود ‌‌ — ‌‌ در خرد از ہر بشر افزوں بود

انتباعش آں دہد دل را کشاد ‌‌ — ‌‌ کش نہ بیند کس بصد سالہ جہاد

انتباعش دل فروزد جاں دہد ‌‌ — ‌‌ جلوۂ از طاقتِ یزداں دہد

اتباعش سینه نورانی کند
با خبر از یار پنهانی کند

منطق او از معارف پر بود
سر بیان او سراسر در بود

از کمالِ حکمت و تکمیلِ دین
پا شهد بر اولین و آخرین

ور کمالِ صورت و حسنِ اتم
جمله خوبان را کشید زیرِ قدم

تابعش چون نیا گردد ز نور
نورش افتد بر همه نزدیک و دور

شیرِ حق پر هیبت از ربِ جلیل
دشمنان پیشش چو روباهِ ذلیل

این چنین شیرے بود شهوت پرست
هوش کن اے روبہے ناچیز پست

چیستی اے کور کے فطرت تباه
طعنه بر خوبان بدین روئے سیاه

شهوتِ شان از سرِ آزادی است
اے اسیرِ آن چو تو آن قوم هست

خود نگه کن آن یکے زندانی است
وان دگر داروغهٔ سلطانی است

گرچه در یکجاست هر دو را قرار
لیک فرقے هست در روے آشکار

کارِ پاکان بر بدان کردن قیاس
کارِ ناپاکان بود اے بدحواس

کاملان کز شوقِ دلبر می روند
با دو صد بارے سبکتر می روند

این کمال آمد که با فرزند و زن
از همه فرزند و زن یکسو شدن

در جهان و باز بیرون از جهان
بس همین آمد نشانِ کاملان

همچنان شد در کسے جان هم از او خوش شود — هر زمان آید چه [illegible] خواستش شود

دیده چون بر دلبر ستاند ثبت — هرچه غیر اوست از دست او رود

غیر گو در بر بود دورست دور — یار در دل شاد آمد هم بر [illegible] مسرور

کار و بار عاشقان کے رجد است — بهر شر انگیز در فنا ساعت [illegible]

تو هم غیار است دل و دلبرے — چشم نابینا همه بر [illegible]

جان بجز دو شان انچه پیچ پیکرے — هر زبان [illegible] دیگرے

فانیان را ماسوے الله یار نیست — هیچ [illegible] غیر شان [illegible] نیست

با دو صد زنجیر هر دم پیش یار — خار با او گل گل از تهیب خار

تو به یک خارے برآری صد فغان — عاشقان خنده ال [illegible] فشان

عاشقان در عظمت مولی فنا — غرقه دریاے توحید از وفا

کین و مهر شان همه بهر خداست — قهر شان گر هست آن قهر خداست

آنکه در عشق احد محو و فنا است — هر چه زو آید ز ذات کبریاست

فانی است و تیر او تیر حق است — صید او در اصل نخچیر حق است

آنچه مے باشد خدا را از صفات — خود و مد در فانیان آن پاک ذات

خوے حق گردد در ایشان آشکار — از جمال و از جلال کردگار

لطف شان لطف خدا هم قهر شان / قهر حق گردد نه همچون دیگران

فانیان هستند از خود دور تر / چون ملائک کار کن از داد گر

گر فرشته قبض جانے میکند / یا کرم یزدا تو اے سختیت

این همه سختی و نرمی از خدا است / او ز خواهشهاے نفس و حد جداست

همچنیں سیدان مقام انبیا / واصلان و فاصلان ز ما سوا

فانی اند و آله ربانی اند / نور حق در جامهٔ انسانی اند

تحت پنهان در قباب حضرت اند / گم ز خود در رنگ و آب حضرت اند

اختران آسمان غیب و فر / رفته از چشم خلایق دور تر

کس ز قدر نور شان آگاه نیست / زانکه او مے را با علے راه نیست

کور کورانه زند راے و دنی / چشم کورش بے خبر زان روشنی

همچنیں تو اے عدو مصطفے / مے نمائی کورئے خود را بما

بر قمر عوعو کنی از سگ رگی / نور مه کمتر نگردد زیں سگی

مصطفے آئینه روئے خدا است / منعکس در وے همان خوے خدا است

گر ندید ستی خدا او را ببیں / من رانی قد رای الحق این یقیں

آنکه آویزد و بستان خدا / خصم او گردد جناب کبریا

دستِ حق باید این مستان کشد | چون بگیرد دستِ حق مستان کشد
منزلِ شان برتر از صد آسمان | پس نهان اندر نهان اندر نشان
پژمرده و در فنائے دلبرے | در سرش هر جا که آفتاب در سرے
جانِ خود را سوخته بهر نگار | زنده گشته بعد مرگ صد هزار
صاحب چشم اند آنجا بے تمیز | چشم کوران خود نبیا شد هیچ چیز
روے شان آن آفتاب کاندران | چشم مردان خیره هم چون شپران
تو خودی آن را اے تو همچون شان | ناقص ابن ناقص ابن ناقصان
خوب گر زد تو زشت است و تباه | پس چه خواهد نامِ تو اے روسیاه
کوریت صد پرده ها بر تو فگند | وین تعصبهائے تو بیخت بکند
اے بسا محجوب آن رب جلیل | پشت از کوری حقیر است و ذلیل
اے بسا کس خورده صد جامِ فنا | پیش این چشمت پر از حرص و هوا
گر نماندے از وجودِ تو نشان | نیک بودے زین حیاتِ چون سگان
زاغ گر زادے بجایت مادرت | نیک بود از فطرتِ بد گوهرت
زانکه کذب و فسق و کفرت در سراست | وین نجاست خوارئے ان بتر است
تو هلاکی اے شقی سرمدی | زانکه از جانِ جهان سرکش شدی

است در انکار و شکے از شاہ دیں
خادمان و چاکرانش را بہ بیں

کس ندیدہ از بزرگانت نشاں
نیست در دست تو بیش از داستاں

لیک گر خواہی بیا بنگر ز ما
صد نشانِ صدق شانِ مصطفےٰ

تاں بیا اے دیدہ بستہ از حسد
تا شعاعش پردۂ تو بر درد

صادقاں از نورِ حق تابد مدام
کاذباں مُردند و شد ترکی تمام

مصطفےٰ مہرِ درخشانِ خداست
بر عدوش لعنتِ ارض و سماست

ایں نشانِ لعنت آمد کایں خساں
ماندہ اندر ظلمتے چوں شپراں

نے دلِ صافی نہ عقلِ راہ بیں
راندۂ درگاہِ ربّ العالمیں

جاں کنی صد کن بکینِ مصطفےٰ
رہ نہ بینی جز بدینِ مصطفےٰ

تا نہ نورِ احمد آید چارہ گر
کس نمے گیرد ز تاریکی بدر

از طفیلِ اوست نورِ ہر نبی
نامِ ہر مرسل بنامِ او جلی

آں کتابے ہمچو خور دادش خدا
کز رخش روشن شد ایں ظلمت سرا

ہست فرقاں طیب و طاہر شجر
از نشانہاے دہد ہر دم ثمر

صد نشانِ راستی در وے پدید
نے چو دینِ تو بنایش شد پلید

پُر ز اعجاز ہست آں عالی کلام
نورِ یزدانی درو رخشد تمام

از خدائی ها نموده کار را | بر دریده پردهٔ کفار را
آفتاب است او کند چون آفتاب | گر نه کوری بیا بنگر شتاب
ای مزور گر بیائی سوی ما | وز وفا رخت افگنی در کوی ما
وز سر صدق و ثبات و غمخوری | روزگاری در حضور ما بری
عالمی بینی ز ربانی نشان | سوی رحمان خلق و عالم راکشان
گر خلاف واقعه گفتم سخن | راضیم گر تو سرم ببری ز تن
راضیم گر خلق بردارم کشند | از سر کین با صد آزارم کشند
راضیم گر باشدم این کیفری | خون روان بر خاک افتاده سری
راضیم گر مال و جان و تن رود | وآنچه از قسم بلا بر من رود
گر دروغم رفته باشد بر زبان | راضیم بر هر سزای کاذبان
لیک گر تو زین سخن پیچی سری | بر تو هم نفرین رب اکبری
زین سخنها هر که روگردان بود | آن نه مردی رهزن مردان بود
ای خدا بیخ خبیثانی برآر | کز جفا با حق همی دارند کار
دل نمیدارند و چشم و گوش هم | باز سرپیچان ازان بدر اتم
دین شان بر قصه ها دارد مدار | گفتگوها بر زبان دل بی قرار

فرق بسیار است در دید و شنید / خاک بر فرق کسے کیں را ندید

دید را کن جستجو اے ناتمام / ورنہ در کارِ خودی بس سرد و خام

بر سماعت چوں ہمہ باشد بنا / آں نیفزاید جز سے صدق و صفا

صد ہزاراں قصہ از روئے شنید / نیست یکساں با جوے کاں ہست دید

ویں ہماں باشد کہ نورش باقی است / ورز شراب دید مردم ساقی است

دل بدہ تا تجربے گر حبال / وا نماید بر تو آیاتِ کمال

گر بگیری خود ترک کن ماہے ببیں / اے گدا برخیز و آں شاہے ببیں

رہ ببیں و قصہ بیں و صد ببیں / ورز محاسنہائے خوباں صد ببیں

یکدم از خود دور شو بہرِ خدا / تا نگر نوشی تو کاساتِ لقا

دینِ حق شہر خدائے مجید است / داخلش در امانِ ایزد است

ور دہے نیک و خوش اسلوبے کند / ہمچو خود زیبا و محبوبے کند

جانبِ اہلِ سعادت پے بزن / تا شوی رونیے سعید اے جانِ من

اے مصید از کار کیں ارشاد ولی / رو درِ حق زن چرا سر مے زنی

نالہ ہا کن کلے جنت او بیگاں / گنجلاں از پائے من بند گراں

تا نگر زاں نالہائے دردناک / دستِ شاہی گیردت از گرد خاک

بیعنایاتِ خدا کار است خام	پختہ داند ایں سخن را والسلام

براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۴

اے خالقِ ارض و سما بر من درِ رحمت کشا	دانی تو آں دردِ مرا کز دیگراں پنہاں کنم
از بس لطیفی دلبرا در ہر رگ و تارم درآ	تا چوں نسیمِ دلبرا دل خوشتر از بستاں کنم
در سرکشی اے پاک خو جاں کنم از ہجرِ تو	زانساں ہمی گریم کزو یک عالمی گریاں کنم
خواہی بقہرم کن جدا خواہی بلطفم رو نما	خواہی بکش یا کن رہا کے ترکِ آں داماں کنم

براہین احمدیہ

دوستاں عیب کنندم کہ چرا دل بتو دادم	باید اول بتو گفتن کہ چنیں خوب چرائی

حمد و شکر پروردگار

قربانِ تست جانِ من اے یارِ محسنم	با من کدام فرق تو کردی کہ من کنم
ہر مطلب و مراد کہ میخواستم ز غیب	ہر آرزو کہ بود بخاطر معیّنم
از جود دادۂ ہمہ آں مدعائے من	وز لطف کردۂ گذر خود بمسکنم
ہیچ آگہی نبود ز عشق و وفا مرا	خود ریختی متاعِ محبت بدامنم
ایں خاکِ تیرہ را تو خود اکسیر کردۂ	بود آں جمالِ تو کہ نمود ست احسنم
ایں صیقلِ دلم نہ بزہد و تعبد ست	خود کردۂ بلطفِ عنایات روشنم

عہد بست تو بستہ پیش خاک من
جانم رہینِ لطیف تجسیم تو تنم

سہل است ترکِ ہر دو جہاں گر حنائے تو
آید بدست اے پنہ و کہف و مامنم

فصلِ بہار و موسمِ گل نایدم بکار
کاندر خیالِ روئے تو ہر دم بگلشنم

چوں حاجتے بود با دیبِ دگر مرا
من تربیت پذیر ز ربِ مہیمنم

زاں ساں عنایتِ ازلی شد قریب من
کاندر لائے یار ز ہر کوے و بر زنم

یا رب مرا بہر قدم استوار دار
وآں روز خود مباد کہ عہدِ تو بشکنم

در کوے تو اگر سر عشاق را زنند
اول کسیکہ لاف تعشق زند منم

ست بچن صفحہ ۱

جاں فدائے آنکہ او جاں آفرید
دل فدا آں کہ زو شد دل پدید

جاں از و پیداست نے می جویدش
ربنا اللہ ربنا اللہ گویدش

گر وجودِ جاں نبودے زو عیاں
کے شدے مہرِ جمالش نقش جاں

جسم و جاں را کرد پیدا آں یگاں
زیں دو دل سوئے او چوں عاشقاں

او نکہا ریخت اندر جانِ ما
جانِ جانِ ماست آں جانانِ ما

ہر وجودِ نقش ہستی زو گرفت
جان عاشق رنگ مستی زو گرفت

ہر کہ نزدش خود بخود جانے بود
او نہ دانا سخت نادانے بود

گر وجودے باشد آں جان ہے — جانِ ما با جانِ او یکساں بُدے

آنکہ جانِ ما بجانش ہمسر است — جانِ بے ننگِ ما نیز پیغمبر است

سرِ عشقِ ہم خدائی قدرت است — منکرِ آں لائقِ صد لعنت است

گر ندانی صدقِ ایں گفتار را — ہم ز نانک بشنو ایں اسرار را

گفت ہر نورے ز نورِ حق بتافت — ہر وجودے نقشِ خود زاں دست یافت

وید مے گوید کہ ہر جان چوں خدا است — خود بخود نے کردۂ رب الوریٰ است

لیکن ایں مردِ خدا اہلِ صفا — آنکہ کرد از کذب قومے را رہا

گفت ہر جانے ز دستش شد پدید — قادر است او جسم و جاں آفرید

فکر کن در گفتۂ ایں عارفاں — رو چہ نالی بہرِ وید آریاں

بود نانک عارف و مردِ خدا — رازہائے معرفت را رہ کشا

وید زاں راہِ معارف دُور تر — سادہ کی سمجھا نجانے بے ہنر

ایں نصیحت گر ز نانک بشنوی — در دو عالم از شقاوت ہا رہی

او نہ از خود گفت ایں گُفتار را — گوش او بشنید ایں اسرار را

وید را از نورِ حق مہجور یافت — از خدا ترسید و راہِ نور یافت

اے برادر ہم تو سوئے او بیا — دِل چہ بندی در جہانِ بے وفا

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱

محبت تو دوائے ہزار بیماریست	بروئے تو کہ رہائی دریں گرفتاریست
پناہ روئے تو جستن نہ طور مستانست	کہ آمدن بہ پناہت کمال ہشیاریست
متاع مہر رخ تو نہاں نخواہم داشت	کہ خفیہ داشتن عشق تو زغداریست
بر آں سرم کہ سر و جاں فدائے تو بکنم	کہ جان بیار سپردن حقیقت یاریست

آسمانی فیصلہ صفحہ ۱۸

اے خدا اے مالک ارض و سما	اے پناہ حزب خود در ہر بلا
اے رحیم و دستگیر و رہنما	ایکہ در دست تو فصل است و قضا
سخت شورے اوفتاد اندر زمین	رحم کن بر خلق اے جاں آفریں
امر فیصل از جناب خود نما	تا شود قطع نزاع و فتنہ ہا

آسمانی فیصلہ صفحہ ۳

اے خداوند رہنمائے جہاں	صادقاں را زکاذباں برہاں
آتش افتاد در جہاں زفساد	الغیاث اے مغیث عالمیاں

براہین احمدیہ صفحہ ۲۰۵

ہیچ محبوبے نماند ہمچو یار دلبرم	مہر و ماہ را نیست قدرے در دیار دلبرم

آں کجا روئے کہ دارد ہمچو روشن آب وتاب | واں کجا باغے کہ میدارد وہ بہار دلبرم

حقیقت المہدی صفحہ ۱

اے قدیر و خالقِ ارض و سما | اے رحیم و مہربان و رہنما

اے کہ میداری تو بر دلہا نظر | اے کہ از تو نیست چیزے مستتر

گر تو مے بینی مرا پر فسق و شر | گر تو دید استی کہ ہستم بد گہر

پارہ پارہ کن منِ بدکار را | شاد کن ایں زمرۂ اغیار را

بر دلِ شاں ابرِ رحمت ہا ببار | ہر مرادِ شاں بفضلِ خود برار

آتش افشاں بر در و دیوارِ من | دشمنم باش و تبہ کن کارِ من

ور مرا از بندگانت یافتی | قبلۂ من آستانت یافتی

در دلِ من آں محبت دیدۂ | کز جہاں آں راز را پوشیدۂ

بامن از روئے محبت کار کن | اندکے افشاء آں اسرار کن

اے کہ آئی سوئے ہر جوئندۂ | واقفی از سوزِ ہر سوزندۂ

زاں تعلق ہا کہ با تو داشتم | زاں محبت ہا کہ در دل کاشتم

خود بروں آ از پئے ابراءِ من | اے تو کہف و ملجاء و ماوائے من

آتشے کاندر دلم افروختی | وز دمِ آں غیر خود را سوختی

ہم ازاں آتشِ رُخِ من برفروز ‏ ‏ ‏ وین شبِ تارم مبدل کن بروز

چشم بکشا ایں جہانِ کور را ‏ ‏ ‏ اے شدید البطش ہمبازو را

تا سماں نورِ نشانِ خود نما ‏ ‏ ‏ یک گلے از بوستانِ خود نما

ایں جہاں بینم پُر از فسق و فساد ‏ ‏ ‏ غافلاں رانیست وقتِ مرگ یاد

از خلایق غافل و بیگانہ اند ‏ ‏ ‏ ہمچو طفلاں مائلِ افسانہ اند

سرد شد دلہا ز مہرِ روئے دوست ‏ ‏ ‏ روئے دلہا تافتہ از کوئے دوست

سیلِ پرجوش است و شب تاریک و تار ‏ ‏ ‏ از کرمہا آفتابے را برار

منہ

آنکس کہ بتو رسد شہاں را چہ کند ‏ ‏ ‏ با فرّ تو فرّ خسرواں را چہ کند

چوں بندہ شناخت بداں عزّ و جلال ‏ ‏ ‏ بعد از تو جلالِ دیگراں را چہ کند

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ‏ ‏ ‏ دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

ضیاء الحق صفحہ اوّل

حمد و شکرِ آں خدائے کردگار ‏ ‏ ‏ کز وجودش ہر وجودے آشکار

ایں جہاں آئینہ دار روئے او ‏ ‏ ‏ ذرہ ذرہ رہ نماید سوئے او

کرد در آئینۂ ارض و سما ‏ ‏ ‏ آں رُخِ بے مثل خود جلوہ نما

هر گیاہے عارفِ بنگاہِ او
دستِ ہر شاخے نماید راہِ او

نورِ مہر و ماہ ز فیضِ لطفِ اوست
ہر ظہورے تابعِ منشورِ اوست

ہر سرے سِرّے ز خلوت گاہِ او
ہر قدم جوید درِ با جاہِ او

مطلبِ ہر دل جمالِ روئے اوست
گمرہی گر ہست بہرِ کوئے اوست

مہر و ماہ و انجم و خاک آفرید
صد ہزاراں کرد صنعتہا پدید

اینہمہ صنعتش کتابِ کارِ اوست
بے نہایت اندریں اسرارِ اوست

ایں کتابے پیشِ چشمِ ما نہاد
تا ازو راہِ ہدیٰ داریم یاد

تا شناسی آں خدائے پاک را
کو نماند خاکیانِ خاک را

تا شنو و معیار بہرِ وحیِ دوست
تا شناسی از ہزاراں آنچہ زوست

تا خیانت را نماند ہیچ راہ
تا جدا گردد سفیدی از سیاہ

بس عیاں شد آنچہ آں دادار جُست
کار و سنتش شاہدِ گفتار خاست

مشرکان و آنچہ پوجش می‌کنند
ایں گماں تیز و ورزش می‌کنند

گر بگوئی غیر را رحمانِ خدا
تُف زند بر روئے تو ارض و سما

ور تراشی بہرِ آں یکتا پسر
بر تو بار و لعنتِ زیر و زبر

بازبانِ حال گوید ایں جہاں
کاں خدا فرد است و نیستش ہمسنگیاں

شیخ چون دید او درون خرقه دو زنان ... شیخ صنعان گشت زان با هم گفت

یک سخن گر شیخ شنیدش که شود ... [illegible]

یک نظر تا خون قدرت را ببین ... تا شناسی شان [illegible] العالمین

کاخ دنیا را چو دیداستی بینا ... گر ز پے آن شے گذار صدق را

عابد آن باشد که پیشش فانی است ... عارف آن کو گویدش اثباتی است

ترک کن با راستی هم عذر خام ... میل مجمع راستی چون شد حرام

راه بد را نیک اندیشیدهٔ ... اے ملک اللہ چه بد فهمیدهٔ

روے خود - خود مینماید آن یگان ... تو کشی تصویر او چون کودکان

آن سخے کان فعل حق بنموده است ... در حقیقت سعی حق آن بوده است

وانچه خود کردی بتے داری براه ... بت پرستی میکنی شام و پگاه

اے دو چشمے بسته از انوار او ... چون نه بینی روے او در کار او

اینچنین در افترا چون پری ... یا مگر از ذات بیچون منکری

دل چرا بندی درین دنیاے دون ... ناگهان خواهی شدن بیچاره چون

از پے دنیا بریدن از خدا ... بس همین باشد نشان اشقیا

چون شود بخشایش حق بر کسے ... دل نمے ماند بدنیا بیش بسے

بیک ترک نفس گردی آسان شو و | مردن از خود شدن یکبار شود

آں خدا خود را نمود از کار خویش | ہمچو ما کم شد بہ تنگنائے خویش

ہرچہ او را بود از حسن مزید | گشت پیدا آں ز نقش [illegible]

خود کشی از پیش خود تصویر او | خالق او سے تشبیہی لے بیر و خو

آنکہ خود را شکار خود جلوہ نما است | آں خدا ہے آنکہ خود از دست ما است

اے ستمگر ایں ہمہ مولائے ما است | آنکہ قرآں ہیچ او جا بجا است

ہرچہ قرآں گفت میگوید ہما | چشم بکشا تا ببینی ایں ضیا

بس ہمیں فخرے بود اسلام را | کو نماید آں خدائے تام را

گویدش ز انساں کہ از صنعش عیاں | نے تراشد از خودش چوں دیگراں

نے بسلہ خود تراشد پیکرش | خود تراشد قامت و پا و سرش

خود تراشیدہ نہ گردد خدا | ہمچو طفلاں بازی است و افترا

زیں تراشیدن جہانے شد تباہ | کم کسے سوئے خدا بردست راہ

چوں تو کورے نیستی چشمے کشا | بیں چہ ظاہر مے کند ارض و سما

ہر طرف بشنو صدائے القدیر | ذوالجلال و ذوالعلےٰ بلا نظیر

ہیچ مخلوقے خدائے خود مگیر | کے شود یک کرمکے چوں آں قدیر

پیش او لرزد زمین و آسماں | پس تو مشتِ خاک را اشکالش آں

گر خدا گوئی تپیدن را بزور | جاں تو گوید کہ کذّابی و کور

دل نمے داند خدا جز آں خدا | اینچنیں افتاد فطرت ز ابتدا

از رہِ کین و تعصب دور شو | یک نظر از صدق کن پُر نور شو

کیں ریاضِ عقل را ویراں کند | عاقلاں را گمرہ و ناداں کند

کے بشر گردد خدائے لایزال | داوریہا کم کن اے صیدِ ضلال

آب شو اندر صفت ہستی اے عزیز | نازہا کم کن اگر داری تمیز

تو ہلاکی گر نجوئی آں خدا | آنکہ بنماید ترا ارض و سما

ہم بقرآں بیں جمالِ آں قدیر | قول و فعلِ حق زلالِ یک غدیر

مُردم اندر حسرتِ ایں مدعا | چوں نمے خواہند خلق ایں چشمہ را

ہست قرآں در رہِ دیں رہنما | در ہمہ حاجاتِ دیں حاجت روا

آں گروہِ حق کہ از خود فانی اند | آب نوش از چشمۂ فرقانی اند

فارغ افتادہ ز نام و عزت و جاہ | دل ز کف و از فرق افتادہ کلاہ

ور ترا از خود بیار آمیختہ | آبرو از بہرِ روئے ریختہ

از سرِ دل خواہ حسنِ روئے یار | کس نداند از شاں جز کردگا

دیدن شان میسد پدیدار از خدا — صدق ورزان در جناب کبریا

آن همه را بود فرقان رهبری — هر یکے زان ور شد همچون دری

آن همه زان ولیکے جان یافتند — جان هیچ یا شد رہے جانان یافتند

چشم شان چون پاک از شرک و فساد — شد دل شان منزل رب العباد

سینه شان آنکه نامش مصطفیٰ است — از همه پر زهره صدق و صفا است

کے ورخشد روئے حق در سینه او — بوئے حق آید ز بام و کوئے او

هر که او ال رهبری مرد تمام — پاک سیرت پاک دیدار ای امام

اے خدا اے چاره آزار ما — کن شفاعت گاه او در کار ما

هر که عشق او دل جانش فتد — ناگهان جانے در ایجانش فتد

کے ز تاریکی بر آید آن غراب — گور ما زین مشرق صدق و صواب

آنکه او را تجلے گیرد براه — نیستش چون سایه احمد جلوه گاه

نا نعبتش جز معانی میشود — از زمینی آسمانی میشود

هر که در راه محمد زد قدم — انبیا را شد مثیل آن محترم

تو عجب داری ز فوز این مقام — پائے بند نفس گشته صبح و شام

ایکه فخر و ناز بر عیسے تراست — بنده عاجز بچشم تو خداست

یک نظر بیں سوئے ایں دنیائے دوں / چوں بگیری از پئے آں سرنگوں

آنچہ داری از متاع و منزلت / بے مشقت یا بکشتِ حاصلت

یا بپشت تا رسید جہدے وراث / تا خوری از کشتِ خود ملکے فرات

چوں ہمیں قانونِ قدرت اوفتاد / بس ہمیں یاد آر در کشتِ معاد

خوب گفت آں قائلِ ربّ الورٰی / لیس للانسان الّا ما سعیٰ

ہم دریں معنیست گر تو بشنوی / یادگارِ مولوی در مثنوی

گندم از گندم بروید جو ز جو / از مکافاتِ عمل غافل مشو

آنکہ بر کفّارہ خاطر نہاد / عقل و دیں از دستِ خود بگشاد

دین و دنیا جہد خواہد ہم تلاش
رو براہش جہد کن ناداں مباش

در مدحِ قرآن کریم

براہین احمدیہ صفحہ ۲۷۴

از نورِ پاکِ قرآں صبحِ صفا دمیدہ / بر غنچہ ہائے دلہا بادِ صبا وزیدہ

ایں روشنی و لمعاں شمس الضحیٰ ندارد / ویں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ

یوسف بقعر چاہے محبوس ماند تنہا — وین یوسفے کہ تن ہا از چاہ کشیدہ
از مشرق معانی صدہا دقائق آورد — قد ہلال نازک زاں نازکی خمیدہ
کیفیت علومش دانی چہ شان دارد — شہدیست آسمانی از وحی حق چکیدہ
آں نیّر صداقت چوں رو بعالم آورد — ہر بوم شب پرستے در کنج خود خزیدہ
روئے یقین نبیند ہرگز کسے بدنیا — الّا کسے کہ باشد با رویش آرمیدہ
آنکس کہ عالمش شد شد مخزن معارف — واں بیخبر ز عالم کیں عالمے ندیدہ
باران فضل رحماں آمد بمقدم او — بد قسمت آنکہ از وے سوئے دگر دویدہ
میل بدی نباشد الّا رگے ز شیطاں — آں را بشر بدانم کز ہر شرے رہیدہ
اے کان دلربائی دانم کہ از کجائی — تو نور آں خدائی کیں خلق آفریدہ
میلم نماند باکس محبوب من توئی بس — زیرا کہ زاں فغاں رس نورت بما رسیدہ

در مدح قرآن کریم

براہین احمدیہ صفحہ ۳۸

از وحی خدا صبح صداقت بدمیدہ — چشمے کہ ندید آں صحف پاک چہ دیدہ
کاخ دل ما شد ز ہماں نافہ معطّر — واں را نہ بباید کہ ز ما بود رمیدہ
آں دیدہ کہ نورے نگرفتست ز فرقاں — حقا کہ ہمہ عمر ز کوری نہ رہیدہ

هر کرا سوئش درے بکشوده است — از یقیں نے از گماں ہا بوده است
قدر فرقاں نیز دست اے غدا نیست — ایں ہمہ الی کت جز از شہ پا نیست
وحی فرقاں مردگاں را جاں دہد — صد خبر از کوچۂ عرفاں دہد
از یقیں ہا مست سازد عالمے — کاں نہ بیند کس بصد عالم ہمے

براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۳

ہست فرقاں مبارک از خدا اطیب شجر — خوشنما آں نیک چوب و سایہ دار و دیرپذیر
میوہ گر خواہی بیا زیر درختِ میوہ دار — گر خردمندی مجنباں بیہدہ اسپ ہنر
ور نیاید باورت ز عظمت فرقاں مجید — حسن آں شاہد ببیں از شاہداں خود نگر
داں کمالاتِ او پئے تحقیق در بیں مشکلات — آدمی ہرگز نباشد ہست او بدتر ز خر

برکات الدعا صفحہ ۲۸ — [illegible]

روے دلبر از طلبگاراں نمیدارد حجاب — مے درخشد در خور و می تابد اندر ماہتاب
لیک آں روئے حسیں از غافلاں ماند نہاں — عاشقے باید کہ بردارند از بہرش نقاب
دامنِ پاکش ز نخوتہا نمی آید بدست — ہیچ راہے نیست غیر از عجز و درد و اضطراب
بس خطرناک است راہِ کوچۂ یارِ قدیم — جاں سلامت بایدت از خود روی ہا سر بتاب
تا کلامش فہم و عقلِ ناسزایاں کم رسد — ہر کہ از خود گم شود او یابد آں راہِ صواب

عقل طفل است آنکہ گریہ زار زار	شیر جز با در نیاید بیشمار

در مدح قرآن کریم

براہین احمدیہ صفحہ ۳۰۸

اے سر خود کشیدہ از فرقاں	پا نہادہ بہ لجہ طغیاں
بانگ کم کن بہ پیش نور ہدیٰ	توبہ کن از شوخی و بازی ہا
ہیچ چشمت کور و سخت کبود	کآفتابے ورو چو ذرہ شود
تا نگیری کنارہ زیں رہ و خو	ہست دور از کنار کشتی تو
با خدایت عناد و کیں تا چند	خندہ و بازیت بدیں تا چند
خویشتن را مکش بہ ترک حیا	جائے گریہ مشو باستہزا
خور تاباں چو بر افلاک رخشیدہ	چوں تو [illegible] کسے نپوشیدہ
شب تو از کج و صد فریب خیال	نیک دور از رہ شریعت اقبال
نور فرقاں نہفتہ است چناں	کہ بماند نہاں ز دیدہ وراں
آں چراغ ہداست دنیا را	رہبر و رہنماست دنیا را
رحمتے از خداست دنیا را	نعمتے از سماست دنیا را

مخزنِ رازہائے ربانی — از خدا آمد خداوانی

برتر از پایہ بشر بکمال — دستگیرِ قیاس و استدلال

کارسازِ اتم بعلم و عمل — حجتش اعظم و اثر اکمل

ہر کہ بر عظمتش نظر بکشاد — بے توقف خدایش آمد یاد

و آنکہ از کبر و کیں ندید آں نور — کور ماند و ز نور حق مہجور

او چہ دارد ازاں نگار اسرار — دل و جانم فدائے آں اسرار

پُر ز نور جلال حضرت پاک — نور تاباں ز اوج حق بر خاک

وہ چہ دارد خزائن اسرار — دل و جانم فدائے آں انوار

ہست آئینہ بہر روئے خدا — عالمے را کشید سوئے خدا

بے زباناں ازو فصیح شدند — زشت رویاں ازو صبیح شدند

میوہ از روضۂ فنا خوردند — وز خود و آرزوئے خود مردند

دست غیبے کشید دامنِ دل — پا برآورد جذبِ یار ز گل

بود آں جذبہ کلام خدا — کہ دل شاں ربود از دنیا

سینۂ شاں ز غیر حق پرداخت — وز مئے عشق آں نگار پر ساخت

چوں شد آں نور پاک شامل شاں — تافتہ از پردہ بدرِ کامل شاں

دور شده بر حجاب ظلمانی
شد سراسر وجود نورانی

خاطر شان بجذب پنهانی
کرد مائل به عشق ربانی

آنچنان عشق تیز مرکب راند
که ازان دشت خاک هیچ نماند

مے خودی ماند و نے هوا و هوس
اوفتاده بخاک و خون سر کس

عاشقان جلال شأن خدا
طالبان زلال جوئے خدا

پر ز عشق و تهی ز هر آزے
گشته دور ز ایشان نجاست آزے

پاک گشته ز لوث هستی خویش
رسته از بند خود پرستی خویش

آنچنان یار در کمند انداخت
که نه اندہ با دگر پرداخت

قدم خود زده براه عدم
گم بیادش ز فرق تا بقدم

ذکر دلبر غذائے نغز حیات
حاصل روزگار و مغز حیات

سوخته هر غرض بهجر دلدار
دوخته چشم خود ز غیر نگار

دل و جان بر رخش فدا کرده
وصل او اصل مدعا کرده

مرده و خویشتن فنا کرده
عشق جوشیده و کارها کرده

از دیار خودی شدند جدا
سیل پر زور برده بود از جا

لاجرم یافتند نور خدا
چون خودی رفت شد ظهور خدا

تن چو فرسودِ دوستاں آمد | دل چو از دست رفت جاں آمد

عشقِ دلبر بروئے شاں بارید | ابرِ رحمت بکوئے شاں بارید

بست ایں قوم پاک را جائے | کہ ندارد جہاں بدیں راہے

دست بہرِ دعا چو بردارند | موردِ فیضِ حق روا دارند

کشف رانے گر از خدا خواہند | فہم از حضرتِ شہنشہ اند

کس بسرِ وقتِ شاں ندارد راہ | کہ نہاں اند در نقاب الٰہ

گر نماید خدا یکے زاناں | بر کلاہش دوند سلطاناں

ایں ہمہ عاشقانِ آں یکتا | نور یابند از کلامِ خدا

گرچہ ہستند از جہاں پنہاں | باز گہ گہ ہمے شوند عیاں

ہمچو خورشید و ماہ بروں آیند | غیر را چہرہ نیز بنمایند

بالخصوص آں زماں کہ بادِ خزاں | باغِ مہر و وفا کند ویراں

دل بہ بندد جہاں بدار فنا | لب کشاید بمدحتِ دنیا

جیفہ را کنند مدح و ثنا | وز خداوند جود استغنا

عاشقِ زر شوند و دولت و جاہ | سرد گردد محبتِ آں شاہ

شوکت و شاں ایں سرائے زوال | خوش نماید بدیدۂ جہال

بر زبانہا شود مقام خدا ۔ اندروں پُر شود ز حرص و ہوا
اندریں روزہاے چوں شب تار ۔ دست گیرد عنایت دادار
میفرستند بخلق صاحب نور ۔ تا شود تیرگی ز نورش دور
تا ز شور و فغاں عاشق زار ۔ خلق گردد ز خواب خود بیدار
تا شناسند مرداں رہ راست ۔ تا بدانند منکراں کہ خداست
ہمچنیں کس چو رو نہد بجہاں ۔ بر جہاں علمتش کنند عیاں
چوں بیاید بہار باز آید ۔ موسم لالہ زار باز آید
وقت دیدار یار باز آید ۔ بیدلاں را قرار باز آید
ماہروے نگار باز آید ۔ خور بہ نصف النہار باز آید
باز خندد بباغ لالہ و گل ۔ باز خیزد ز بلبلاں غلغل
دست بخشش بہ پرورد ز کرم ۔ صبح صادقش کند ظہور اتم
نور الہام ہمچو باد صبا ۔ نزدش آرد ز غیب خوشبوہا
مے شود علم از امور نہاں ۔ زاں سرا کہ خاصۂ یزداں
تا نماید عیاں حقیقت کار ۔ تا زند سنگ بر سر انکار
ہمچنیں آں کریم و پاک و قدیر ۔ میکند روشنش چو مہر منیر

دیده ہا مے کند بدو بینا — گوشہا مے کند بدو شنوا

ہر کہ آمد بدو بصدق و صفا — یابد از وے شفا بحکم خدا

گفت پیغمبر ستودہ صفات — از خداے علیم مخفیات

بر سر ہر صدی بروں آید — آنکہ ایں کار را ہمے شاید

تا شود پاک ملت از بدعات — تا بیابند خلق زو برکات

الغرض ذات اولیاے کرام — ہست مخصوص ملتِ اسلام

ایں مگو کیں گزاف و لغو و خطاست — تو طلب کن ثبوت آں برماست

اے یکے ذرۂ ذلیل و خوار — چہ شود عاجز از تو آں دادار

ہمہ ایں است است لافے نیست — امتحاں کن گر اعترافے نیست

وعدۂ گنج بطالباں ندہم — کاذبم گر از و نشاں ندہم

من خود از بہرِ ایں نشاں زادم — دیگر از ہر غمے دل آزادم

ایں سعادت چو بود قسمتِ ما — رفتہ رفتہ رسید نوبتِ ما

نعرہ ہا میزنم بر آب زلال — ہمچو مادر دواں پئے اطفال

تا مگر تشنگانِ بادیہ ہا — گرد من آیند زیں فغان و صلا

لیک شرط است عجز و صدق و صفا — آمدن با نیاز و خوفِ خدا

جُستن از غربت و تذلل دل | و از خلوص و اطاعت کامل

گر کنوں هم کسے بتابد سر | گیرد از راه عدل راهِ دگر

سے نه زا پرسد و نه خود داند | سے نه زکیں رہے خود بگرداند

آں نه انساں که کرمکِ دشت | رانده بارگاهِ بے چون است

سر و کارے بحق نمے دارد | لاجرم لعنتش برد بارد

حجتِ مومناں بر اوست تمام | کار ناسخته عذر او همه خام

ایها المجاهون فی الشهواة | اکثروا ذکر هادم اللذاة

رفتنی است ایں مقام فنا | دِل چه بندی دریں دو روزه سرا

عمر توآں ببیں کجا رفت است | رفت و بگذر تو چه یا رفت است

پارهٔ عمر رفت در خوردی | پارهٔ را بسر کشی بردی

تازه رفت و بماند پس خورده | دشمناں شاد و یار آزرده

صد چو تو سجے بخورد زمیں | سر مپوزت بر آسماں از کیں

بشنو از وضع عالمِ گذراں | چوں کند از زبانِ حال بیاں

ایں جہاں با کسے وفا نکند | نه کند صبر تا جُدا نه کند

گر بود گوش بشنوی صد آه | از دلِ مردهٔ دروں تباه

گر چرا رو تافتم ز خدا | دل تنها دم در آنچه گشت جدا

قدر این راه پرس از اموات | ای بسا گورها پر از حسرات

جای آن است گر چنین جائے | از تو ہیچ برون نہی پایے

هرچه اندازدت ز یار جدا | باش ز آنجمله کار و بار جدا

آخر ای خیره سرکشی تا چند | کس ز دلدار کی گسلد پیوند؟

روی دل را متاب از اغیار | باش هر دم بجستجوی نگار

رو بدو کن که روی یار است | همه روها فدای دلدار است

تو برون آ ز خود بقا این است | تو درو محو شو لقا این است

هر که غافل ز ذات بیچون است | او بدانا که سخت مجنون است

همه یکے رو بتابی از رخ دوست | دیگری را نشان مہی که چو اوست

در دو عالم نظیر یار کجا | عاشقان را بغیر کار کجا

چو بدل آتشے ز عشق افروخت | دوستان ماند و غیر او همه سوخت

لیک این نیست بخشش یزدان | تا نه بخشند یافتن نتوان

آن کسان اعطا شود ز خدا | کز کمند خودی شوند رہا

زیر حکم کلام حق بروند | وز فرامین او برون نشوند

دلگیرے بہ ثمید سہند ایں جا — در دہندش شہوت آں بیا

غیر را آں وفا و مہر کجا — زہد خشک است غایتِ عقلا

عاقلانے کہ بے خرد نازند — بے خبر از حقیقت و رازند

ہمچو گورے سپید کردہ بروں — اندروں پر ز خبث گوناگوں

مر خدا را چو سنگ دادہ قرار — عاجز از نطق و ساکت از گفتار

آں خدائے کہ حی و قیوم است — نزد شاں یک وجود موہوم است

آں حفیظ و حمید و رب عباد — نزدِ شاں اوفتادہ ہمچو جماد

خود پسنداں بعقل خویش اسیر — فارغ از حضرت علیم و قدیر

آنکہ خود بین و عجب افتادست — حضرتِ اقدسش کجا یاد است

خوئے عشاق عجز ہست و نیاز — نشنیدیم عشق و کبر انباز

گر بجوئی سوادِ ایں رہ راست — اندر آنجا بجو کہ گرد نجاست

اندر آنجا بجو کہ زور نماند — خود نمائی و کبر و شور نماند

فانیاں را جہانیاں نرسند — جانیاں را زبانیاں نرسند

خلق و عالم ہمہ بشور و شر اند — عشق بازان ز عالمِ دگر اند

تا نہ کارِ دلت بجاں برسد — چوں پیامت ز دلستان برسد

تا نه از خود رهی جدا گردی — تا نه قربان آشنا گردی

تا نیائی ز نفس خود بیروں — تا نه گردی برائے او مجنوں

تا نه خاکت شود بسان غبار — تا نه گردد غبارِ تو خونبار

تا نه خونت چکد برائے کسے — تا نه جانت شود فدائے کسے

چوں دهندت بکوئے جاناں راه — خود کن از راهِ صدق و سوز نگاه

نیست ایں عقل مرکبِ آں راه — هوش کن هوش کن مشو گمراه

اصلِ طاعت بود فنا ز هوا — تو کجا و طریقِ عشق کجا

تو نشسته بکبر از اصرار — کرده ایماں فدائے استکبار

اینچه عقلِ تو ایں چه دانش را — کر کنی همسری بآں یکتا

اینچه استادِ ناقصت آموخت — اینچه قهرِ خدا دو چشمت دوخت

اینچه از فکرِ خود خطا خوردی — اول الدن ددرد آوردی

چوں شود عقلِ ناقصت چو خدا — خاک ادی چساں رسد بسما

آنچه صد سهو صد خطا دارد — علمِ آں پاک از کجا آرد

سهو کن را شنا کنی هیهات — اینچه سهو و خطا کنی هیهات

آنچه لغزد بهر قدم صد بار — چوں ز دریا رساندت بکنار

این لب است سوئے آں مشتاب — مے نماید ز دور چشمہ آب
کشتی تو شکستہ است خراب — باز افتادہ در تنگِ گرداب
نازکم کن بریں چنیں کشتی — کم خرام اے دنی بدیں زشتی
نرسی تا یقیں ز راہِ قیاس — ہمہ بر ظن و وہم ہست اساس
گر ز فکر و نظر گداز شوی — ایں نہ ممکن کہ اہلِ راز شوی
گر دو صد جان تو ز تن برود — ایں نہ ممکن کہ شک و ظن برود
ہست داروئے دل کلامِ خدا — کے شوی مست جز بجامِ خدا
ہست بر غیر راہِ آں بستہ — ہمہ ابوابِ آسماں بستہ
تا نہ شد مشعلے ز غیب پدید — از شبِ تارِ جہل کس نرہید
باید اینجا ز کبرہا دوری — تو بعقل و قیاس مغروری
اینچہ غفلت کہ خویشتن بیں کیشی — وز خدا ہیچگہ نیندیشی
رو طلب کن وصالِ یار ز یار — تکیہ بر زورِ خود مکن زنہار
تا نہ گردد نگوں سرت بہ نیاز — پردہ از نقشِ تو نہ گردد باز
تا نہ ریزد ترا ہمہ پر و بال — اندریں جا پریدن ست محال
ناتوانی ست قوتِ اینجا — اینچنیں قوتے بیار و بیا

پردہ نیست بر رخ دلدار — تو ز خود پردۂ خودی بردار
ہر کرا دولت ازل شد یار — کار او شد تذلل اندر کار
آں درآمد بہ حضرت بیچوں — کہ شد از تنگنائے کبر بروں
حق شناسی ز خودروی ناید — خودروی خودروی بیفزاید
از خودی حال خود خراب مکن — شب پری کار آفتاب مکن
تا بشر پُر بود باستکبار — اندرونش تہی بود از یار
چوں رسد عجز کس بحد تمام — شورش عشق را رسد ہنگام
اے کہ چشمت ز کبر پوشیدہ — چہ کنم تا کشایدت دیدہ
گر ترا در دل ست عشق طلب — خودستایی مکن ز ترک ادب
راز راہ خدا بجو ز خدا — تو ئے چوں خدا بجائے خود آ
بندگانیم بندہ را باید — کہ کند ہرچہ خواجہ فرماید
منصب بندہ نیست خودرائی — خود نشستن بکار فرمائی
ہر کہ بر وفق حکم مشغول ست — بر سر اجرت است و مقبول است
وآنکہ بے حکم خود ترا شد کار — مزد واجب نمے شود زنہار
ما ضعیفیم و افتادہ بخاک — خود چہ دانیم راز حضرت پاک

ما همه هیچیم اوست کامل ذات | علم ما چوں شود چو او هیهات

ذات بیچوں که نام اوست خدا | کے خیال خرد رسد آنجا

آنکه او آمدست از بر یار | او رساند ز دوستاں اسرار

آنچه مافی الضمیر تست نہاں | کے چو تو داندش دگر انساں

پس تو مافی الضمیر آں دادار | مثل او چوں بدانی اے غدار

آنکه چشم آفرید نور دهد | آنکه دل داد او سرور دهد

چشم ظاهر به بیں که چوں ز کرم | خالقش داد نیر اعظم

از برائے مصالح دوراں | گاه پیدا نمود و گاه نہاں

اینچنیں است حال چشم دروں | آفتابش کلام آں بیچوں

ہوش دار اے بشر که عقل بشر | دارد اندر نظر ہزار خطر

سرکشیدن طریق شیطانی است | برخلاف سرشت انسانی ست

تا نه فضلش ره تو بکشاید | صد فضولی بکن چه کار آید

در سرائر چه جائے استنباط | شترے چوں خزد بسم خیاط

تو نه با خبر از اں کوئے | تو نه دانی جمال آں روئے

خبرے زو بمردماں چه دہی | ماہ نادیده را نشاں چه دہی

سخن یار و سینهٔ افسرده — جامهٔ زنده است بر مرده

گر بری ریگ را بزرگ و بلند — جنبش باد خواهدش افگند

هست ما را یکی که هر فیضاں — میشود زاں محافظ تن و جاں

آں خدائے که آفرید جهاں — هست هر آفریده را نگراں

هرچه باید برائے مخلوقات — از لباس و خوراک و راهِ نجات

خود مهیا کند بهبنت وجود — که کریم ست وتما درست و ودود

چشمِ خود کن بکشت صحرا باز — خوشه با خوشه ایستاده بناز

همه از بهر ماست تا بخوریم — درد و رنج گرسنگی نه بریم

آنکه از بهر چند روزه حیات — ایں قدر کرده هست تائیدات

چوں نکردے برائے دار بقا — نظرے کن بعقل و شرم و حیا

سنگ افتد بر اینچنیں فرهنگ — که ز صدق ست دور صد فرسنگ

گر کنی سوئے نفسِ خویش خطاب — کز جهانت گذر شود بجناب

خود ندائے بیابدت ز دروں — که ز تائید حضرتِ بیچوں

ناید اندر قیاس و فهم کسے — که شود کار پیل از مگسے

پس چه ممکن که ذرهٔ امکاں — خود کند کارِ حق بزور و تواں

شان داور پاک را بشناس | وز چنیں کسر شان او بهراس
خویشتن را شریک او سازی | پیش او دم زنی با نبازی
اینچه عقل است اے بتر ز دواب | اینچه بر فہم تو فتاد حجاب
گر کسے گویدت باستحقار | که درین شهر چوں تو هست هزار
نیستی از کسے به عقل فزوں | با تو هم پایه اند مردم دوں
مشتعل میشوی بکین خیزی | در دل آری که خون او ریزی
آنچه بر خود روا نمے داری | چوں پسندی بحضرت باری
چوں پسندی که کارساز امور | اینچنیں هست وز سخن معذور
چوں پسندی که واجب پر نور | بخل ورزید یا شدست قصور
چوں پسندی که حضرت غیور | هست عاجز چو مردگان قبور
سهو تعظیم هست مذهب و دیں | تف برآں دیں که میکند توہیں
آنکه او خلق را زباں ها داد | خاک را طاقت بیانها داد
چوں بود گنگ و بیزبان هیهات | شرمت آید زپاک کامل ذات
جامع هر کمال و عز و جلال | چوں بود ناقص اے اسیر ضلال
همه اوصاف او چو گشت عیاں | چوں بماند تکلمش پنهاں

دیده آخر برائے آں باشد | که بدو مرد راه داں باشد
ور چه انجشم بست دایں دیده | که بدو آفتاب پوشیده
گر بدل باشدت خیال خدا | انچنیں تا بود از تو استغنا
از دل و جاں طریق او جوئی | وز سر صدق تشنهٔ او پوئی
هرکرا دل بود بدلدارے | خبرش میرسد از خبردارے
گر نباشد لقائے محبوبے | چو بود از شنود یار مکتوبے
بے دلارام نایدش آرام | گه برویش نظر گهے بکلام
آنکه داری بدل محبت او | نایدت صبر جز بصحبت او
فرقت او گر اتفاق افتد | در تن و جاں تو فراق افتد
دلت از هجر او کباب شود | چشمت از تشنگی پرآب شود
بار چوں آں جمال و آں روئے | شد نصیب دو چشم در کوئے
دست در دامنش زنی بجنوں | که تا دیدنت دلم شد خوں
ایں محبت بذرهٔ امکاں | وز دل افگندهٔ خدائے یگاں
لاؤبالی فتادهٔ زاں یار | فارغی زاں جمال و زاں گفتار
مردگاں را همے کشی بکنار | وز دلآرام زندهٔ بیزار

کس شنیدی کہ قانع از یار است — عشق و صبر این دو کار دشوار است

آنکہ در قعر دل فرود آید — دیدہ از دیدنش نیاساید

تو دل خود بدیگراں دادہ — یکسر از یار فارغ افتادہ

این بود حال و طور عاشق زار — این بود قدر دلبر اے مردار

عاشقاں را بود ز صدق آثار — اے سیہ دل ترا بعشق چہ کار

تا ز تو ہستی ات بدر نرود — تخم شرک از دل تو بر نرود

پائے سعیت بلند تر نرود — تا ترا دود دل بسر نرود

یار پیدا شود دراں ہنگام — کہ تو گردی نہاں ز خود تمام

تا نہ سوزی ز سوز و غم نرہی — تا نہ میری ز موت ہم نرہی

چیست آں ہرزہ جان و تن کہ نسوخت — آتش اندر دلے بزن کہ نسوخت

کلبۂ جسم خود بکن برباد — چوں نمیگردد از خدا آباد

پائے خود را جدا کن از تن خویش — چوں نگیرد رہے صداقت پیش

ہیچ چیزے چو ذات بیچون نیست — جگرے خوں شود کز و خوں نیست

گنج ہائے جہاں فدائے نگار — بہ ز صد گنج خاک پائے نگار

ہر چہ از دست او رسد آں بہ — خار او از ہزار بستاں بہ

دولت از بهر او ز عزت به — قلت از بهر او ز کثرت به

مردن از بهر او حیات مدام — صد لذائذ فدائے آں آلام

اینکه در کوے دوستاں گذری — باوفا باش ور ز جاں گذری

صادقاں نے که طالب یار اند — جاں فشاناں ز بهر دلدار اند

گر بیابند راهِ آں دلبر — از غمش جاں کنند زیر و زبر

از دلآرام رنگ میدارند — ور ز رهِ نام و ننگ میدارند

لذت خود بدرد مے بینند — حسن در روئے زردی بینند

تو که چوں خر بگلِ فرو مانی — همتِ آں بلاں چه میدانی

سهل باشد حکایت از غم و درد — داند آں کس که رو به غمها کرد

آفرینِ خدا بر آں جانے — که ز خود شد برائے جانانے

منزلِ یارِ خویش کرد بدل — ور هوا ها رسید صد منزل

از خودی در شد و خدا را یافت — گم شد و دست رهنما را یافت

تو چه یابی که غافلی زیں راه — وز جلالِ خدا نهٔ آگاه

همه کارت بعقل خام افتاد — همه سعی تو ناتمام افتاد

همچو طوطی همیں سخن یاد است — که بشر عاقل است و آزاد است

ایکہ دیوانۂ پئے احوال — وہ کہ درکار دیں چنیں اہمال

رو سے دل را بجانب دیں کن — فکر آخر خسیم سختیں کن

حصر تو بر قیاس در ہمہ حال — ہست بر حق تو یک استدلال

تا نہ فرماں رسد باعلامے — چوں شود کس مطیع فرمانے

تا نہ حکمے شود ظہور پذیر — چوں توانی شدن مطیع امیر

تا نہ گردد کسے ز حق مامور — کفر و ایماں چساں کنند ظہور

تا نیابد اشارۂ زنگار — چہ بر آید ز دست عاشق زار

فرق در سرکش و مطیع خدا — جز بہ حکمش چساں شود پیدا

شرط تحصیل حکم چوں حکم است — پس وجودش بجستن تا درست

ورنہ ایں دعوئے غلط بگذار — کہ روم زیر حکم آں دادار

خود تراشیدن از خودی فرماں — آں نہ حکم خداست اے ناداں

نہ بعرف است و نے بعقل روا — کہ شود ظن خویش حکم خدا

حکم او آں بود کہ او فرمود — پس چہ فرمود خود نگہ کن زود

کہ ازیں شد ثبوت وحی خدا — شد ضرورت مسلمش زیں جا

گر دہندت بصیرت دینی — در گمانہا ہلاک خود بینی

پس دیوار چوں نمیدانی ‏ — چوں بدانی غیوب ربانی

در شگفتم که با چنیں نقصاں ‏ — از چه بر عقل میشوی نازاں

اینچه عقل است و اینچه معرفت است ‏ — اینچه قهر خدا دو چشمت بست

اینچه هانت چو عید خوشش افتاد ‏ — واں وعید خدا نداری یاد

بشنو از وحی حق چه گوید راز ‏ — از جناب وحید و بے انباز

کاں خردها که در دل عقلاست ‏ — همه یک ذرهٔ ز آتش ماست

آں کلام خدا نه بر فلک است ‏ — تا بگوئی که هست دور از دست

یا بگوئی که کار هست محال ‏ — بر فلک رفتنم کدام مجال

نے بزیر زمیں کلام خدا ‏ — تا بگوئی که چوں خزم آنجا

چوں ز قعر زمیں بروں آرم ‏ — خود چنیں طاقتے نمیدارم

قطع عذر تو کرد داور پاک ‏ — نور عرش آمدست بر سر خاک

گر ترا رحم آں یگاں بکشد ‏ — دولتت سوئے او عیاں بکشد

الله الله چه ریخت از انوار ‏ — هست رشح دگر دراں گفتار

جهل گردد ز دیدنش یکسو ‏ — رو دهد صد کشایشے زاں رو

نور بار آورد تلاوت او ‏ — عالمے زیر بار منت او

چشم بد دور انچه هست جمال — هست یک چشمهٔ ز آب زلال
تا جهان رسم دلبری بنهاد — کس چو او دلبری ندارد یاد
آن شعاعے کز و شد است عیان — کس ندیده ز مهر و مه بجهان
چند بر عقلِ خام ناز کنی — چه کنم تا تو دیده باز کنی
نقص خود بنگر و کمالِ خدا — ذلتِ خویشتن جلالِ خدا
از رهِ عقل راهِ ربِ مجید — کس ندید است و کس نخواهد دید
اندر آن جا که سوختن باید — چون رہے از قیاس بکشاید
تا نشد وحی حق مدد فرما — تا نیاورد بو نسیم صبا
عقل را زان چمن نه بود خبر — طائر فکر بود سوختہ پر
آن صبا نکہتے ز یار آورد — تا خرد نیز رو بکار آورد
بارہا آب خود نگار آورد — تا تخیل قیاس بار آورد
وقتِ عیش است و موسمِ شادی — تو چه در سوگ و ماتم افتادی
تند بادے بخواہ از دادار — تا خس و خار تو برد یک بار
در خور د مه شکے نگیرد راه — تو ز دلدار خویش دیده بخواه
گر رہی تا دمیکه سر تابی — چون بجوئی ز صدق دل یابی

نیستی طالبِ حقیقت راز / پس ہمیں مشکل است اے ناساز

بر وجودش ز صنعت استدلال / ایں مجاز است نے چہ اصل وصال

وصلش از آلۂ مجازی نیست / باز کن دیدہ جائے بازی نیست

گر بر آتش وصد جگر سوزی / نیست از قیاس پیروزی

خبرے نیست ز جانانہ / مے زنی ہرزہ گام کورانہ

آں یقینے کہ بخشدت داور / چوں قیاسِ خودت شد بکنار

آں یکے از دہانِ دلدارے / نکتہ ہائے شنید و اسرارے

واں دگر از خیالِ خود بگماں / پس کجا باشد ایں دو کس یکساں

ایکہ مغرور راہِ مظنونی / تو نہ عاقل کہ سخت مجنونی

آنخدا را کہ ز دست منت ہا / بشری زیرِ منتِ جہلا

ایں خطائے عجیب در دلِ تست / کہ چنیں است زار و ماندہ و سست

تا نہ از عاقلاں مدد ہا یافت / نتوانست سوئے خلق شتافت

کے پسند و خرد کہ آں اکبر / شہرتے یافت از طفیلِ بشر

شب تار است و تشنۂ ہمہ داں / چوں بخوابی بہ غفلت اے ناداں

خیز و بر حالِ خود نگاہ بکن / خطرِ راہ بہ بیں و آہ بکن

خیزد از نفس خود بریں نشاں — کہ چہ خواہد مراتب عرفاں
مے طپید از برائے رفع حجاب — یا قیاسش بس است در ہر باب
افلا تنصرون گفت خدا — خیزد در نفس چو نقطش ہا
تو اسیری بصد ہزار خطا — ہر خطائے بتر ز اژدرہا
عجب ایں کوری است و بے بصری — کہ ازیں کار خام بے خبری
سخن راست است نے ز خطاست — تو نہ فہمی سخن خطا اینجاست
سر سربستہ و ورائے ورا — کہ کشاید بدون وحی خدا
راز ذات نہاں کہ گوید باز — جز خدا اینکہ ہست محرم راز
مست خاکے فتادہ است براہ — تند بادے بجوید از درگاہ
تو نہ فہمی ہنوز ایں سخنم — در دلت چوں فرو شوم چہ کنم
اے دریغا کہ دل ز درد گداخت — درد ما را مخاطبے نشناخت
اے خور روئے یار زود برآ — کہ دل آزرد از شب یلدا
یک نگاہے بس است در دیں ہا — کاش دیدے کسے ز خوف خدا
آشکار است کفر و ایماں ہم — گفتمت آشکار و پنہاں ہم
ترک خوف خدا و بد عملی — ایں دو چیز اند تخم تیرہ دلی

ورنہ روئے نگار نیست نہاں ہر حجابے ز تست اے بیجاں

از رگِ جاں قریب تر یار است ہرزہ از تو درانہی کارست

ہر کہ برخواست از خودی یکبار خود نشیند بکار او دادار

حي و قیوم و قادر ست نگار تو مپندار مردہ اے مردار

میل رفتن گر ست جانبِ یار جانبِ صدق را عزیز بدار

گر شکے ہست خیز و تجربہ کن تا شکایت برآورم از بن

گر خرد پاک از خطا بودے ہر خردمند با خدا بودے

کس نہ ہست از ذہول سہو و خطا جز خداوند عالم الاشیا

نظرے کن ز روئے استقرا گر کسے رستہ است باز نما

ورنہ باز آ ز شورش و انکار جیفۂ کذب را مخور زنہار

آخرت با خدا فتد سرِ کار خود نگہ کن ترس زاں دادار

در خرابات اوفتاد دلے خود بخود چوں بروں شود ز گلے

رو بہ باطل نہادۂ باز آ دل بہ بیدردے دادۂ باز آ

در مزابل فتادۂ باز آ ایں کجا ایستادۂ باز آ

آخر اے لاف زن ز عقل و خرد ہوش کن پا منہ بروں از حد

دم زدن در خیالهاے محال — هست شوریده مشرب و ضلال

هر که رخت افگند به ویرانه — مینماید بتر ز دیوانه

چوں چنیں سر زنی ز راهِ صواب — چه نه دانی که آخرست حساب

پاے تو لنگ منزلِ تو دراز — ترسمت چوں سعی ازیں تک و تاز

خود چنیں است فطرتِ انساں — که چه بیند که مشکل است گراں

اول از زند رو بطاقتِ خویش — میکند سعی و جهد بیش از بیش

تا مگر کار بستہ بکشاید — زیر بارِ سپاس کس ناید

چوں به بیند که کار رفت از دست — رسن اختیار رفت از دست

رو نهد سوے کوچهٔ یاراں — مددے جوید از مددگاراں

ز در دوست برادراں جوید — نزدِ هر کارداں همے پوید

چوں بماند ز هر طرف ناچار — نالد آخر بدرگهِ دادار

نعره ها مے زند بحضرت پاک — وز تضرع جبیں نهد بر خاک

در بخود بندد و بگرید زار — کاے کشاینده رهِ دشوار

گنه من ببخش و پرده بپوش — تا نه دشمن زند بشادی جوش

چوں چنیں فطرتِ بشر افتاد — زاں سه گونه صفت که کردم یاد

آں حکیمش ز لطفِ بے پایاں — حسب فطرت بداد ہم ساماں

از پئے جہد خویش عقلش داد — راہِ فکر و قیاس و خوض کشاد

وز پئے کار باہمیں امداد — رحم در قلب یک دگر بنہاد

از شعوب و قبائل و اقوام — کرد کار نظام و ربط تمام

وز پئے حاجت فیوضِ خدا — کرد الہام را ز رحم عطا

تا رسد کار آدمی بہ کمال — تا میسر شود ہمہ آمال

تا بحدِ یقیں رسد تعلیم — تا دو گونہ شود رہِ تفہیم

زاں دو گونہ مناہجِ تلقین — مے کشاید رہِ حصولِ یقیں

ہر طبیعت بحسبِ فہم و خیال — مے برآید بداں ز چاہِ ضلال

غرض آں میل فطرتے کہ خدا — کرد در فطرتِ بشر پیدا

آں ہمی خواستست وحیِ ربانی — نظرے کن بغور تا دانی

فطرتت چوں فتادہ ست چناں — چوں کشی سر ز فطرت اے ناداں

اقتضائے طبیعتِ انساں — کہ نہاد ست ایزدِ منان

گہ بشر را کشد بسوئے قیاس — تا نہد کار را بہ عقل اساس

گاہ دیگر کشد بہ منقولات — تا بیارامد از بیانِ ثقات

زانکه آرام قلب و اطمینان — جز باخبارِ صادقاں نتواں

نیز چوں واجب است در تعلیم — که بقدرِ خرد بود تفهیم

لاجرم ره کشاده اند دوتا — تا رسد هر طبیعتے بخدا

تا ذکی و غبی و اشرف و دوں — ره بیابند سوئے آں بیچوں

دیگر این است نیز هم برهاں — برضروراتِ وحی آں رحماں

که چنیں شهرتِ خدائے یگاں — هرگز از جهدِ عقلہا نتواں

گر نگفتے خدا انا الموجود — چوں فتادے جہان پرش بسجود

ایں همه شورِ هستی آں یار — که ازو عالم است عاشق زار

خود بینداخت آں خدائے جہاں — نہ بشر کرد بر سرش احساں

اے دریغ ایں چہ آدمی زادند — کز خدا در خودی بیفتادند

عقل چوں شد چو فیضِ وحی نبود — دیدہ را از آفتاب هست وجود

او اگر نور خود نہ بخشیدے — چشم را خود بخود چساں دیدے

بلبل از فیضِ گل سخن آموخت — منکر از وے ہماں کہ چشم بدوخت

همه عالم گواہِ آلایش — ابله منکر ز وحی و القایش

مهرِ پاکاں بجانِ خود بنشاں — تا شوی جانِ من هم از پاکاں

این شنو و جمله خلق میدارند	ناز کم کن که چو تو بسیار اند
چاره ها بغیر یار کجا	ما کجائیم و عقل زار کجا
زهر فرقت چشتی و ناکامی	باز منکر ز وحی و الهامی
جان تو بر لب از نخوردن آب	باز از آب زندگی رو تاب
کور هستی و کیں ندیده دران	وه چه داری شقاوت و خسران
دارو ے درد دل ز فطنت هاست	آن بدار الشفاے وحی خداست
نشود عین زر تصور زر	زر همان است کو فتد بنظر
نیست بر شغل منت الهام	که از و پخت هر تصور خام
آن گمان برد و این نمود فراز	آن نهان گفت این کشود آن راز
آن [illegible] ریخت این بکف بسپرد	آن طمع داد و این بجا آورد
آنکه بشکست هر سبب دل ما	هست وحی خداے بیهمتا
آن که ما را سخن نگار نمود	هست الهام آنخداے ودود
آنکه داد از یقین دل جاے	هست گفتار آن دلآراے
وصل دلدار و مستی از جامش	همه حاصل شده ز الهامش
همه آن پاره اصل هر کا نیست	وانکه زین اصل غافل آن خانیست

بے عطیات ما ہمہ بے زاد | بے عنایات ما ہمہ برباد

منه

الا اے کمر بستہ بر افترا | مکش خویشتن را بہ ترک حیا

بہ تاصحان حق کنیدات تا کجا | گہے شہرت آید ز گیہان خدا

چو چیزے بود روشن اندر بہی | برد ہر چہ بندی بود ابلہی

چو بر نیک گوہر گمان بدبری | بدانند مردم کہ بدگوہری

چو گوئی دُر پاک را پُر غبار | غبار دو چشمت شود آشکار

سخنہائے پُر خبث و بیمغز و خام | بود بر خبثیاں نشانے تمام

نداند گفتن سخن جز دروغ | بر حق ندارد دروغے فروغ

نیارید یاد از حق بے چگوں | پسند او فتادست دنیاے دوں

بہ دنیا کسے دل بہ بندد چرا | کہ ناگاہ باید شدن زیں سرا

سر انجام این خانہ رنج ست و درد | بہ بخشش نیاید مرداں مرد

بدیں گل میالائے دل چوں خسے | کہ عہد بقایش نماند بسے

زمان مکافات آید فراز | تو بر عیش دنیا بدیں ساں مناز

فریبے مخور از زر و سیم و مال | کہ ہر مال را آید آخر زوال

نه آورده ایم و نه با خود بریم / تهی آمدیم و تهی بگذریم

الا تا نه تابی سر از روئے دوست / جهانے نیرزد بیک موئے دوست

خدائیکه جان بر رهِ او فدا / نیابی رهش جز پے مصطفیٰ

ابوالقاسم آن آفتاب جهان / که روشن شد از روئے وین زمان

مبشر کسے بُدے از ملک نیکتر / نبودے اگر چون محمدؐ بشر

نباید ترا شرم از کردگار / که اہل خرد باشی و با وقار

پس آنگه شوی منکرِ آن رسولؐ / که یابد ازو نور چشم عقول

تو خود ز غفلت رسیده نه / ز طور بشر پا کشیده نه

نباید ز تو کار رب العباد / مکن داوری ها ز جهل و عناد

مدان ناقص و الکمش چون جماد / کمال خدا را میفگن ز یاد

تو خود ناقصی و دنی الصفات / منه تهمتِ نقص بر پاک ذات

خیالات بیهوده کردت تباه / خود از پائے خود اوفتادی بچاه

خیالت شبے هست تاریک و تار / فزوده بر آن شب ز کین صد غبار

نه دل را چو دزدان بشب شاد کن / بترس و ز روزِ سزا یاد کن

اگر در هوا همچو مرغان پری / وگر بر سرِ آب ها بگذری

وگر ز آتش آئی سلامت بروں … وگر خاک را زر کنی از فسوں

نیاری که حق را کنی زیر و پست … نگشت شاد از خاکی چو مجنون بدست

خدا هر کرا کرد مهرِ منیر … نه گردد ز دستِ تو خاکی حقیر

دلِ خود بهر ذره مسوز ای دنی … نه کاهد ز مکرِ تو افزودنی

بهار است و بادِ صبا در چمن … کنند نازها با گل و یاسمن

ز نسرین و گلهاے فصلِ بہار … نسیم صبا مے وزد عطر بار

تو اے ابله افتاده اندر خزاں … همه برگ افشانده چوں مفلساں

بہ قرآں چرا بر سر کیں دوی … نه دیدی ز قرآں مگر نیکوی

اگر نامدے در جہاں ایں کلام … نه ماندے به دنیا ز توحید نام

جہاں بود افتادہ تاریک و تار … ازو شد منور رخ ہر دیار

بہ توحید راہے ازو شد عیاں … ترا ہم خبر شد کہ ہست آں یگاں

وگرنہ بہ ہیں حالِ آبائے خویش … بہ انصاف بنگر دراں دین و کیش

بود آں عمر و مایه بدگوہرے … که از منعمِ خود بتابد سرے

ز اندازهٔ خویش برتر مپر … پزشکی مکن چوں ندانی ہنر

یقیں داں که ایں کار یزدانی است … نه از دخل و تدبیر انسانی است

شد این دین بفضلِ خدا ارجمند ‖ نه کارِ فریب است و سالوس و بند

درخشند درو نور چون آفتاب ‖ تو کوری نمی بینی اش زین حجاب

به ناپاکئ دل مشو بدگمان ‖ وگر حجتے هست بنما عیان

بشوقِ دل آویختن را بساز ‖ پس آنگه ببین قدرتِ کارساز

گزین کن ز قومت یکے انجمن ‖ که با یک تن از ما کنند یک سخن

بما هست فضلِ خداوند پاک ‖ ز باطل پرستان نداریم باک

بجوش است فیضِ احد در دلم ‖ که تا بند بر طالبے بگسلم

خدا را در لطف ها هست باز ‖ نسیمِ عنایات در اهتزاز

کسے کو بتابد سر از عدل و داد ‖ کجا دم زند پیش صدق و سداد

کلامِ خدا هر دم از عز و جاه ‖ کند روے ناشرمسارش سیاه

چنان را سے شخصے بگردد بلند ‖ که طغیان نفسش بگردن فگند

دلِ پاک و جولانِ فکر و نظر ‖ دو جوهر بود لازم یک دگر

چو صوفِ صفا در دل آمیختند ‖ مداد از سوادِ عیون ریختند

خدا آفریدت ز یک مشت خاک ‖ خورت داد و نان تا نگردی هلاک

بهر حاجتت کرد حاجت روا ‖ کشود از ترحم دو دست عطا

چہ پاداش جوشش چنیں میدہی
کہ در علم خود را نظیرش نہی

چہ خود را برابر کنی با خدا
تفو بر چنیں عقل و ادراک و رائے

خدا چوں کسے را بہ پستی فگند
بکوشش نیاریم گردن بلند

بکوشیم و انجام کار آں بود
کہ آں خواہش و رائے یزداں بود

براہین احمدیہ	ضرورت الہام	صفحہ ۱۵٦

اے در انکار ماندہ از الہام
کردہ عقل تو عقل را بدنام

از خدا رو بخویش آوردی
ایں چہ آئین و کیش آوردی

تا نہ کس سر ز خویشتن تابد
راز توحید را چہ ساں یابد

تا نہ بر فرق نفس پا بزنی
کے بہ پاک و پلید فرق کنی

ہر کہ شد تابع کلام خدا
رست از اتباع حرص و ہوا

از خود و نفس خود خلاص شدہ
مہبط فیض نور خاص شدہ

برتر از رنگ ایں جہاں گشتہ
آنچہ ناید بوہم آں گشتہ

ما اسیران نفس امّارہ
بے خدائیم سخت ناکارہ

تا میاں بست وحی حق برشاد
اے بسا عقدہائے ما کہ کشاد

نشود از تو کار ربانی — آسیاے تہی چہ گردانی

تو و علم تو ما و علم خدا — فرق بین از کجاست تا بکجا

آں یکے را نگار خویش ببر — دیگرے چشم انتظار بہ در

آں یکے ہمنشیں بماہ روئے — دیگرے ہرزہ گرد در کوئے

آں یکے کام یافتہ بہ تمام — دیگرے سوختہ بفکرت کام

عارت آید ز عالم اسرار — خود ز خود دم زنی زہے پندار

ہمہ کار تو ناتمام افتاد — وہ چہ کارت بعقل خام افتاد

منہ

حاجت نورے بود ہر چشم را — اینچنیں افتاد قانون خدا

چشم بینا بے خور تاباں کہ دید — کے چنیں چشمے خداوند آفرید

چوں تو خود قانون قدرت بشکنی — پس چرا بر دیگراں سر مے زنی

آنکہ در ہر کار شد حاجت روا — چوں روا داری کہ نبود رہنما

آنکہ اسپ و گاؤ خر را آفرید — تا رہد پشت تو از بار شدید

چوں ترا حیراں گذارد در معاد — اے عجب تو عاقل و ایں اعتقاد

چوں دو چشمت دادہ اے بیخبر — پس چرا پوشی یکے وقت نظر

آنکہ زد سر قدرتے گشتہ عیاں — قدرت گفتار چوں ماندے نہاں

آنکہ شد سر وصف ماکش جلوہ گر — پس چرا ایں وصف ماندے مستتر

ہر کہ او غافل بود از یاد دوست — چارہ ساز غفلتش پیغام اوست

تو عجب داری ز پیغام خدا — ایں چہ عقل و فکر تست اے خود نما

لطف او چوں خاکیاں را عشق داد — عاشقاں را چوں بیفگندے زیاد

عشق چوں بخشید از لطف اتم — چوں نہ بخشیدے دوائے آں الم

خود چو کرد از عشق خود دلہا کباب — چوں نہ کردے از سر رحمت خطاب

دل نیارامد بجز گفتار یار — گرچہ پیش دیدہا باشد نگار

پس چو خود دلبر بود اندر حجاب — کے تواں کردن صبوری از خطاب

لیک آں داند کہ او دل دادہ است — در طریق عاشقی افتادہ است

حسن را با عاشقاں باشد سرے — بے نظر دسکے بود خوش منظرے

عاشق آں باشد کہ او گم از خود است — در طریق عشق خود بینی بد است

لیکن استیصال ایں کبر و خودی — نیست ممکن جز بہ وحی ایزدی

ہر کہ ذوق یار جانی یافت است — آں ز وحی آسمانی یافت است

عشق از الہام آمد در جہاں — درد از الہام شد آتش فشاں

شوق و انس و الفت و مهر و وفا
جمله از الهام میدارد ضیا

هر که حق را یافت از الهام یافت
هرز مے کو تافت از الهام تافت

تو ز اهل محبت زین سبب
از کلام یار میداری عجب

عشق مے خواهد کلام یار را
رو بپرس از عاشق این اسرار را

این مگو کز درگهش دوریم ما
ربط او با مشت خاک ما کجا

داند آن مردیکه روشن جان بود
کین طلب در فطرت انسان بود

دل نمے گیرد تسلی جز خدا
اینچنین افتاد فطرت ز ابتدا

دل ندارد صبر از قول نگار
کاشتند این تخم از آغاز کار

آنکه انسان را چنین فطرت بداد
چون کمال فطرتش داد ے مباد

کار حق کے از بشر گردد ادا
کے شود از کرمکے کار خدا

ما همه جهلیم او دانا ے راز
ما همه کوریم او را دیده باز

با خدا هم دعوے فرزانگی
سخت جهل است و رگ دیوانگی

تافتن رو از خور تابان که من
خود برارم روشنی از خویشتن

عالمے را کور کرد است این خیال
سرنگون افگند در چاه ضلال

ناز بر فطنت مکن گر فطنتے است
در ره تو این خردمندی بتست

عقل کاں با کبر میدارند خلق — هست حمق و عقل پندارند خلق

کبر شہر عقل را ویراں کند — عاقلاں را گمرہ و ناداں کند

آنکہ افزاید غرور و معجبی — چوں رساند تا خدایت اے غوی

خودروی در شرک اندازد ترا — توبہ کن از خودروی اے خودنما

ہست مشرک از سعادت دور تر — وز فیوض سرمدی مہجور تر

از خدا باشد خدا را یافتن — نے بمکر و حیلہ و تدبیر و فن

تا نیائی پیش حق چوں طفل خرد — ہست جام تو سراسر پر ز درد

شرط فیض حق بود عجز و نیاز — کس ندیدہ آب بر جائے فراز

حق نیازے جوید آنجا ناز نیست — از پر خود تا درش پرواز نیست

عاجزاں را پُر در و ذات اجل — سرکشاں محروم و مردود ازل

چوں نیائی زیر تاب آفتاب — کے فتد بر تو شعاعے در حجاب

آب شور اندر کفت ہست اے عزیز — نازہا کم کن اگر داری تمیز

آب جاں بخشی ز جاناں آیدت — زو طلب مے کن اگر جاں بایدت

ہست آں آب بقا بس ناپدید — کس بجز مصباح حق راہش ندید

آں خیالاتے کہ بینی از خرد — پرتو آں ہم ز وحی حق رسد

لیک چشم دیدنت چوں باز نیست
زیں دل تو محرم ایں راز نیست

سرکشی از حق کہ من دانا دلم
حاجت خویشش ندارم عاقلم

لغزشِ تو حاجتے پیدا کند
در دمے عقل ترا رسوا کند

عقل تو گورے مجصص از بروں
واندرونش چیست یک لاشۂ زبوں

منتہائے عقل تعلیم خداست
سر صداقت را ظہور از انبیاست

ہر کہ علمے یافت از تعلیم یافت
تافت آں روئے کز روئے شاں تافت

با زبانِ حال گوید روزگار
اے قصیر العمر گیر آموزگار

طبع زادِ ناقصاں ہم ناقص است
گر ترا گوشے بود حرفے بس است

حق منزہ از خطا تو پر خطا
داوریہا کم کن و بر حق بیا

عقلِ تو مغلوب حبِ حرص و ہواست
تکیہ بر مغلوب کار اشقیاست

از کسی ناکس بیاموزی فنوں
عار داری زاں حکیم بے چگوں

از تکبر راہِ حق بگذاشتی
ایں چہ کردی ایں چہ تخمے کاشتی

اے ستمگر ایں ہمہ مولائے ماست
کز عطیاتش ہمہ ارض و سماست

ابر و باران و مہ و مہر آفرید
کرد تابستان و سرما را پدید

تا بفضل او غذاہا خود خوریم
زندہ مانیم و تن خود پروریم

آنکه بر حق کرد این لطف اتم — کے کند محروم جان از کرم

وحی فرقان است جذب ایزدی — تا رهند از خودی و بیخودی

هست قرآن دافع شرک نهان — تا مراد اسم از و یابی نشان

تا رهی از کبر و خودبینی و ناز — تا شوی ممنون فضل کارساز

دور شو از کبر تا رحمت آیدش — بندگی کن بندگی می بایدش

زندگی در مردن و عجز و بکاست — هر که افتاد است و آخر نجاست

هست جام نیستی آب حیات — هر که نوشید است او رست از ممات

عاقل آن باشد که جوید یار را — در تذلل ها بر آرد کارها

ابلهی بهتر از آن عقل و خرد — کت بچاه کبر و نخوت افگند

طالب حق باش بیرون از خود آ — خود روی ها ترک کن بهر خدا

مستی اهم ایمان است و دین — وهم بندد این ره حب رب العالمین

تو کجا و آن صفات دو ملک کجا — توبه کن این ابلهی تا کم نما

یک دمے گر ریخ فیضش کم شود — این همه خلق و جهان برهم شود

هستی ما فیض هستان ذو المنن — در نگه فیضش بیرون از آن

عابد آن باشد که پیشش فانی است — تا رفت آن کو بخویش تا فانی نه است

خویشتن نیک اندیشیدۂ ‌‌ ‌‌ اے بداک اللہ چہ بد فہمیدۂ

اینچنیں بانا نہ بالا چوں پری ‌‌ ‌‌ یا مگر زاں ذات بیچوں منکری

کاخ دنیا را چہ دید ہستی بنا ‌‌ ‌‌ کت خوش افتاد است این فانی سرا

دل چرا عاقل نبندد اندریں ‌‌ ‌‌ ناگہاں باید شدن بیروں ازیں

از پئے دنیا بریدن از خدا ‌‌ ‌‌ بس ہمیں باشد نشان اشقیا

چوں شود بخشایش حق بر کسے ‌‌ ‌‌ دل نہ ماند بد نیایش بسے

ہوش کن کیں جا بنگہ جائے فناست ‌‌ ‌‌ با خدا میباش چوں آخر خداست

زہر قاتل گر بدست خود خوری ‌‌ ‌‌ من چساں فہمم کہ تو دانشوری

آں گروہے بیں کہ از خود فانی اند ‌‌ ‌‌ جاں فشاں بر گفتۂ ربانی اند

فارغ افتادہ ز نام و عز و جاہ ‌‌ ‌‌ دل ز کف و ز فرق افتادہ کلاہ

دور تر از خود بہ یار آمیختہ ‌‌ ‌‌ آب رو از بہر روئے ریختہ

دیدن شاں میدہد یاد از خدا ‌‌ ‌‌ صدق ورزاں در جناب کبریا

تو ز استکبار سر بر آسماں ‌‌ ‌‌ پا نہادہ بیروں ز راہ بندگاں

تا نہ گردد عجز در نفست عیاں ‌‌ ‌‌ نور حقانی چساں تابد براں

تا نمیرد دانہ اندر زمیں ‌‌ ‌‌ کے ز یک صد شود تو خود بہ بیں

نیست شو تا بر تو فیضانے رسد — جاں بفیضاں تا دگر جانے رسد

تا تو زار و عاجز و مضطر نۂ — لایقِ فیضان آں داور نۂ

چیست ایماں عہد بر پا داشتن — کارِ حق را با خدا بگذاشتن

چوں ز آموزش خرد را یافتی — پس ز تعلیمش چرا سر تافتی

اندرونِ خویش را روشن بداں — آنچہ می باید ترا بد ز آسماں

کور ہست ایں دیدہ کش ایں نور نیست — کور ہست آں سینہ کز شک دور نیست

صادقین و صالحین و اتقیا — جملہ رہ دیدند از وحی خدا

آں کجا عقلے کہ از خود داندش — فہم آں شخصے کہ او خواہد رسش

عقل بے وحیش بسے داری براہ — بت پرستی ہا کنی شام و پگاہ

پیش چشمت گر شدے ایں بت عیاں — از سرشکت نقش شدے جوئے رواں

لیک از بدقسمتی چشمت نماند — بت پرستی آخرت چوں بت نشاند

عقل در اسرارِ حق بس نارساست — آنچہ گر گہ میرسد ہم از خداست

گر خرد پاکیزہ رائے آورد — آں نہ از خود ہم ز جائے آورد

تو بہ عقلِ خویش در کبر شدید — ما فدائے آنکہ او عقل آفرید

در قیاسات ہمی جانت اسیر — جانِ ما قرباں علیمِ آں بصیر

باز نخوت مے کنی بر عقل خویش — ور دلیری ہمرہی دیدہ پیش

نفس خود را پاک کن از ہر فضول — ترک خود کن تا کند رحمت نزول

لیک ترک نفس کے آساں بود — مردن و از خود شدن یکساں بود

ہیچنیں دل کم بود در سینہ — کاں بود پاک از غرور و کینہ

در حقیقت مردم معنی کم اند — گو ہمہ از روئے صورت مردم اند

ہوش کن اے در چہے افتادہ — عقل و دیں از دست خود در دادہ

غیر محو و بے وجودے مجو — کار نور محض از دودے مجو

آنچہ باید جست با عجز و نیاز — تو مجو با کبر و خود بینی و ناز

وہ چہ خوب است ایں اصول ہروی — یادگار مولوی در مثنوی

زیرکی ضد شکست است و نیاز — زیرکی بگذار و با گولی بساز

زانکہ طفل خورد را مادر نہار — دست و پا باشد نہادہ در کنار

براہین احمدیہ صفحہ ۹۸

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیہ — کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را

گر نیفتادے بخصمے کار در جنگ و نبرد — کے شدے جوہر عیاں شمشیر خوں آشام را

روشنی را قدر از تاریکی است و تیرگی — وز جہالت ہاست عز و قدر عقل تام را

حجت صادق ز نقص و قدح روشن تر بود — عذر نا معقول ثابت میکند الزام را

اینچنان است مثل مردارے | چوں سگے ہر طرف ازاں بگرے

خنک آں مرد کو ازیں مردار | رو بتک آرد و بپوشد آنش و دار

چشم بند وز عجیب مردار تو ہم | رسد بسر یار رسد ...

اینہمہ جوش حرص دارد ... | ہست تا ہست حرص تا بیما

چشم دل اندکے چو کردہ باز | مرد گردد بہ آدمی ہمہ آز

اے بسا کس کہ آز کردہ دراز | دید ہیچ کس چرا نیابی باز

دولت عمر و منصب در زوال | تو پریشاں بفکر دولت و مال

خویش و قوم و قبیلہ پُر ز دغا | تو بریدہ برائے شاں ز خدا

اینہمہ را بکشت تنت آہنگ | گہ بصلحت کشند و گاہ بجنگ

خاک بر رشتۂ کہ پیوندت | بگسلاند ز یار دلبندت

ہست آخر بآں خدا کارت | نہ تو یارِ کسے نہ کس یارت

قدمِ خود بنہ بجزفت اتم | تا روی از جہاں بصدقِ قدم

تا خدا ذات محب خود سازد | نظر لطف بر تو اندازد

بادہ نوشی ز عشق وزاں بادہ | مست باشی و بیخود افتادہ

نیست ایں جائیگہ مقامِ مدام | ہوش کن تا نہ بد شود انجام

مہر آں زندہ نورت افزاید | مہر ایں مردگاں چہ کار آید

لقمہ و معدہ و سر و دستار | سر بسر ہست بخشش داوار

حق باری شناس و شرم بدار | پیش ازاں کز جہاں ببندی بار

رو ازو اند چہ رو بگردانی | سگ وفا مے کند تو انسانی

ترس باید ز قادر اکبر | ہر کہ عارف ترست ترساں تر

فاسقاں در سیہ کاری اند | عارفاں در دعا و زاری اند

اے خنک دیدہ کہ گریانش | اے ہمایوں دلے کہ بریانش

اے مبارک کسیکہ طالب اوست | فارغ از عمرو زید با رنجِ دوست

ہر کہ گیرد رہِ خدائے یگاں | آں حصہ ایش بس است در دو جہاں

لاجرم طالبِ رضائے خدا | بگسلد از ہمہ برائے خدا

شیوہ اش عیش و فدا گشتن | بہرِ حق ہم ز جاں جدا گشتن

در رضائے خدا شدن چوں خاک | نیستی و فنا و استہلاک

دل نہادن در آنچہ مرضی یار | صبر زیر مجاریئے اقدار

تو بحق نیز دیگرے خواہی | ایں خیال است اصل گمراہی

گر دہندت بصیرت و مردی | از ہمہ خلق سوئے حق گردی

در حقیقت بس است یار یکے | دل یکے جاں یکے نگار یکے

ہر کہ او عاشق یکے باشد | ترک جاں پیشش اندکے باشد

گوشۂ او باشدش بستاں ہم | روضۂ او باشدش ریحاں ہم

ہر چہ در دلبر بود ہست آں ہم | دیدن دلبرش ہمہ جاں ہم

پا بدو ہمچو پیشش لالہ رستے | ہم نہ ہجراں بسیر گلزارے

ہر کہ دارد یکے دلآرامے | جز بوسش نیاید آرامے

شب بہ بستر تپد ز فرقت یار | ہمہ عالم بخواب و او بیدار

تا سحر بشد بے صبری آتش نابد | ہر دمش سیل عشق می باید

وز دل عاشقاں دو فرسنگ | خوب گردن زرو تند پرسیا

حسن جاناں بگوش خاطر شاں | گفتہ راز یگانگش نتواں

ہیچ جا است سیرت عشاق | صدق ورزاں بانزد خلاق

جاں منور بہ شمع صدق و یقیں | نور حق تافتہ بلوح جبیں

کامیاباں وزیں جہاں ناکام | زیرکاں دور تر پریدہ ز دام

از خود و نفس خود خلاص شدہ | مہبط فیض نور خاص شدہ

در خداوند خویش دل بستہ | باطن از غیر یار بگسستہ

پاک از دخلِ غیر منزلِ دل | یار کرده بجان و دل منزل

دین و دنیا بکارِ او کردند | بر درش اوفتاده چوں گردند

ریزه ریزه شد آبگینهٔ شاں | بوئے دلبر دمد ز سینهٔ شاں

نقشِ هستی بشست جلوهٔ یار | سر زد آخر ز جیبِ دل دلدار

گر بر آرند شعلهاے درد دل | دود خیزد ز تربتِ مجنوں

مے ز سر هوش مے زبا خبرے | در سرِ دستاں بخاک سرے

هر کسے را بجز دسر و کارے | کارِ دل دادگاں بدلدارے

هر کسے را بعزت خود کار | فکر ایشاں همه بعزتِ یار

تو سرِ خویش تافته از دیں | حاصلِ روزگارِ تو همه کیں

در عناد و فساد افتاده | داد و دانش ز دستِ خود داده

سر کشیده بناز و کبر و ریا | وز تدیّن نهاده بیروں پا

چوں خدات نداد نور دروں | عقل و هوشِ تو جمله گشت نگوں

کفر گوئی عبادت انگاری | فسق ورزی ثواب پنداری

صد حجابت بچشمِ خویش فرا | باز گوئی که آفتاب کجا

بیهوده میداری تا به بینی پیش | جان ما سوختی بکوری خویش

تافتی سر ز منعم و منال — این بود شکر نعمت اے نادان؟
دل نہادن درین سرا چہ دول — عاقبت میکند ز دیں بیدل
ترک کوے حق از وفا دور است — دل بغیرے مدہ کہ غیور است
دانی دبار سرکشی از وے — این چہ بر خود ستم کنی ہے ہے
ہر چہ غیر خدا بخاطر تست — آن بت تست اے بایمان سست
پر حذر باش زین بتان نہاں — دامن دل ز دست شان برہاں
چیست قدر کسیکہ شرکش کار — چوں ازان زاینہ ہزارش بار
صدق مے ورز و صدق پیشہ بگیر — جانب صدق را ہمیشہ بگیر
دیدۂ تو بصدق بکشاید — یار رفتہ بصدق باز آید
صادق آنست کو بقلب سلیم — گیرد آن دیں کہ ہست پاک و قدیم
دین پاک چیست ملت اسلام — از خدا ئیکہ ہست علمش تام
زیں کہ دیں از براے آن باشد — کہ ز باطل بحق کشان باشد
واین صفت ہست خاصۂ فرقاں — ہر اصولش موثق از برہاں
با براہین روشن و تاباں — مے نماید رہ خداے یگاں
من گر امروز سیم داشتمے — آں براہیں بزر نگاشتمے

الحمد لله چه پاک تبیین است این — رحمت رب العالمین ست این

آفتاب ره صواب ست این — بخدا بدر آفتاب ست این

شب برآرد ز جهل و تاریکی — صبح انوار قرب و نزدیکی

مینماید بطالبان ره راست — راستی سوی جنت لقای خداست

گر ترا هست بهره زان اوراد — بهر تحقیق هم بیم مدار

چون بود بهر تو خست آن پاک — دگیر از لطف حسن خلق چه پاک

لعنت خلق سهل و آسان است — لعنت آن هست کو ز رحمان است

برکات الدعا صفحہ ۱

ای اسیر عقل خود و هستی خود کم شناس — کین سپهر بو العجائب چون پدید آورد

چیره را هرگز نمی باشد گذر در کوی حق — هر که آید ز آسمان او راز آن یار آورد

خود بخود فهمیدن قرآن گمان باطل است — هر که از خود آورد او نجس مردار آورد

ضیاء الحق صفحہ ۴۴

وحی حق پر از اشارات خداست — گر نفهمد جاهلی کج دل رواست

چشمهٔ فیض است وحی ایزدی — لیکن آن فهمد که باشد مهتدی

وحی قرآن را نها دارد بسی — شیئی باید که تا فهمد کسی

واجب آید نسبت اندر دیں نخست — کار بے نسبت نمی آید درست

آں سعیدے کش ابوبکر است نام — نسبتے مے داشت با خیر الانام

زیں نشد محتاج تفتیش دراز — جان او بشناخت روے پاک باز

ہست فرقے در نظرہا اے سعید — آنچہ ہاروں دید آں قاروں ندید

بود ہاروں پاک ایں کرمے پلید — کے بماند بایزیدے بایزید

گر نباشد نسبتے در جایگاہ — ظلمتے در ہر قدم گیرد براہ

آں یکے را مہ عیاں پیش نظر — دیگرے را ابر کردہ کور و کر

آں نشستہ با نگارِ دلربا — ایں ز کوری نا در انکار و ابا

مہ نمی آید نظر در وقتِ ابر — ہمچنیں صدیق در چشمان گبر

اے برادر از تامل کن تلاش — ہاں مرو چوں توسنے آہستہ باش

اے پے تکفیر ما بستہ کمر — خانہ ات ویراں تو در فکرِ دگر

صد ہزاراں کفر در جانت نہاں — رو چہ نالی بہرِ کفرِ دیگراں

جزو اول خویشتن را کن درست — نکتہ چیں را چشم می باید نخست

لعنتی گر لعنتے بر ما کند — او نہ بر ما خویش را رسوا کند

لعنتِ اہلِ جفا آساں بود — لعنت آں باشد کہ از رحماں بود

نعت

در دلم چون شد ثنائے سرورے　　آنکه در خوبی ندارد همسرے

آنکه جانش عاشق یار ازل　　آنکه رویش داده عکس آن دلبرے

آنکه مجذوب عنایات حق است　　همچو طفلے پروریده در برے

آنکه در بحر کرم بحر عظیم　　آنکه در لطف اتم یکتا درے

آنکه در جود و سخا ابر بهار　　آنکه در فیض و عطا یک خاورے

آن رحیم و رحم حق را آیتے　　آن کریم و جود حق را مظهرے

آن رخ فرخ که یک دیدار او　　زشت را زیبا کند خوش منظرے

آن دلے روشن که روشن کرده است　　صد دل تیره را چون اخترے

آن مبارک پے که آمد ذات او　　رحمتش زان ذات عالم پرورے

احمد آخر زمان کز نور او　　شد دل مردم چو خور تابان ترے

از نبی آدم ترا تر در کمال　　در لآلی پاک تر در گوهرے

بر لبش جاری ز حکمت چشمه　　در دلش پر از معارف کوثرے

بهر حق دانان ز خیرش بر فشانده　　تا شده اندیشه در تعبیرے

آں چراغش داد حق کش تا ابد ۔۔۔ بے خطر بے غم ز بادِ صرصرے

پہلوانِ حضرتِ ربِ جلیل ۔۔۔ بر میاں بستہ ز شوکت خنجرے

تیرِ او تیزی بہر میداں نمود ۔۔۔ تیغ او ہر جا نمودہ جوہرے

کرد ثابت بر جہاں عجزِ بُتاں ۔۔۔ وا نمودہ زور آں یک قادرے

تا نماند بے خبر از زورِ حق ۔۔۔ بُت شناؔ و بُت پرست و بُت گرے

عاشقِ صدق و سداد و راستی ۔۔۔ دشمنِ کذب و فساد و ہر شرے

خواجۂ ہر عاجزاں را بندۂ ۔۔۔ بادشاہ و بیکساں را چاکرے

آں ترحمہا کہ خلق از وے پدید ۔۔۔ کس ندیدہ در جہاں از مادرے

از شرابِ شوقِ جاناں بیخودے ۔۔۔ در سرش بر خاک بنہادہ سرے

روشنی از وے بہر قومے رسید ۔۔۔ نورِ او خورشید بر ہر کشورے

آیتِ رحماں برائے ہر بصیر ۔۔۔ حجتِ حق بہر ہر دیدہ ورے

ناتواناں را برحمت دستگیر ۔۔۔ خستہ جاناں را بشفقت غمخورے

حُسن رویش بہ ز ماہ و آفتاب ۔۔۔ خاکِ کویش بہ ز مشک و عنبرے

آفتاب و مہ چہ مے ماند بدو ۔۔۔ در دلش از نورِ حق صد نیّرے

یک نظر بہتر ز عمرِ جاوداں ۔۔۔ گر فتد کس را بر آں خوش پیکرے

مشک از حسنش ہمے دارم خبر	جاں فشانم گر دہد دل دیگرے
یادِ آں صورت مرا از خود برد	ہر زماں مستم کند از ساغرے
مے پریدم سوئے کوئے او مدام	من اگر می داشتم بال و پرے
لالہ در ریحاں چہ بکار آید مرا	من سرے دارم بآں دو سرے
خوئے او دامن دل میکشد	موکشانم مے برد زور آدرے
دیدہ اہم او ہست نورِ دیدہ	در اثر مہرش چو مہرِ انورے
تا فقت آں سوے کزاں وسرِ نا قت	یافت آں در ماں کہ نگنبد آں درے
ہر کہ بستہ او زد قدم در بحرِ دیں	کرد در اول قدم گم معبرے
اُمّی و در علم و حکمت بے نظیر	زیں چہ باشد حجتے روشن ترے
آں شرابِ معرفت دادش خدا	کز نشاءِ عشق حیدر شد سرا خترے
شد عیاں از وے علی الوجہ الاتم	جوہرِ انساں کہ بود آں مضمرے
ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال	لاجرم شد ختم بر پیغمبرے
آفتابِ ہر زمین و ہر زماں	رہبرے ہر اسود و ہر احمرے
مجمع البحرین علم و معرفت	جامع الاسمین ابر و خاورے
چشمِ من بسیار گردید و ندید	چشمہ چوں دینِ او صافی ترے

سالکان را نیست غیر از وی امام ⁄ [illegible]

جائے او جائیکه طیر قدس را ⁄ سوخته از نور او [illegible]

آن خداوندش بداد آن شرع و دین ⁄ [illegible]

تا فتد اول ببرد بار تازیان ⁄ [illegible]

بعد ازان آن مخزن دین و شرع پاک ⁄ [illegible]

خلق را بخشید از حق کام جان ⁄ وارهانید [illegible]

یکطرف حیران از و شاهان تخت ⁄ یکطرف [illegible]

بے لعابش کس سپید و نی بزور ⁄ در شکست کبر هر متکبرے

او چه میدارد بهیچ کس نیاز ⁄ [illegible] او خود فخر هر رحمت گرے

هست او در روضهٔ قدس جلال ⁄ وز خیال ما و حال ما بالاترے

اے خدا بروے سلام ما رسان ⁄ هم بر اخوانش ز هر پیغمبرے

هر رسولے آفتاب صدق بود ⁄ هر رسولے بود مهر انورے

هر رسولے بود ظل دین پناه ⁄ هر رسولے بود باغے مثمرے

گر بدنیا تا مدے این خیل پاک ⁄ کار دین ماندے سراسر ابترے

هر که شکر بعث شان نارد بجا ⁄ هست او آلاے حق را کافرے

آں ہمہ از یک صدف صد گوہر اند | متحد در ذات و اصل و گوہرے

امتے ہرگز نبودہ در جہاں | کاندر آں نامد بوقتے منذرے

اول آدم آخر شاں احمد است | اے خنک آنکس کہ بیند آخرے

انبیا روشن گہر ہستند لیک | ہست احمد زاں ہمہ روشن ترے

آں ہمہ کانِ معارف بودہ اند | ہر یکے از راہِ مولے مخبرے

ہر کہ را علمے ز توحیدِ حق است | ہست اصلِ علمش از پیغمبرے

آں رسیدش از رہِ تعلیم ہا | گو شود اکنوں ز نخوت منکرے

ہست قومے کج رو و ناپاک رائے | آنکہ زیں پاکاں ہمی پیچد سرے

دیدۂ شاں روئے حق ہرگز ندید | بس سیہ کردند روئے دفترے

شور بختی ہائے بخت شاں ببیں | ناز بر چشم و گریزاں از خورے

چشم گر بودے غنی از آفتاب | کس نبودے تیز بیں چوں شپرے

ہر کہ کور است و براہش صد مغاک | وائے بر وے گر ندارد رہبرے

قوم دیگر را چنیں رائے رکیک | در نشستہ از جہالت در سرے

کاں خدا ملکے دگر اندر جہاں | از دیارِ شاں ندیدہ خوشترے

ہمد گر روئے چو روئے خویش شاں | نامدش خوب طبع و خاطرے

لاجرم از ابتدائیش تا ابد
ملک دیگر گرچه میرد در ضلال
داد مر یک ذره قومے الکتاب
چوں بروز ابتدا تقسیم کرد
راستی در حصهٔ اوشاں فتاد
قول شاں این ست کاندر غیر شاں
لیک نامد نزد شاں یک نیز هم
آنکه ایشاں را نمودے راه حق
تا شدے داوار را حجت تمام
الغرض نزدیک شاں داوار پاک
گو گذارد عالمے را در ضلال
خود همیدارد بیک قومے مدام
اینچنیں پر حمق رائے ایں قوم را
عاقبت ایں رائے زشت و بد خیال
چشم پوشیدند از صد چشمه

ماند و خواهد ماند آنجا لیستے
مے نگرد و زو گہے مستنفرے
ترک کرده صد هزاراں معشرے
درمیان خلق از خیر و شرے
دیگراں را کذب شد آبشخورے
آمده صد کاذب و حیلت گرے
آنکه بودے از خدا دیں گسترے
در کشودے کذب هر کذب آورے
بر سر هر مسلم و متنصرے
هست ظالم تر ز هر ظالم ترے
مبتلا در پنجهٔ هر ماکرے
همچو شیدائے کسے میل و سرے
حمق دیگر اینکه بروی فاخرے
کرد ایشاں را عجب کور و کرے
سرنگوں گشتند بر یک آخرے

سخت ورزیدند کین انبیا — الاماں از کین ہر متکبرے
آنچہ کین شاں بپاپاش ثابت است — از شیاطیں کس ندارد باورے
حز بود اندر حماقت بے نظیر — لیک ایشاں را ہمہ موصد خرے
مے مہر تحقیق دارند و ثبوت — مے زنند از صدق پا بر معبرے
مے دوا ے راشناسند از اثر — مے درختے راشناسند از برے
مے زکس ہیچ سند او روے نیاز — مے بصرف فکرِ خود متفکرے
مے بدل پروا ے ایں تفتیش را — کز ہمہ دیں ہا کدامیں بہترے
بر یکے مآل عدو صد ہزار — فارغ از فرقِ اقل و اکثرے
مے بدل خوفِ خدا ے کردگار — مے بخاطر بیمِ روزِ محشرے
تیرہ جاناں دیدہ ہا را دوختہ — سوختہ در کینِ ہر حق چوں اثر درے
دیدہ و دانستہ از حق قاصر اند — دل نہادہ در جہانِ غادرے
از براے حق تراشیدہ ز جہل — دائما در خانۂ خود منبرے
آنخدا ے شاں عجب باشد خدا — کو تغافل داشت او ہر کشورے
بہر الہام آمدش دایم پسند — یک زباں یک خطۂ کوتہ ترے
اینچنیں را ے کجا باشد درست — کے خرد گردد بسویش رہبرے

کے گمانِ بد کند بر نیکواں — آنکہ باشد نیک و نیکو محضرے

ماہ را گفتن کہ چیزے نیست ایں — ہست دشنامے نہ زیں افزوں ترے

کور گر گوید کجا ہست آفتاب — ہیچ شو و در کوری اش رسوا ترے

در خورِ تاباں مکن شک و گماں — تا ملامت را نہ گردی در خورے

گر خدا خواہی چراغِ مہر وحی — چوں نمے ترسی ز قہرِ قاہرے

چوں نمے ترسی ز روزِ باز پُرس — چوں نہ ترسی از حضورِ داورے

افترائے شاں چناں گشتت یقیں — یا خدایت والمنوہ دفترے

نورِ شاں یک عالمے را در گرفت — تو ہنوز اے کور در شور و شرے

لعلِ تاباں را اگر گوئی کثیف — زیں چہ کاہد قدر روشن جوہرے

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود — خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

بغض با مردانِ حق نامردی است — آں مبشر باشد کہ باشد بے شرے

وانکہ در کین و کراہت سوختست — نفس دوں را ہست صید لاغرے

صد مراتب بہ ز چشمِ اہلِ کیں — چشم نابینا و کور و اعورے

بر سرِ کین و تعصب خاک باد — ہم بفرقِ کین وراں خاکسترے

جز بپا بندئے حق بندہ دگر — ورنہ گیرد با خدائے اکبرے

ما ہمہ پیغمبراں را چاکریم
ہمچو خاکے اوفتادہ بر درے

ہر سوے کو طریقِ حق نمود
جانِ ما قرباں بر آں حق پرورے

اے خداوندم بہ تجلیلِ انبیاء
کش فرستادی بہ فضلِ اکثرے

معرفت ہم دہ چو بخشیدی علم
مے بدہ زاں ساں کہ دادی ساغرے

اے خداوندم بنام مصطفےٰ
کش شدی در ہر مقامے ناصرے

دستِ من گیر از رہِ لطف و کرم
در مہم باش یار و یاورے

تکیہ بر زورِ تو دارم گرچہ من
ہمچو خاکم بلکہ زاں ہم کمترے

مدح

چوں مرا آید ثنائے سرورِ عالی تبار
عاجز از مدحش زمین و آسمان و ہر دو دار

آں مقامِ قرب کو دارد بدلدارِ قدیم
کس ندانشان آں از واصلانِ کردگار

آں عنایتہا کہ محبوبِ ازل دارد بدو
کس نہ دیدے ہم ندیدہ مثلِ آں اندر دیار

سرورِ خاصانِ حق شاہِ گروہِ عاشقاں
آنکہ روحش کرد طے ہر منزلِ وصلِ نگار

آں مبارک پے کہ آمد ذات باآیاتِ او
رحمتے زاں ذاتِ عالم پرور و پروردگار

آنکہ دارد قربِ خاص اندر جنابِ پاکِ حق
آنکہ شانِ او نفہمد کس ز خاصانِ کبار

احمدِ آخر زماں کو اولیں را جائے فخر
آخریں را مقتدا و ملجا و کہف و حصار

هست درگاه بزرگش کشتی عالم پناه / کس نگردد روز محشر جز بناهش رستگار

از همه چیزی فزون تر در همه نوعی کمال / آسمان پایش اوج همت او ذره وار

مظهر نوری که پنهان بود از عهد ازل / مطلع شمسی که بود از ابتدا در استتار

صدر بزم آسمان و حجة الله بر زمین / ذات خالق را نشانی لیک بی رنگ و استوار

هر رگ و تار وجودش خانهٔ یاد ازل / هر دم هر ذره‌اش پر از جمال دوستدار

حسن رویی او به از صد آفتاب با جناب / خاک کوی او به از صد نافهٔ مشک تتار

هست او از عقل و فکر و وهم و هم دورتر / کی مجال فکر تا آن بحر ناپیدا کنار

هیچ او در گفتن قول بلی اول کسی / آدم توحید و پیش از آدمش بود یار

جان جمع داد در پی خلق خدا از فطرتش / جان نثار خسته جانان بیدلان را غمگسار

اندر آن وقتی که دنیا نیز شرک و کفر بود / هیچکس را خون نشد دل جز دل آن شهریار

هیچکس از خبث شرک و رجس بت آگه نشد / این چنین شد جان احمد را که بود از عشق زار

کس چه میداند که از آن ناله‌ها شد خبر / کاو شفیعی کرد از بهر جهان در کنج غار

من نمی‌دانم چه درد و بود و ناله و غمی / کاندران غاری درآورد آن حزین بی‌قرار

نی ز تاریکی و حشتی نی ز تنهائی هراس / نی ز مردن غم نه خوف کژدم و نی بیم مار

کشتهٔ قوم و فدای خلق و قربان جهان / نی بجسم خویش میلش نی به نفس خویش کار

نعرہ ہا چہ دید و میزد از پئے خلقِ خدا | شد تضرع کار را و پیش خدا لیل و نہار

سخت شورے بر ملک افتاد زاں عجز و دعا | قدسیاں زار نیز شد چشم از غمِ آں اشکبار

آخر از عجز و مناجات و تضرع کردنش | شد نگاہِ لطفِ حق بر عالمِ تاریک و تار

در جہاں از معصیتہا بود طوفانِ عظیم | بود خلق از شرک و عصیاں کور و کر در ہر دیار

ہمچو وقتِ نوح دنیا بود پر از ہر فساد | ہیچ دل خالی نبود از ظلمت و گرد و غبار

مر شیاطیں را تسلط بود بر ہر روح و نفس | پس تجلی کرد بر روحِ محمد کردگار

منتِ او بر ہمہ سرخ و سیاہی ثابت است | آنکہ بہرِ نوعِ انساں کرد جاں جمع و نثار

یا نبی اللہ توئی خورشیدِ راہ سوئے خدائے | بے تو نارد رو براہے عارفِ پرہیزگار

یا نبی اللہ لبِ تو چشمہ جاں پرور است | یا نبی اللہ توئی در راہِ حق آموزگار

آں یکے جوید حدیثِ پاکِ تو از زید و عمر | واں دگر از خود حدیثت بشنود بے انتظار

زندہ آں شخصے کہ نوشد جرعہ از چشمہ ات | زیرک آں مریدے کرد است اتباعت اختیار

عارفاں را منتہائے معرفت علمِ رخت | صادقاں را منتہائے صدق بر شفقت قرار

بے تو ہرگز دولتِ عرفاں نمی یابد کسے | گرچہ میبرد ریاضت ہا و جہدِ بیشمار

تکیہ بر اعمالِ خود بے عشقِ ربت ابلہی است | غافل از رویت نبیند روئے نیکی زینہار

در دمے حاصل شود نورے ز عشقِ روئے تو | کاں نیابد سالکاں را حاصل اندر روزگار

از عجائبهای عالم هرچه محبوب و خوش است — شان آن هر چیز بینم در وجودت آشکار

خوشتر از دوران عشق تو نباشد هیچ دور — خوبتر از وصف و مدح تو نباشد هیچ کار

منکه ره بردم بخوبیهای بے پایان تو — جان گدازم بهر تو گر دیگرے خندد سنگذار

هر کسے اندر نماز خود دعاے مے کند — من دعا ها مے برم بار تو اے باغ بهار

یا نبی الله فداے سر سر موئے تو ام — وقف راهِ تو کنم گر جان دہندم صد ہزار

اتباع و عشق رویت از رهِ تحقیق چیست — کیمیاے هر دو اکسیر جان هر فگار

دل اگر خون نیست از هجرت چه چیز است اندرو — در نثار تو نگر دو جہان کجا آید بکار

دل نمی ترسد بهر تو مرا از موت هم — پایدار یهاست بیں خوش میروم تا پایدار

راغب اندر رحمتت یا رحمة الله آمدیم — ایکه چون ما بر در تو صد ہزار امیدوار

یا نبی الله نثار روی محبوب تو ام — وقف راہت کرده ام این سر که بردوش ست بار

تا ببین نور رسول پاک پے اسنوده اند — عشق او در دل همی جوشد چو آب از آبشار

آتش عشق از دم من همچو برقے مے جهد — یکطرف ای همدمان خام از گرد و جوار

بر سر وجد ست دل تا دید روے او بخواب — ای برآن روے وسرش جان و سر و دیم نثار

صد ہزاران یوسفے بینم درین چاه ذقن — وان مسیح ناصری شد از دم او بیمار

تاجدار هفت کشور آفتاب شرق و غرب — بادشاه ملک و ملت ملجا هر خاکسار

کامراں آں دل کہ زد در راہِ او از صدق گام — نیکبخت آں سر کہ میدارد سرِ آں شہسوار

یا نبی اللہ جہاں تاریک شد از کفر و شرک — وقت آں آمد کہ بنمائی رُخِ خورشید وار

بینم انوارِ خدا در روئے تو اے دلبرم — مست عشقِ روئے تو بینم دلِ ہر ہوشیار

اہلِ دل فہمند قدرت عارفاں دانند حال — از دو چشمِ شپّراں پنہاں خورِ نصف النہار

ہر کسے دارد ہوسے یا دلبرے اندر جہاں — من فدائے روئے تو اے لستانِ گلعذار

از ہمہ عالم دل اندر روئے خوبت بستہ ام — بر وجودِ خویشتن کردم وجودت اختیار

زندگانی چیست جاں کردن براہِ تو فدا — رستگاری چیست در بندِ تو بودن صید وار

تا وجودم ہست خواہد بود عشقت در دلم — تا دلم دورانِ خوں دارد بہ تو دارد مدار

یا رسول اللہ برویت عہد دارم استوار — عشقِ تو دارم ازاں روزیکہ بودم شیرخوار

ہر قدم کاندر جنابِ حضرتت بیچوں زدم — دیدمت پنہاں معینِ حامی و نُصرت شعار

در دو عالم نسبتے دارم بتو از بس بزرگ — پرورش دادی مرا خود ہمچو طفلے در کنار

یاد کن وقتیکہ در کشفم نمودی شکلِ خویش — یاد کن ہم وقتِ دیگر کامدی مشتاق وار

یاد کن آں لطف و رحمتہا کہ با من داشتی — واں بشارتہا کہ میدادی مرا از کردگار

یاد کن وقتے چو بنمودی بہ بیداری مرا — آں جمالے آں رخے آں صورتے رشکِ بہار

آنچہ مارا اندرو تیغِ شوخ آزارے رسید — یا رسول اللہ بپرس از عالمِ ذوالاقتدار

حال‌ها و شوخی این دو شیخ بدزبان
جمله میدانند خدای حال‌دان و بردبار

تا مرا من حال و حال کافرے بنهاده‌اند
نیست اندر زعم‌شان چون من پلید و زشت و خوار

بیکسی را بر من مظلوم و غمگین دل نسوخت
جز تو کاندر خواب‌ها رحمت نمودی بار بار

ای خداوند کریم و دلبر محبوب من
داد و مهر و هم امید تسکین مرا چون غمگسار

صبر کردیم از عنایاتش چو صد ضرب و نوشت
سر در چشمے نیاید تا همی گرد و غبار

آنکه تکفیر مسلمانان کنی از بخل و کین
شرمت آید از خدای عادل و ذی اختیار

سهل باشد از زبان خویش تکفیر کسے
مشکل افتد آن زمان چون پرسد اندرے کردگار

کلمه‌گویان را چرا کافر نهی نام اے اخی
گر تو داری خوف حق از هیچ کفر خود برآ

پیر گشتی حق پیرانے ندانی هنوز
ایزدت بخشد چو پیران صدق و سوز و اعتبار

گر کنی تکفیر قوم خود چه کارے کرده
رو اگر مردی جهود و گبر را با اسلام اندر آر

چون نسیم صبح محشر پرده بردار روزگار
نیست کافر کیست مؤمن خود بگردد آشکار

گر خردمندی برو کن فکر نفس خود سخت
لاف ایمان خود چه چندین تو ایمان بیار

چند تکفیر نازی چند استهزا کنی
رو بایمان خود و بار تکفیر ما گذار

نے ز فردوسم حکایت کن از آلام نار
کز غم دین محمد مے زیم شوریده وار

اندر آن وقتیکه یاد آید مهم دین مرا
پس فراموشم شود هر عیش و رنج هر دو دار

عجب نوریست در جان محمد ‌ ‌ ‌ عجب لعلیست در کانِ محمد

ز ظلمتہا دلے آنگہ شود صاف ‌ ‌ ‌ کہ گردد از محبّانِ محمد

عجب دارم دلِ آں ناکسان را ‌ ‌ ‌ کہ رو تابند از خوانِ محمد

ندانم ہیچ نفسے در دو عالم ‌ ‌ ‌ کہ دارد شوکت و شانِ محمد

خدا زاں سینہ بیزار است صد بار ‌ ‌ ‌ کہ ہست از کینہ دارانِ محمد

خدا خود سوزد آں کرمِ دنی را ‌ ‌ ‌ کہ باشد از عدوانِ محمد

اگر خواہی نجات از مستیِ نفس ‌ ‌ ‌ بیا در ذیلِ مستانِ محمد

اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت ‌ ‌ ‌ بشو از دل ثنا خوانِ محمد

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش ‌ ‌ ‌ محمد ہست برہانِ محمد

سرے دارم فدائے خاکِ احمد ‌ ‌ ‌ دلم ہر وقت قربانِ محمد

بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم ‌ ‌ ‌ نثارِ روئے تابانِ محمد

دریں رہ گر کشندم ور بسوزند ‌ ‌ ‌ نتابم رو ز ایوانِ محمد

بکارِ دیں نترسم از جہانے ‌ ‌ ‌ کہ دارم رنگِ ایمانِ محمد

بسے سہل است از دنیا بریدن ‌ ‌ ‌ بیادِ حسن و احسانِ محمد

فدا شد در رہش ہر ذرۂ من ‌ ‌ ‌ کہ دیدم حسنِ پنہانِ محمد

دگر استاد را نامے ندانم / که خواندم در دبستان محمد

بدیگر دلبرے کارے ندارم / که بستم کشتهٔ آن محمد

مرا آں گوشهٔ چشمے بباید / نخواهم جز گلستان محمد

دل زارم به پهلویم مجوئید / که بستیمش بدامان محمد

من آن خوش مرغ از مرغان قدسم / که دارد جا به بستان محمد

تو جان ما منور کردی از عشق / فدایت جانم اے جان محمد

دریغا گر رود صد جان دریں راه / نباشد نیز شایان محمد

چه هیبتها بدادند ایں جواں را / که تابد کس به میدان محمد

الا اے دشمن نادان و بے راه / بترس از تیغ بران محمد

ره مولے که گم کردند مردم / بجو در آل و اعوان محمد

الا اے منکر از شان محمد / هم از نور نمایان محمد

کرامت گرچه بے نام و نشان است / بیا بنگر ز غلمان محمد

دیگر

مصطفےٰ را چوں فروتر شد مقام / از مسیح ناصری اے طفل خام

آنکه دست پاک او دست خدا است / چوں تواں گفتن که از روحش جدا است

آنکه هر کردار و قولش دین ماست — یکدم از جبریل بعدش چون رواست
بر امام انبیا این افترا — چون نمی‌ترسید از قهر خدا

دیگر

شان احمد را که داند جز خداوند کریم — آنچنان از خود جدا شد کز میان افتاد میم
زان نمط شد محو دلبر کز کمال اتحاد — پیکر او شد سراسر صورت رب رحیم
بوئے محبوبے حقیقی میدمد زان روئے پاک — ذات حقانی صفاتش مظهر ذات قدیم
گرچه منسوبم کند کس سوے الحاد و ضلال — چون دل احمد نمی‌بینم دگر عرش عظیم
منت ایزد را که من بر رغم اهل روزگار — صد بلا را میخرم از ذوق آن عین النعیم
از عنایات خدا و ز فضل آن دادار پاک — دشمن فرعونیانم بهر عشق آن کلیم
آن مقام و آیت خاصش که بر من شد عیاں — گفتمے گر دیدمے طبعے درین راه سلیم
در ره عشق محمد این سر و جانم رود — این تمنا این دعا این در دلم عزم صمیم

مدح

رهبر ما سید ما مصطفی است — آنکه ندیدست نظیرش سروش
آنکه خدا مثل رخش نا فرید — آنکه رهش مخزن هر عقل و هوش
دشمن دین حمله برو میکنند — حیف بود گر بنشینم خموش

چوں سخن سفلہ بگوشم رسید / در دلِ من خاست چو محشر خروش

چند توانم کہ شکیبی کنم / چند کند صبر دلِ زہر نوش

آں نہ مسلمان تبراز کافر است / کش نبود از پئے آں پاک جوش

جاں شود اندر رہِ پاکش فدا / مژدہ ہمیں است گر آید بگوش

سر کہ نہ در پائے عزیزش رود / بار گراں است کشیدن بدوش

منہ

ہر کہ تف افگند بہ مہرِ منیر / ہم برویش فتد تفِ تحقیر

تا قیامت تف است بر رویش / قدسیاں دور تر زند بویش

مرثیہ

بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست / ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

ہر طرف سیلِ ضلالت صد ہزاراں تن ربود / حیف بر چشمیکہ اکنوں نیز ہم ہشیار نیست

اے خداوندانِ نعمت ایں چنیں غفلت چرا است / بیخود از خوابید یا خود بختِ دیں بیدار نیست

اے مسلماناں خدارا یک نظر برحالِ دیں / آنچہ مے بینیم بلاہا حاجتِ اظہار نیست

آتش افتاد است در خشش بخیزید اے یلاں / دیدنش از دور کارِ مردمِ دیندار نیست

ہر زماں از بہرِ دیں در خوں دلِ من می تپد / محرمِ ایں دردہا جز عالمِ اسرار نیست

آنچه بر ما میرود دانم که داند جز خدا — زهر صفوشیم لیکن زهرهٔ گفتار نیست
هر کسے غمخوار بے اهل و اقارب میکند — اے دریغ این بیکسے را هیچکس غمخوار نیست
خون دین هم میرود ایشان چو کشتگان بلا — اے عجب این مردمان را مهر آن دلدار نیست
حیف هم آید چو بینیم بر دل ایشان در کار نفس — کاین همه جود و سخاوت در رهِ دادار نیست
اینکه از بے قدرت همّت عزم تائیدات دین — لطف کن یارا نظر بر اندکے بسیار نیست
بلبل چون در خاک می غلطد ز جور ناکسان — آنکه مثل او بزیر گنبد دوار نیست
اندرین وقت مصیبت چارهٔ بیکسان — جز دعائے یاد او گریهٔ اسحار نیست
ای خدا هرگز مکن شاد آن دل تاریک را — آنکه او را فکر دین احمد مختار نیست
اے برادر پنجروزه ایام عشرت ها بود — واپسا عیش و بهار گلشن و گلزار نیست

مرثیه

می سزد گر خون ببارد دیدهٔ اهل دین — بر پریشان حالئے اسلام قحط المسلمین
دین حق را گر دقت آمد صعبناک و سهمگین — سخت شورے و فتاد اندر جهان از کفر و کین
آنکه نفس او ستانه هر خیر و خوبی بے نصیب — میتراشد عیبها در ذات خیر المرسلین
آنکه در زندان ناپاکی است محبوس و اسیر — هست در شان امام پاکبازان نکته گیر
تیر بر معصوم میبارد خبیث بدگهر — آسمان را می سزد گر سنگ بارد بر زمین

پیشِ چشمانِ شما اسلام در خاک اوفتاد | چیست عذرے پیشِ حق اے جمع المتغیر

طرف کفر ست چه شان همچو افواجِ یزید | دینِ حق بیمار و بیکس همچو زین العابدین

مردم بمقدرت مشغول عشرتہائے خویش | خورم و خندان نشستہ با بتانِ نازنین

عالمے زار روز و شب باہم فساد از جوش نفس | زاہدانِ غافل سراسر از حضور و زہدِ دیں

ہر کسے از بہرِ نفسِ دونِ خود طرفے گرفت | طرفِ دیں خالی شد و ہر دشمنے جست از کمیں

اے مسلمانان چہ آثارِ مسلمانی ہمین است | دین چنیں ابتر شما در جیفۂ دنیا رہیں

کاخِ دنیا را چہ استحکام در چشمِ شما است | یا مگر از دل بدر کردید موتِ اولیں

دور ست آں قریب اے غافلاں فکرش کنید | دورے تا کے بخوابانِ لطیف و مہ جبیں

نفسِ خود را بستہ دنیا مدار اے ہوشمند | ورنہ تلخیہا بہ بینی وقتِ انفاسِ پسیں

دل بہ اللہ دار آں دلدارے که حسنش دائم است | تا سرورِ دائمی یابی ز خیر المحسنین

آں خرد مندے که او دیوانۂ راہش بود | ہوشیارے آنکه مستِ روئے آں یارِ حسیں

ہست جامِ عشق او آبِ حیاتِ لازوال | ہر که نوشید است او ہرگز نمیرد بعد ازیں

اے برادر دل منہ در دولتِ دنیائے دوں | زہر خونریز است در ہر قطرہ ایں انگبیں

تا توانی جہد کن از بہرِ دیں با جان و مال | تا ز ربِّ العرش یابی خلعتِ صد آفریں

از عمل ثابت کن آں نورے که در ایمان تست | دل چہ دادی یوسفے را راہِ کنعاں برگزیں

یاد ایامیکه این پیر جمع مرشدش بود ۔ عالمی را وا رہانید از رہِ دیو لعیں

بر زمیں گسترد ظلِ تربیت از نورِ علم ۔ پایۂ خود ہم ز عزّ و جاہ بر چرخِ بریں

ایں زماں شد آنچناں آمد کہ ہر ابن الجہول ۔ از سفاہت میکند تکذیبِ ایں دینِ متیں

صد ہزاراں الہیاں از دینِ حق رو بتافت ۔ صد ہزاراں جاہلاں گشتند صیدِ الماکریں

بر مسلماناں ہمہ ادبار زیں رہ اوفتاد ۔ گر پئے دیں ہمتِ شاں نیست با غیرت قریں

گر بگیرد عالمے از راہِ دینِ مصطفیٰ ۔ از رہِ غیرت نمی جنبد ہم مثلِ جنیں

فکرِ ایشاں غرق ہم در رہِ دنیائے دوں ۔ مالِ ایشاں غارت اندر راہِ شہواتِ چنیں

ہر کجا در مجلسے فسق است ایشاں صدرِ شاں ۔ ہر کجا ہست از معاصی حلقۂ ایشاں نگیں

با خرابات آشنا بیگانہ از کوئے ہُدیٰ ۔ نفرت از ارباب دیں با مہ پرستاں ہمنشیں

رو بگیر و اتحاد دارد آں کہ صد اخلاص داشت ۔ چوں نیابد اندر دلِ ایں قوم صدق المخلصیں

آں زماں رفت و اقبالِ ایشاں در گذشت ۔ شومئی اعمالِ شاں آورد ایامِ چنیں

اندر رہِ دین چو دری آمد عرب اندر نخست ۔ باز چوں آید بیاید ہم ازیں رہ بالیقیں

یا الٰہی باز کے آید ز تو وقتِ مدد ۔ باز کے بینم آں فرخندہ ایام و سنیں

ایں دو فکرِ دینِ احمد مضطرباں را گداخت ۔ کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دیں

ایخدا از دور آ و بر ما آبِ نصرت ہا بیا ۔ یا مرا بردار یا رب زیں مقامِ آتشیں

اے خدا نورِ ہدیٰ از مشرقِ رحمت برآ — گمرہاں را چشم کن روشن بہ آیاتِ مبیں

چوں مرا بخشیدۂ صدق اندریں سوز و گداز — نیست امیدم کہ ناکامم بمیرانی دریں

کار و بارِ صادقاں ہرگز نماند ناتمام — صادقاں را دستِ حق باشد نہاں در آستیں

فریادِ اہلِ اسلام

دردا کہ حسنِ صورتِ فرقاں عیاں نماند — آں خود عیاں مگر اثرِ عارفاں نماند

مردم طلب کنند کہ اعجاز آں کجاست — صد درد و صد دریغ کہ اعجاز داں نماند

کوریم و از کمالِ تغافل بچشمِ ما — آں روئے خوب و گیسوئے عنبر فشاں نماند

بینیم کہ ہر یکے بہ غمِ نفس مبتلاست — کس را غمِ اشاعتِ فرقاں بجاں نماند

یوسف شنیدہ ام کہ شدش کارواں معیں — ایں یوسفے کہ ہیچ کسش کارواں نماند

جانم کباب شد ز غمِ ایں کتابِ پاک — چنداں بسوختم کہ خود امید جاں نماند

دوش اندکے مرا بخیالے شکیب بود — امشب مپرس حال کہ تاب و تواں نماند

اے سید الورا بمدد وقت نصرت است — در بوستاں ہمرائے تو کس باغباں نماند

صد بار رقصہا کنم از خرمی اگر — بینیم کہ حسنِ دلکشِ فرقاں نہاں نماند

در رنج و درد مے گذرانیم روزگار — یارب ترحمے کہ دگر مہرباں نماند

یارب چہ بہرِ من غمِ فرقاں مقدر است — یا خود دریں زمانہ کسے رازداں نماند

دیدم کہ زاہداں رہِ فرقاں گذاشتند
ناچار در دلم اثر مہرشاں نماند

اے خواجہ پنج روز بود لطفِ زندگی
کس از پئے مدام دریں خاکداں نماند

امروز گر دل از پئے قرآں نسوزدت
عذرے دگر ترا بجنابِ یگاں نماند

بگذار وِردِ مثنوی و شغلِ غزل و شعر
ایں خود چہ چیز ہست اگر قدرِ آں نماند

در خادماں نشینی و حمد نامے کنی
آنرا کہ سیّد است کس از خادماں نخواند

خلق از برائے شوکتِ دُنیا چہا کنند
دردا کہ مہرِ کعبہ چو مہرِ بتاں نماند

اے بےخبر بخدمتِ فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

قصیدہ الہامیہ

جائے کہ از مسیح و نزولش سخن رود
گویم سخن اگرچہ ندارند باورم

کاندر دلم رسید خداوندِ کردگار
کاں برگزیدہ راز رہِ صدق مظہرم

موعودم و بحلیۂ ماثور آمدم
حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم

رنگم چو گندم است و بمو فرق بیّن است
زانساں کہ آمدست در اخبار سرورم

ایں مقدمم نہ جائے شکوک است و التباس
سیّد جدا کند ز مسیحائے احمرم

از کلمۂ منارۂ شرقی عجب مدار
چوں خود ز مشرق است تجلّیِ نیّرم

اینک منم که حسب بشارات آمدم — عیسیٰ کجاست تا بنهد پا بمنبرم

آنرا که حق بجنت خلدش مقام داد — چون بی خلافِ وعده برون آن دارم

چون کافر از ستم بپرستد مسیح را — غیوری خدا بسرش کرد همسرم

رو یک نظر بجانبِ فرقان ز غور کن — تا بر تو منکشف شود این راز مضمرم

یارب کجاست محرمِ رازِ مکاشفات — تا نور باطنش خبر آرد ز مخبرم

آن قبله و موحدِ گیتی بچاردهم — بعد از هزار و سه که بُت افگند در حرم

خورشیدِ آن جهان کرم منبعِ فیوض — کامد بدلے یار ز هر کوے و معبرم

اے معترض بخوفِ الٰہی صبور باش — تا خود خدا عیان کند آن نورِ اخترم

آخر بخوا الله که گمانِ نکو کنید — چون می روی برون ز حدودش برادرم

بر من چرا کشی تو چنین خنجرِ زبان — از خود نیم ز قادرِ ذوالمجد اکبرم

ماموردم و مرا چه درین کار اختیار — رو این سخن بگو بخداوند آمرم

اے آنکه سوئے من بدویدی بصد تبر — از باغبان بترس که من شاخِ مثمرم

حلم ست ز آسمان بزمین میرسانمش — گر بشنوم نگویمش آن را کجا برم

اے قوم من بگفتهٔ من سنگدل مباش — ز اول چنین مخوش ببین تا باخرم

من خود نگویم این که بلوحِ خدا همین ست — گر طاقتست محو کن آن نقشِ داورم

در تنگنائے حیرت و فکرم ز قوم خویش
یارب عنایتے کہ ازین فکر مضطرم

نے چشم ماندہ است نہ گوش و نہ نورِ دل
جز بگیز بانِ شان کہ نیز ز دیک درم

بد گفتنم ز تورّع عبادت شمردہ اند
در چشم شان پلید ترا از ہر مزوّرم

اے دل تو نیز خاطرِ ایشان نگاہدار
کافر کنند دعوے حبِ پیمبرم

اے منکرِ پیام و سروش و ندائے حق
از من خطا مبیں کہ خطا در تو بنگرم

جانم گداخت از غم ایمانت اے عزیز
دیں طرفہ تر کہ من بگمانِ تو کافرم

خواہی کہ روشنت شود احوالِ صدقِ ما
رو پیش دل بخواہ از ان ذاتِ ذوالکرم

گوشِ دلم بجانبِ تکفیرِ کس کجاست
من بستہ جامہائے عنایاتِ دلبرم

از طعنِ دشمنان غمے چوں شود مرا
کاندر خیالِ دوست بخوابِ خوش اندرم

من منبرم بوحیِ خدا کہ با من است
پیغام دوست چوں نفسِ روح پرورم

من بخت بد ہمی بحمایاتِ یارِ خویش
دیگر خبر مپرس ازیں تیرہ کشورم

شستش غبار بود دلِ من دل شدہ
مہرش شدہ است رہ دیں مہرِ انورم

رازِ نہفتہ مہرم و ناموس اگر شدے
بسیار تن کہ جاں نثار شدے برین درم

ابنائے روزگار ندانند رازِ من
من نورِ خود نہفتہ ز چشمانِ شپّرم

بعد از رہم آنچہ بپسندند ہیچ نیست
بد قسمت آنکہ در نظرش ہیچ محترم

هر لحظه می خورم ز جام صبا بوی دوست
هر دم انیس یار علی رغم منکرم

با دو بهشت بر دل چو سوز من وزد
صد نکهت لطیفه بود و دو مجمرم

بوی چه جا سدا نمی ساند زبان بیان
من هر زبان نیاید یادش مضطرم

کارم ز قرب یار بجائی رسیده است
کاینجا ز فهم و دانش اغیار برترم

پایم ز لطف یار بجنت خزیده است
در فضل آن حبیب بهشت بسترم

جوشش چنانکه بوقت دعا بود
زان گونه زاریم نشنیده ست مادرم

هر سو چو جای رخ آن یار بنگرم
آن دیگری کجاست که آید بخاطرم

[illegible]
[illegible]

گر خون شکسته دل شعم و در [illegible] شد
[illegible]

هر شب هزار غم به من آید ز درد قوم
یارب نجات بخش از این زیر چشترم

یارب به آب چشم من این کشت شان شود
کام روز تر شد است از این درد بسترم

دریاب چونکه آب ز سر تو گذشته ام
دریاب چونکه جز تو نماند است دیگرم

تاریکی غموم بآخر نمی رسد
این شب مگر تمام شود روز محشرم

دل خون شده است از غم این قوم ناشناس
وز عالمان کج که گرفتند چنبرم

گر علم خشک کور بی باطن ره زند
هر عالم و فقیه شده همچو چاکرم

بر سنگ میکند اثر این منطقم مگر
بے بہرہ این کسان ز کلام موثرم

علم آن بود که نور فراست رفیق اوست
این علم تیره را به پشیزے نمی خرم

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

اے قوم من بصیر نظر سوئے غیب دار
تا دست خود بعجز ز بهر تو گسترم

گر همچو خاک پیش تو قدرم بود چه باک
چون خاک نیست کز خس و خاشاک کمترم

لطف و فضل او که نوازد دگر شدن
گر من نه آدمی صدف استم نه گوهرم

زانگونه دست و دلم از غیر خود کشید
گوئی گہے نبود دگر در تصورم

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

هر تار و پود من بسر اید بعشق او
از خود تهی و از نغم آن دستان پرم

من در حریم قدس چراغ صد استم
دستش محافظ است ز هر باد صرصرم

سر دفتر کتاب شهادت صد هم بسیار
زینم که داغ غم که زمین گشته منکرم

والله که همچو کشتی نوحم ز کردگار
بے دولت آنکه دور بماند ز لنگرم

این آتشے که دامن آخر زمان بسوخت
از بهر چاره اش بخدا نهر کوثرم

من نیستم رسول ولی نیاورده ام کتاب
ها ملهم استم و ز خداوند منذرم

یارب بنا برم نظرے کن بلطف و فضل
جز دست رحمت تو دگر کیست یاورم

این ست کام دل اگر آید میسرم	جانم فدا شود برہ دین مصطفیٰ

حجۃ اللہ صفحہ ۱

سخن نزدم مراں از شہریارے
کہ بستم بر درے امیدوارے

خداوندیکہ جان بخش جہان است
بدیع و خالق و پروردگارے

کریم و قادر و مشکلکشا ہے
رحیم و محسن و حاجت برآرے

فتادم بر درش زیرانکہ گویند
برآید در جہاں کارے زکارے

چو آں یار وفادار آیدم یاد
فراموشم شود ہر خویش و یارے

بغیر او چساں بندم دل خویش
کہ بے رویش نمی آید قرارے

دلم در سینہ ریشم مجوئید
کہ بستیمش بداماں نگارے

دل من دلبرے را تختگاہے
سر من در رہ یارے نثارے

چگویم فضل او بر من چگونست
کہ فضل اوست ناپیدا کنارے

عنایتہائے او را چوں شمارم
کہ لطف اوست بیروں از شمارے

مرا کاریست با آں دلستانے
ندارد کس خبر زاں کاروبارے

بنالم بر درش زانساں کہ نالد
بوقت وضع حملے باردارے

مرا با عشق او وقتے ست مسرور
چہ خوش وقتے چہ خرم روزگارے

ثناہا گوئمت اے گلشنِ یار ‌ ‌ ‌ کہ فارغ کردی از باغ و بہارے

ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۷

اے خدا جانم براسرارت فدا ‌ ‌ ‌ اُمّیاں را میدہی فہم و ذکا

در جہانت ہیچو من اُمّی کجاست ‌ ‌ ‌ در جہالت ہم مرا نشو و نماست

کرمکے بودم مرا کردی بشر ‌ ‌ ‌ من عجیب تر از مسیحِ بے پدر

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲

اے کہ وحیِ الہمم پیشت نیز جنال ‌ ‌ ‌ چوں تری از خدائے ذوالجلال

مومنے را نام کافر می نہی ‌ ‌ ‌ کافرم گر مومنی با ایں خیال

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۸

چوں مرا نورے پئے قومِ مسیحی دادہ اند ‌ ‌ ‌ مصلحت را ابنِ مریم نامِ من بنہادہ اند

مے درخشم چوں قمر تابم چو قرصِ آفتاب ‌ ‌ ‌ کور چشم آنانکہ در انکارہا افتادہ اند

بشنوید اے طالباں کز غیب بکشند ایں ندا ‌ ‌ ‌ مصلحے باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند

صادقم و از طرفِ مولےٰ با نشانہا آمدم ‌ ‌ ‌ صد درِ علم و ہدیٰ بر روئے من بکشادہ اند

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں ‌ ‌ ‌ ایں دو شاہد از پئے تصدیقِ من استادہ اند

بہر دم از دل و جاں صحبتِ یارِ خود بکنم ‌ ‌ ‌ من آں نیم کہ تغافل ز کارِ خود بکنم

بهر زمان بلاے الم این هوس همی جوشد
که هرچه هست نثار نگار خود بکنم

اگرچه در ره جانان چو خاک گردیدم
دلم نه چید که فدائش غبار خود بکنم

روم بگلشن و لدادگان کشان با غم
چرا بکوچهٔ غیرے قرار خود بکنم

رسید مژده که ایام نو بهار آمد
زمانه را خبر از برگ و بار خود بکنم

تعلقات دل آرام خویش بنمایم
همای اوج سعادت شکار خود بکنم

بگوش هوش شنو از من اے تکفر من
که هست گواه بدین کردگار خود بکنم

ز فکر تفرقه باز آ با آشتی پرداز
وگرنه گریه بر غمگسار خود بکنم

عمارت همه ویران خراب خواهم ساخت
اگر ز چشم روان آبشار خود بکنم

مقیم بر سر راهے نشسته ام هر دم
که تا گذارش عرضی بیار خود بکنم

بروے یار که از بهر قوم مے سوزم
نثار دلش چو دل ریش و زار خود بکنم

مدح

جان و دلم فداے جمال محمد است
خاکم نثار کوچهٔ آل محمد است

دیدم بعین قلب شنیدم بگوش هوش
در هر مکان نداے جمال محمد است

این چشمهٔ روان که بخلق خدا رسم
یک قطره ز بحر کمال محمد است

این آتشم ز آتش مهر محمدی ست
وین آب من ز آب زلال محمد است

منه

توانم که این عهد و پیمان کنم | که جان در رهِ خلق قربان کنم
توانم که سر ہم دریں رہ نہم | ولے بدگمان را چہ درمان کنم

منه

ہماں بہ کہ جاں در رہِ او فشانم | جہاں را چہ نقصان اگر من نمانم

نشانِ آسمانی

این ست نشانِ آسمانی | مثلش بنما اگر توانی
یا صوفیِ خویش را برون آر | یا توبہ بکن ز بدگمانی
اے سخت اسیرِ بدگمانی | ولے بستہ کمر بہ بدزبانی
سوزم کہ چساں شوی مسلماں | ویں طرفہ کہ کافرم بخوانی

اگر خود آدمی کامل نباشد در تلاشِ حق | خدا خود راہ بنماید طلبگارِ حقیقت را
رحمتِ حق را کہ حرزِ اولیاست | ہست پنہاں زیرِ لعنتہائے خلق

فتح اسلام صفحہ ۶۷

اے خدا اے چارہ سازِ ہر دلِ اندوہگیں | اے پناہِ عاجزاں آمرزگارِ مذنبیں
از کرم آں بندۂ خود را بہ بخشش ہا نواز | ویں جدا افتادگاں را از سرِ رحمت بہ بیں

دردیست در دلم کہ گر از پیش آب چشم | بردارم آستیں برود تا بدامنم

شحنۂ حق صفحہ ۳

نمیترسیم از مردن چنیں خوف از دل افگندیم | کہ ما مردیم زاں روزیکہ دل از غیر برکندیم
دل و جاں در رہِ آں دلستانِ خود فدا کردیم | اگر جاں نیز ما خواہد بصد دل آرزومندیم

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵۰

تا بر دلم نظر شد از مہر و ماہ مارا | گرد است سیم خالص قلب سیاہ مارا
لطف عمیم دلبر ہردم مرا بخواند | ہرچند می زنند ایں اغیار راہ مارا
در کوئے دلستانم چوں خاک گشت شب و روز | دیگر نشاں بپا شد اقبال و جاہ مارا

براہین احمدیہ جلد ۲ صفحہ الف

پناہم آں توانائیست ہر آں | ز بخل ناتوانانم مترساں

براہین احمدیہ صفحہ ۸۷

خاکساریم و سخن از رہِ غربت گوئیم | یعلم اللہ کہ بکس نیست غبارے مارا
ما نہ بیہودہ پئے ایں سر و کاری بردیم | جلوۂ حسن کشد جانب یارے مارا

خلق خدا کی سچی ہمدردی

بدل دردیکہ دارم از برائے طالبانِ حق | نمیگردد بیاں آں درد از تقریر کوتاہم

دل و جانم چنان مستغرق اندر فکر شان است
که نه از دل خبر دارم نه از جان هیچ آگاهم

بدین شادم که غم از بهر خشنودی خدا دارم
ازین اندر غمم کز دور میخیزد دل آهم

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
همین کارم همین بارم همین رسمم همین راهم

[illegible] نصیحت یا
[illegible]

بحکم خالق خدا [illegible] کار است
گرش صد جان بیاریزم مشو رش عذر میخواهم

چه شکلم هر چه بار [illegible] حال عالمی بینم
خدا [illegible] آگاهم

سراج منیر تتمه صحیفه

[illegible]
[illegible]

سر تو یار و رحمت یار ازل
در تو [illegible] نور دل ازل

از تو جان من خوش است ای خوش خصال
دیدمت مردے دریں قحط الرجال

در حقیقت مردم معنی کم اند
گو همه از روی صورت مردم اند

ای مرا روی محبت سوی تو
بوی انس آمد مرا از کوی تو

کس ازین مردم بجا رسے نکرد
این نصیحت بود ای فرخنده مرد

مرزبان با لعنتی یادم کنند
خسته دل از جور و بیدادم کنند

کس بچشم یار صدیقے نه شد
تا بچشم غیر زندیقے نشد

کافرم گفتند دجّال لعین ‌‌ ‌ بهر قتلم هر لئیمے در کمین

بنگر این بازی کنان را چون چهند ‌ ‌ از حسد بر جان خود بازی کنند

مومنے را کافرے دادن قرار ‌ ‌ کار جان بازیست نزد هوشیار

زانکه تکفیرے که از ناحق بود ‌ ‌ واپس آید بر سر اهلش فقد

سفلهٔ کو غرق در کفر نهان ‌ ‌ هرزه نالد بهر کفر دیگران

گر خبر زاں کفر باطن داشتے ‌ ‌ خویشتن را بدترے انگاشتے

تا مرا از قوم خود ببریده اند ‌ ‌ بهر تکفیرم چها کوشیده اند

افتراها پیش هر کس برده اند ‌ ‌ وز خیانتها سخن پرورده اند

تا مگر لغزد کسے زاں افترا ‌ ‌ ساده لوحے کافر انگارد مرا

در رهِ ما فتنه ها انگیختند ‌ ‌ با نصارائے رائے خود آمیختند

کافرم خوانند از جهل و عناد ‌ ‌ اینچنین کج رَوے بدنیا کس مباد

بخل و نادانی تعصبها فزود ‌ ‌ کین بجوشید و دو چشم شاں ربود

ما مسلمانیم از فضل خدا ‌ ‌ مصطفیٰ ما را امام و مقتدا

اندریں دیں آمده از مادریم ‌ ‌ هم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق که قرآں نام اوست ‌ ‌ بادهٔ عرفان ما از جام اوست

آں سوئے کش محمد ہست نام
دامنِ پاکش بدست ما مدام

مہرِ او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما ز و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شد و سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں ہمہ از خود از ہماں جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصلِ دلدار از لبِ او محال

اقتدائے قولِ او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وا ز خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسلِ رب العباد

آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
منکرِ آں مستحقِ لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است

معجزاتِ انبیاءِ سابقیں
آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

لیک دوناں را بمغزش راہ نیست
ہر دلے از سرِ آں آگاہ نیست

تا نباشد طالبے پاک اندروں
تا نجوشد عشقِ یارِ بے چگوں

راز قرآں را کجا فہمد کسے — بہر نورے نور مے باید بسے

این من قرآں ہمیں فرمودہ است — اندرو شرط تطہر بودہ است

گر بقرآں ہر کسے را راہ بود — پس چرا شرط تطہر را فزود

نور را اند کسے کو نور شد — واز حجاب سرکشی ہا دور شد

این ہمہ کوراں کہ تکفیرم کنند — بیگماں از نور قرآں غافل اند

بے خبر از رازہاے ایں کلام — ہرزہ گویاں ناقصاں و ناتمام

در کف شاں استخوانے بیش نیست — در سر شاں عقل اندر ریش نیست

مردہ اند فہم شاں مردار ہم — بے نصیب از عشق و از دلدار ہم

الغرض فرقاں مدار دین ماست — او انیس خاطر غمگین ماست

نور فرقاں می کشد سوئے خدا — میتواں دیدن اندرو روئے خدا

ما چہ ساں بندیم زاں دلبر نظر — ہیچ روئے او کجا روئے دگر

رُوئے من از نور روئے او بتافت — یافت از فیضش دل من ہر چہ یافت

چوں وے چشم کس نداند آں جمال — جان من قربان آں شمس الکمال

ہمچنیں عشقم بروئے مصطفےٰ — دل پرد چوں مرغ سوئے مصطفےٰ

تا مرا دادند از حسنش خبر — شد دلم از عشق او زیر و زبر

منکر عیسیٰ ببینم رخ آں دلبرے — جاں فشانم گر بود دل دیگرے

ساختے من ہست آں جاں پرورے — سر زناں ہستم کنند از ساغرے

محو روئے او شدست ایں روئے من — بوئے او آید ز بام و کوئے من

بسکہ من در عشق او ہستم نہاں — من ہمانم من ہمانم من ہماں

جان من از جان او یابد غذا — از گریبانم عیاں شد آں ذکا

احمد اندر جان احمد شد پدید — اسم من گردید آں اسم وحید

فارغ افتادم بدو از عز و جاہ — دل ز کف داد از فرق افتادہ کلا

بر من ایں بہتاں کہ من زاں ستاں — تا ختم سر ایں چہ کذب فاسقاں

سر نتابد زاں رہ من چوں سنے — لعنت حق بر گمان دشمنے

آں منم کاندر رہ آں سرورے — درمیان خاک و خون بینی سرے

تیغ گر بارد بکوئے آں نگار — آں منم کاول کند جاں را نثار

گر ہمیں کفر است نزد کیں درے — خوش نصیبے آنکہ چوں من کافرے

کافرم گفتند دجال لعیں — من ندانم ایں چہ ایمان است و دیں

ایں طبیعتہائے شاں چوں سنگہاست — در بر شاں گر دلے بودے کجاست

کار ایشاں ہر زمانے افترا است — یار ایشاں ہر دمے حرص و ہوا است

ور نه از خبث است باطن پر ز شر — صحت نیت از ایشان دور تر

صحت نیت چو باشد در دلی — بر محل صدق افتد چون بلی

سر شرار نهانی هست در میان — ترسد از دانای اسرار نهان

لیکن این بیباکی و ترک حیا — افترا بر افترا بر افترا

این نه کار مومنان اتقیاست — این نه خوی بندگان با صفاست

هر که او مردم پرستار هوا — من چنان دانم که ترسد از خدا

خویشتن را نیک اندیشیده اند — های این مردم چه بد فهمیده اند

ابتغاء نقص اعراض از خدا — پس همه باشد نشان اشقیا

هر که زینسان خبث همسایش بود — کافرم گر بوی ایمانش بود

من بدین مردم بخوانم این کتاب — کان منزه او فتاد از ارتیاب

هم خبرها پیش کردم زان رسول — کو صدق از فضل حق پاک از فضول

لیکن ایشان را بحق روی نبود — پیش گرگی گریهٔ میشی چه سود

کافرم گفتند و رو تافتند — آن یقین گویا و لم بشگافتند

اندرینان خوب گفت آن شاه دین — کافران دل بود چون مومنین

بر زبان قرآن مگر در سینه ها — حب دنیا هست و کبر و کینه ها

دانش دین غیر لاف است و گزاف / پشت بنمودند وقت ہر مصاف

جاہلانے غافل از تاریخ زبان / ہم ز قرآن ہم ز اسرار نہان

صبر شان چون بانتہائے خود رسید / غیرت حق پردہ ہائے شان درید

دشمنان دین چو شمشیر نابکار / دین چو زین العابدین بیمار و زار

تن ہمی لرزد دل و جان از بیم / چون خیانتہائے ایشان گشت عم

مکرہا بسیار کردند و کنند / تا نظام کار ما برہم زنند

لیکن این ہم ہست کہ ہست از آسمان / چون نہ حال آید پدید از حاسدان

من چہ چیزم جنگ شان با آن خداست / کند شد تیغش ببین با چنین بلاست

ہر کہ آویزد بکار و بار حق / او ستادہ از پئے پیکار حق

ما کہ ایم و تیر ما تیر حق است / صید ما در اصل نخچیر حق است

صاعقے دارد سپاہ آن کیان / دست حق در آستین او نہان

ہر کہ با دست خدا پیچد بکین / بیخ خود کند و چو شیطان لعین

اے بسا نقشے کہ ہیچ و لعب است / کار او از دست معطی برہم است

آمدم ہر وقت چون ابر بہار / با من آمد صد نشان لطف یار

آسمان از بہر من باروشان / ہم زمین الوقت گوید ہر زمان

این دو شاهد بهرِ من استاده اند
باز در من ناقصان افتاده اند

هائے این مردم عجب کور و کر اند
صد نشان بینند غافل بگذرند

اینچنین اینان چرا بالا پرند
یا مگر زان ذاتِ بیچون منکر اند

او چو بر کس مهربانی میکند
از زمینی آسمانی میکند

عزتش بخشند ز فضل و لطف و جود
مهر و ماه را پیشش آرد در سجود

من نه از خود ادعا کرده ام
امرِ حق شد اقتدائے کرده ام

کارِ حق است این نه از مکرِ بشر
دشمنِ این دشمنِ آن وادگر

آن خدا کاین عاجزے را چیده است
رحمتش در کوئے ما باریده است

مردم و جانان بپائے مردن رسید
گم شدم آخر رخے آمد پدید

میلِ عشق و دلبرے پر زور بود
غالب آمد رخت ما را در ربود

من ندارم مایهٔ کردارها
عشق جوشید و از و شد کارها

بهرِ من شد نیستی طورِ خدا
چون خودی رفت آمد آن نورِ خدا

رو بدید و کردم که رو آن روئے اوست
هر دلِ فرخنده مائل سوئے اوست

در دو عالم مثلِ او روئے کجاست
جز سرِ کویش دگر کوئے کجا است

آن کسان کز کوچهٔ او غافل اند
از سگانِ کوچه ها هم کمتر اند

ننگ تو باد عالم جاهل در شور و شر اند ... عاشقانش از جهان دیگر اند

از جهان چون شد برون نا پدید ... از جهان آن کور و بدبختے چه دید

راه حق بر صادقان آسان تر است ... هر که جوید راستی آید بدست

هر که جوید وصلش از صدق و صفا ... ره نمایندش سوئے آن رب السما

صادقان را می شناسد چشم یار ... کید و مکر اینجا نمے آید بکار

صدق می باید برائے وصل دوست ... هر که بے صدقش بجوید احمق اوست

صدق ورزی در جناب کبریا ... آخرش می بیاید از یمن وفا

صد در بسته بکشاید ز صدق ... یار رفته باز می آید بصدق

صدق ورزان را همین باشد نشان ... کز پئے جانان بکف دارند جان

دوخته در صورت دلبر نظر ... وز ثنا و سب مردم بیخبر

کار عقبی با عملها بسته اند ... رسته آن دلها که بهرش خسته اند

از سخنها کے شود این کار و بار ... صدق می باید که تا آید بکار

علم را عالم بتے دارد براه ... بت پرستیها کند شام و پگاه

گر بعلم خشک کار دیں بدے ... هر لئیمے راز دار دیں بدے

یار ما دارد بباطنها نظر ... هاں مشو نازاں تو با مغز دگر

ہستیٔ آں عالی جنابے بس بلند — بہر وصالش شورہا باید فگند

زندگی در مردنِ عجز و بکاست — ہر کہ افتادہ ست او آخر بجاست

تا نہ کار و ردکش تا جاں رسد — کے فغانش تا در جاناں رسد

ہر کہ ترکِ خود کند یابد خدا — چیست وصل از نفس خود گشتن جدا

لیک ترکِ نفس کے آساں بود — مردن از خود شدن یکساں بود

تا نہ آں بادے وزد بر جانِ ما — کور باید ذرۂ امکانِ ما

کے دریں گرد و غبارے ساختہ — میتواں دید آں رخ آراستہ

تا نہ قربانِ خدائے خود شویم — تا نہ محوِ آشنائے خود شویم

تا نباشیم از وجودِ خود بروں — تا نہ گردد پر ز مہرش اندروں

تا نہ بر ما مرگ آید صد ہزار — کے حیاتے تازہ بینیم از نگار

تا نہ ریزد ہر پر و بالے کہ ہست — مرغِ ایں رہ را پریدن مشکل است

بد نصیبے آنکہ وقتش شد بباد — یار آزردہ دل اغیار شاد

از خردمنداں مرا انکار نیست — لیکن ایں رہ راہِ وصلِ یار نیست

تا نباشد عشق و سودا و جنوں — جلوہ ننماید نگارِ بے چگوں

چوں نہاں است آں عزیزے محترم — ہر کسے راہے گزیند لاجرم

آں سہے کو عاقلاں بگزیدہ اند
از تکلف روئے حق پوشیدہ اند

پردہ ہا بر پردہ ہا افراختہ
مطلبے نزدیک دور انداختہ

تا کہ با دیدار او رہ تافتیم
از رہِ عشق و فنایش یافتیم

ترکِ خود کردیم بہر آں خدا
از فنا ستے ناپدید آمد بقا

اندریں راہ دردِ سر بسیار نیست
جاں بخواہد دادنش دشوار نیست

گر نخواندے مرا از فضل و جود
صد فضولی کردمے بے سود بود

از نگاہے ایں گمارا شاد کرد
قصۂ راہِ ما کوتاہ کرد

راہ خود بہرِ من کشود آں دلستاں
دانمش انساں کہ گل را باغباں

ہر کہ در عہدم زمیں ہا ند خدا
میکند بر نفسِ خود جور و جفا

چہرۂ نورِ دلستاں شد سینہ ام
شد ز دستے صیقلِ آئینہ ام

پیکرم شد پیکرِ یارِ ازل
کارِ من شد کارِ دلدارِ ازل

بسکہ جانم شد نہاں در یارِ من
بوئے یار آمد ازیں گلزارِ من

نورِ حق داریم زیرِ چادرے
از گریبانم بر آمد دلبرے

احمدِ آخر زماں نامِ من است
آخریں جامے ہمیں جامِ من است

طالبے را اے خدا مژدہ باد
کش خدا بنمود ایں وقتِ مراد

هر کرا یارے نہاں شد از نظر / از خبرِ وارے بجاں پرسید خبر

هر که جویانِ نگارے مے بود / گہ بیک جالیش قرارے مے بود

مے دود ہر سو ہمیں دیوانہ وار / تا مگر آید نظر آں روئے یار

هر که عشقِ دلبرے در جانِ اوست / دل ز وصلش او نشد از ہجر دوست

عاشقاں را صبر و آرامے کجا / تو بر از روئے دلآرامے کجا

هر کرا عشقِ رخِ یارے بود / روز و شب با آں رخش کارے بود

فرقتش گر اتفاقے اوفتد / در تن و جانش فراقے اوفتد

یک زمانے زندگی بے روئے یار / مے کند بر وے پریشاں روزگار

باز چوں بیند جمالِ روئے او / میدود چوں بیحواسے سوئے او

میزند در دامنش دست از جنوں / کز فراقت شد دلم بسیار خوں

اینچنیں صدق ار بود اندر دلے / گل بجوید جائے خود چوں بلبلے

گر توافق باد و صد در دو تقصیر / کس ہمی خیزد که گردد دستگیر

تافتن رو از خورِ تاباں که من / خود بر آرم روشنی از خویشتن

ایں ہمیں آثارِ ناکامی بود / بیخ شقوت نخوت و خامی بود

عالمے را کور کرد است ایں خیال / سرنگوں افگند در چاہِ ضلال

سوئے آں بے تشنہ را باید شتافت ۔ ہر کہ جست از صدق دل آخر بیافت

آں خردمندیکہ جوید کوئے یار ۔ آبرو ریزد بشہر کوئے یار

خاک گردد تا ہوا بر بایدش ۔ گم شود تا کس رہے بنمایدش

بے نیاز است خدا کار است خام ۔ پختہ داند ایں سخن را والسلام

سراج منیر مختصر اول

بنگر اے قوم تماشا ہائے خداوند قدیر ۔ چشم بکشا کہ چہ شد تماشائے ہست کبیر

روید از گرد او چو پدید در تا یافت ۔ در سر ایں رہے ہست تیز از خنجر تیر

چو ابتلائے ہر چیز جدا ز افلاک ارض و سما ۔ گر بگیرد ز غضب پس چہ چیز نیست خطیر

قمر و شمس و زمین و فلک و آتش و آب ۔ ہمہ در قبضۂ آں یار عزیز اند اسیر

قدسیان جملہ بلرزند ازاں ہیبت پاک ۔ انبیا را دل و جان خون و الم دستگیر

جنت و دوزخ سوزند از و میلرزند ۔ تو چہ چیزی چہ ترا ترس اے کرم حقیر

چند ایں جنگ و جدل ہا بخدا خواہی کرد ۔ توبہ کن توبہ مگر در گذر از تقصیر

من اگر در نظر یار مقامی دارم ۔ پس چہ نقصان ز نکوہیدن تو وز تکفیر

لعنت آں ہست کہ از سوئے خدا میبارد ۔ لعنت بدگہران است یکے ہرزہ نفیر

اے برادر رہ دین است رہے پیش شو آ ۔ خاک شو خاک مگر باز کنندش اکسیر

تو بلا کی اگر از کبر نتابی سر خویش — من از او آدم و با تو بگویم چو پدید
آنکه ایشان از خلق و جهان بیخبر اند — ببین او جلوه نمود دست گر اهلی بپذیر

تریاق القلوب

قصیده در معرفت انسان کامل مظهر حق تعالیٰ و طریق فیصله با نزاع کنندگان

همان ز نوع بشر کامل از خدا باشد — که با نشان نمایان خدا نما باشد
بتابد از رخ او نور عشق و صدق و وفا — ز خلق او کرم و حریت و حیا باشد
صفات او همه ظل صفات حق باشد — هم استقامت او همچو انبیا باشد
روان بچشمه او بحر سرمدی باشد — عیان در آئینه اش روی کبریا باشد
صعود او همه سوی فلک بود هر دم — وجود او همه رحمت چو مصطفیٰ باشد
خبر دهد ز قدومش خدا بمصحف پاک — هم از رسول سلامی بصد ثنا باشد
نتابد از ره جانان خود سر اخلاص — اگرچه سیل مصیبت بزورها باشد
براه یار عزیز از بلا نه پرهیزد — اگرچه در ره آن یار اژدها باشد
کند حرام همه عیش و خواب را بر نفس — چو جمله عارف و عالمی درین بلا باشد
دل از کف و کلهش باشد او فتاده فرق — فراغت از همه خودبینی و ریا باشد

اصول او همه بر خلق رحم باشد و لطف
طریق او همه همدردی عطا باشد

همیشه نفس شریفش بکجا بود از مسرت
که چون گروه بدان تابع هوی باشد

همیشه محترز از صحبت بدان باشد
غیور از پئے دین همچو اصفیا باشد

پناه دین بود و ملجاء مسلمانان
بعقدۂ همت خود دافع قضا باشد

هزار سر دقیق و مشکلے نگردد حل
چو پیش او بروی کار یک دعا باشد

چو شیر زندگی او بود درین عالم
ز صید او دگران را همه غذا باشد

گهی نشان نباید ز سهو دین قویم
که بهر سرکشش یا شقیا باشد

بود مظفر و منصور از خدای کریم
ز رد ضلالت شریعت گره کشا باشد

ز عهد یار ازل بر جبینش بیار دنو
ز شان حضرت اعلی درو ضیا باشد

کشوف اهل کشوف از برائے او باشد
هم از شکوه بسے مقدمش صدا باشد

غرض مقام ولایت نشانها دارد
نه هر که دلق بپوشد ز اولیا باشد

کلید این همه دولت محبت و وفا
خوشا کسیکه چنین لطفش عطا باشد

سخن ز فقر بدزدی همه آن گفتن
و لے علامت مردان ره صفا باشد

ز مشکلات ره راستی چه شرح دهم
که شرط هر قدمے گریه و بکا باشد

بسوز و آنکه نسوزد بصدق در ره یار
بمیر و آنکه گریزنده از فنا باشد

کلاہ فتح و ظفر ہیچ سر نمی‌یابد | مگر سری کہ پے حفظ دین فدا باشد

قبا نہای سماوی بہ ہیچکس ندہند | مگر کسیکہ ز خود گم پے خدا باشد

کسے رسد بمقام خوارق اعجاز | کہ در مقام مصافات و اصطفا باشد

ضرورت است کہ در دین چنین امام آید | چو خلق جاہل و بے دین و مردہ سا باشد

جہانیان ہمہ ممنون منتش باشند | چرا کہ او پئے ملت الٰہیے باشد

اگرچہ تیغ ندارد مگر بہ تیغ دلیل | ہمے در صف تو بیکہ ناسزا باشد

چو پہلوان ہنر آید ز نزد رب کریم | سپر دمش ہمہ صدق ہمہ دعا باشد

چہ دستہا کہ نماید بزور کشتی جنگ | بایں امید کہ نفسے مگر رہا باشد

ہمیں است طائفہ برگزیدگان خدا | ہمیں علامت شاں از خدائے ما باشد

بجنگ شب گذارند ہر دمیکہ بود | کہ تا حفاظت مردم ز فتنہ ہا باشد

بخیر و عافیت بگذرد شب اللہ خواب | کہ پاسبانی ایشاں بصد عنا باشد

غلام ہمت مردان کارزار بباش | کہ امن مرد و زن از مردم غزا باشد

پناہ بیضۂ اسلام آن جوانمردیست | کہ خون جان ز پئے دین مصطفےٰ باشد

ازین بود کہ ہمہ اہل نیک طینت را | سر نیاز بدرگاہ شان ہما باشد

دماغ و کبر بمردان جز نادانی ست | کسیکہ کبر کند سخت بے حیا باشد

گلے کہ روئے خزاں را بگوی نخواہد دید — بباغ ماست اگر قسمت صبا باشد

منم مسیح بہ بانگ بلند مے گویم — منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد

مقدر است کہ روزے بریں ادیم زمیں — ہزارہا دل و جاں بر سرت فدا باشد

زمین مردہ ہمیں خواست عیسوی انفاس — ز وعظ بے عملاں خود اثر کجا باشد

گشادہ اند در فضل گر کنوں نائی — ز ناسپاس عدوئے بخت نارسا باشد

بشرط طالب آں مہدی و مسیح مباش — کہ کار شان ہمہ خونریزی و وغا باشد

عزیز من رہ تائید دین دگر راہے ست — خدا نکردہ کہ تیغ برائے آں گرا باشد

چہ حاجت است کہ تیغ از برائے دیں بکشی — شود دیں ہیچ و کہ خود پیش بقا باشد

چو دیں مدلل و معقول و با ضیا باشد — کدام دل کہ ازاں پیش ابا باشد

چو دیں درست بود خنجرے نمی باید — کہ زور و قتل سوئے عجب نما باشد

تو از سرائے طبیعت نیامدی بیروں — ازیں ہمہ سخنت تیرہ با خفا باشد

ز جبر حجت حق بر جہاں نہ پیدا است — برو دلیل بدہ گر خرد ترا باشد

ز جبر کوکبۂ صدق را شکست آید — ازیں بہیچ دگر چیست کہ خطا باشد

بہوش باش کہ جبر است خود دلیل گریز — تسلیٔ دل مردم ازیں کجا باشد

مرا بکفر کنی متہم ازیں گفتار — کہ کفر نزد تو اقرار رسم غزا باشد

بدین خطاب مرا گر ز انتقامات نبود ‌ ‌ چه جرم من که چنین حکم کبریا باشد

بتاج و تخت زمین آن نه بسته ام ‌ ‌ که شوق مسند تمکین اولیا باشد

مرا بس است که با کاینات بست آمد ‌ ‌ سرم که تکیه گهش پیش خاک پا باشد

چو التجا بفلک کرده ام بروز نخست ‌ ‌ کنون نظر بتماشای تخت شاها باشد

مرا که جنت عالیاست مسکن و ماوا ‌ ‌ چه اهل ملک ابد را نشیب جا باشد

اگر جهان همه تحقیر من کنند چه غمی ‌ ‌ که با من است قدمگاه مصطفی باشد

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا ‌ ‌ منم محمد و احمد که مجتبی باشد

ز علم هست که هیچ تعلم آن نادان ‌ ‌ اگر جناب کلیم حق ازو جدا باشد

ازان قفس که پریدم پرید کی و نشان ام ‌ ‌ کنون بکنگره عرش جائی ما باشد

مرا بگلشن رضوان چه شد است گذر ‌ ‌ مقام من چمن قدس اصطفا باشد

کمال پاکی و صدق و صفا که گم شده بود ‌ ‌ دوباره از سخن و وعظ من بپا باشد

مسیح از سخنم آنکه سخت بی خبری ‌ ‌ کرا نشانه گفته اهم از وحی کبریا باشد

کسیکه گم شده از خود بنور حق پیوست ‌ ‌ هر آنچه از دهنش بشنوی بجا باشد

نیامدم زپی جنگ و کارزار و جهاد ‌ ‌ غرض ز آمدنم و بس اتقا باشد

بخاک و آتش و لعن کسان رضا دادیم ‌ ‌ بدین غرض که نصیبی لقا باشد

درونِ من همه پُر از محبتِ تو زیست — که در زمانِ ضلالت ازو ضیا باشد
بجز اسیریِ عشقش رهائی نیست — به درد او همه امراض را دوا باشد
عنایت و کرمش پرورد مرا هر دم — ببینی اش اگرت چشمِ خویش وا باشد
بکارخانهٔ قدرت هزارها نقش اند — مگر بتجلیٔ رحمان ز نقش ها باشد
بیائیم که رهِ صدق را درخشانم — ببستان حرم آنرا که پارسا باشد
بیائیم که درِ علم و رشد بکشائیم — بخاک نیز نمائیم که در سما باشد
نترسید انکارِ ما که نامردی — تو یارِ شان نشنیں گر ترا حیا باشد
گداز شد دل و جانم پئے حمایتِ دیں — هنوز چشمِ تو کور این چه اعتدا باشد
ترا چه غم اگر این دین رهِ عدم گیرد — که هر دمت دل باں پئے هوا باشد
تو خود ز علتِ بیگانگی شدی مهجور — وگرنه از درِ او هر طرف صلا باشد
چو از شکایتِ رحمان کنی جفا دانی — تو صاف باش که تا از طرف صفا باشد
چنیں نه چنیں و نه اینچنین کات — تو بے نصیب ببینی و چه این شقا باشد
به بیت نور درین خانه ام همی بارد — مگر چگونه ببینی اگر عما باشد
ترا که همچو زنان کار زینت است و هوا — چگونه در دلِ تو میلِ اهتدا باشد
فدائے بازوئے آن هزار احمد باد — که جانِ شان به رهِ حق فدا باشد

گرفتگان محبت مسخران جهان — روندگان رهے کان رہ فنا باشد

امام وقت همان پهلوان میدان است — که تیغ بر سر و سر پیش آشنا باشد

چسان بقدر شناسی خصال مردان را — که خصلت همه چون خصلت انبیا باشد

جهان و جاه جهان و شان چنان هیچ است — که پیش چشم تو یک حسن بوریا باشد

قمر مقابله با روی شان نیارد کرد — که نور او ز خور این نور از خدا باشد

بحضرت صمدی آبرو همی دارند — دعای گریه شان خارق السما باشد

بدست هفت فلک شل شان همی بینم — اگرچه مهر فلک چشمه ضیا باشد

رهد ز صحبت شان جذبه های تاریکی — دمد ز گلشن شان آنچه دلکشا باشد

هزار جهد کنی زر نگردد این مس نفس — مگر بدوستی شان که کیمیا باشد

اگر تو خود بگریزی وگرنه ممکن نیست — که سایه کرم شان ز تو جدا باشد

غبار حرص هوا را بزیر پا بکنند — که ترک دوست ز بهر هوا جفا باشد

مرا مربی من زین گروه خود کرد است — بجذبه که نه حدش نه انتها باشد

و چشم خلق به بیند چو ماه پرتو من — بشرط آنکه ز هر پرده رها باشد

هزار گونه نشانهای صدق بنمایم — بشرط آنکه بصبر امتحان ما باشد

فلک قریب زمین شد ز بارش برکات — کجاست طالب حق تا یقین فزا باشد

کجا دلی که در او خشیت خدا باشد / کجاست مرد دعا پیشه‌ای با حیا باشد

بجاه و منصب دنیا متاز ای شیدا / که این سم است عیشت نزد اتقیا باشد

چو خواب گیر روای وقت خوش که ناپایا / طمع مدار که این جهان بی انتها باشد

نماز بیکسی و غسل انبیاء الی / ندامتست چو پیش تو جز نارها باشد

ز دیده خون بچکاند سماع و قصهٔ حشر / بشیر آنکه بدل خشیت خدا باشد

بنفس تیره تمنای وصل او هیهات / رسد بجان تجلی اگر ز خود فنا باشد

قدم بمنزل او حاتیان منه که جزین / جهان که کار جهان سلسلهٔ ابتلا باشد

چه جای خواب خوش و امن و عیش و عافیت است / نهنگ مرگ چو سر خطر در قفا باشد

کشاد کار بدل بستن است در محبوب / چه خوش کسیکه گرفتار او رها باشد

هزار شکر که من روی یار خود دیدم / چشیده‌ام آنهمه کان لذت بقا باشد

بباغ و کبر همه سکران ویش شکنم / من ایستاده ام اینک دگر کجا باشد

چو مهر انور و تابان همی فشانم نور / دگر کجا و چنین قدر کرا باشد

ز کارها که کنم و ز نشان که بنمایم / عیان شود که همه کارم از خدا باشد

کنون که در چمن من هزار گل بشگفت / گر از طلب بنشینی عجب خطا باشد

تو عمر خواه و صبوری که آن زمان آید / که جلوهٔ خور ما واضح الضحی باشد

گره ز دل بگشا کار ما ز هوش مگر — که عقل صاف و همت چو دل صفا باشد

ترا چه شد که بماتم نشسته نالان — که موسمے ست که هم مرغ در نوا باشد

ز فکر تفرقه باز آ که موسمے آمد — که اجتماع همه اهل و اتقیا باشد

اراده ازلی این زمان و وقت آورد — تو چیستی که ز تو رد این قضا باشد

مرو به هجر و بی نزد ما بیا و نشین — که ظل اهل صفا موجب شفا باشد

مقیم حلقه ابرار باش روزے چند — مگر عنایت قادر گره گشا باشد

زهی خجسته زمانے که سوئے ما آئی — زهی نصیب تو گر شوق و التجا باشد

چه جورها که تو بر نفس خود و کنی هیهات — هزار حیف برین فطنت و ذکا باشد

چه جا خفت که رنجے کشی بتالیفات — که امتحان دعا گو هم از دعا باشد

بروئے یار که هرگز نه رتبتے خواهم — مگر اعانت اسلام مدعا باشد

سیاه باد رخ بخت من اگر به دلم — دگر غرض بجز از یار آشنا باشد

ره خلاص کجا باشد آن سیه دل را — که با چنین دل من در پے جفا باشد

چو سیل دیده ما هیچ سیل و طوفان نیست — بترس زین که چنین سیل پیش پا باشد

ز آه زمره ابدال بایدت ترسید
علی الخصوص اگر آه میرزا باشد

هر که روشن شد دل و جان و روان از خضرش	کیمیا باشد بسر بردن دمے در صحبتش
چیست دنیا چون شب تار و زوال ابر سیاه	آفتاب بهتر یک ساعتے در خدمتش

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۱

ننگ و نام عزت دنیا ز دامان ریختیم	یار آمیز و دگر با خاک آمیختیم
دل بدادیم از کف جان در رہ اند اختیم	وز پئے وصل نگار حیلہ ہا انگیختیم

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵۹

گرچہ ہر کس ز راہ لاف بیانے دارد	صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

تاریخ طبع شحنہ حق صفحہ ۸۰

آن صید تیرہ بخت کہ بند بپائے اوست	شیر مثال نفس خوری اختیار کرد
فرعون شد و عنادے کلیمے بدل نشاند	یکسر خزان شد و گلہ ہا از بہار کرد
چون شحنہ حق از پئے تعزیر او بخاست	چندان بکوفتش کہ تنش چون غبار کرد
تاریخ رد آن چہ یابش چہ حاجت است	صیدے زبیک بود کہ موسےٰ شکار کرد

سنہ ۱۳۰۴ ہجری

ازالہ اوہام صفحہ ۳

آن نہ دانائے بود کز ناشکیبائے نفس	خویشتن را زود تر بر جہد و انکار آورد
صبر باید طالب حق را کہ تخم اندر جہان	ہر چہ پنہان نیست روزے بر عیان بار آورد

اند کے نور فراست باید انجام مرد را | تا صداقت خویشتن را خود باظہار آورد
صادقاں را صدق پنہانی نمی‌ماند نہاں | نور پنہاں بر جبین مرد انوار آورد
ہر کہ از دست کسے خورد است کاسات وصال | ہر زماں رویش سرور وصل یار آورد

ازالۂ اوہام صفحہ ۳

ز عشاق فرقان و پیغمبریم | بدیں آمدیم و بدیں بگذریم

ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۶

دراں ابن مریم خدائی نبود | زموت و ز فوتش رہائی نبود
رہا کرد خود را ز شرک و دوئی | تو ہم کن چنیں ابن مریم توئی

ازالہ اوہام صفحہ ۷۶۳

است احمد نہاں دارد و دو ضد را در وجود | مے تواند شد مسیحا مے تواند شد یہود
زمرۂ زیشاں ہمہ بد طینتاں را جائے تنگ | زمرۂ دیگر بجائے انبیا دارد قعود

ازالۂ اوہام صفحہ ۸۲۵

عزیزاں بے خلوص و صدق نکشائند راہے را | مصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا

برکات الدعا حاشیہ صفحہ ۱۷

اے نیچری شوخ ایں چہ ایذا است | از دست تو فتنہ ہر طرف خاست

آنکس کہ رہ محبت پسندید — دیگر نگزید جانب راست

لیکن چو ز غور و فکر بینیم — از ماست مصیبتے کہ بر ماست

متروک شدست درس فرقاں — زاں روز ہجوم ایں بلا ہاست

نیچر شدہ باصل خویشتن بد بود — دیں گم شد و نور عقلہا کاست

بر قطرۂ نگوں شدند یکبار — رو تافتہ زاں طرف کہ دریاست

بر جنت و حشر و نشر خندند — کیں قصہ بعید از خردہاست

چوں ذکر فرشتگاں بیاید — گویند خلاف عقل داناست

اے سید سرگروہ ایں قوم — ہشدار کہ پائے تو کجاست

بیرون ز سر ایں چہ در سر او فتاد — رو توبہ بکن ایں نہ راہ تقواست

ترسم کہ بدیں قیاس یک روز — گوئی کہ خدا خیال بیجاست

اے خواجہ برو کہ فکر انساں — در کار خدا ز نوع سوداست

آخر ز قیاس ما چہ خیزد — بنشیں کہ نہ جائے شور و غوغاست

اے بندہ بصیرت از خدا خواہ — اسرار خدا نہ خوان یغماست

بگو سید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا — بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

اگر یاران کنون عزّ ِ اسلام رحم آرید   باصحاب نبی نزد خدا نسبت شود پیدا

نفاق و اختلاف ناشناسان از میان خیزد   کمال اتفاق و خلّت و الفت شود پیدا

بجنبید از پی کوشش که از درگاه باری   ز بهر ناصران دین حق نصرت شود پیدا

اگر امروز فکر عزت دین در شما جوشد   شما را نیز والله رتبت عزت شود پیدا

اگر دست عطا در نصرت اسلام بکشائید   هم از بهر شما تائید قدرت شود پیدا

ز بذل مال در راهش کسے مفلس نمی گردد   خدا خود میشود ناصر اگر همت شود پیدا

دو روز عمر خود در کار دین کوشید اے یاران   که آخر ساعت رحلت بصد حسرت شود پیدا

امید دین روا گردان امید تو روا گردد   ز صد نومیدی و یاس و الم رحمت شود پیدا

در رضای نبی بنگر که چون شد کار تا دانی   که از تائید دین چشمهٔ دولت شود پیدا

بجز از جان و دل تا خدمتے از دست تو آید   بقائے جاودان یابی گر این همت شود پیدا

بمفت این اجر نصرت‌ها و شهدا انجی ورشد   تقاضا آنچه سالست این بهر حالت شود پیدا

همی بینم که داور قدیر و پاک می خواهد   که باز آن قوت اسلام آن شوکت شود پیدا

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است   بلائے او بگردان گر گہے آفت شود پیدا

چنان خوش دار او را ای خدائے قادر مطلق   که در هر کار و بار حال او جنت شود پیدا

دریغ و درد قوم من ندائے من نمی شنود   ز هر دردم همه پندش اگر عبرت شود پیدا

مرا باور نمی آید کہ چشمِ خویش بکشایند — مگر وقتیکہ خوف و عفت و خشیت شود پیدا

مرا دجال و کذاب و بتر زیں کافراں ہمشد — نمی دانم چرا از نورِ حق نفرت شود پیدا

عجب دارد پئے آشنایاں تو فلاں از دیں — کہ از حق چشمۂ حیواں دریں ظلمت شود پیدا

چرا انساں تعجب ہا کند در کار ایں عیسیٰ — کہ خواب آلودگاں را دافع غفلت شود پیدا

فراموشت شد اے قوم احادیثِ نبی اللہ — کہ نزد ہر صدی یک مصلح امت شود پیدا

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۵

بدہ از چشمِ خود آبے درختانِ محبت را — مگر روزے دہندت میوہ ہائے پر حلاوت را

مہ اسلام در باطن حقیقتہا ہمے دارد — کجا باشد خبر زاں ہا گرفتارانِ صورت را

من از یار آمدم تا خلق را ایں ماہ بنمایم — گر امروزم نمی بینی بہ بینی روزِ حسرت را

گر از چشمِ تو پنہانست تنہا نم دمِ زن یارے — کہ بد پرہیز بیمارے نہ بیند روئے صحت را

چہ چشمِ حق شناس و نغز عرفانش بخشیدند — نہادی نام کافر لاجرم عشاقِ ملت را

کجا از آستانِ مصطفیٰ اے ابلہ بگریزیم — نمی یابیم در جائے دگر ایں جاہ و دولت را

بحمد اللہ کہ خود قطعِ تعلق کرد ایں قومے — خدا از رحمت و احساں میسر کرد خلوت را

چہ دور از خدا کہ می بینیم بد اندیشیہا — نبازم دلبرِ خود را کہ یارم داد جنت را

چہ سوزی ہمی ایشاں نشیند کہ یا دلدار می رسم — اگر زیں بیش بستند بگرداں رزق قسمت را

سبه نخوت نهانمی آید بدست آن دامن پاکش — کسی عزت ازو یابد که سوزد رخت عزت را

اگر خواهی ره معنی ز لاف علم خالی شو — که ره ندهند بکویش اسیر کبر و نخوت را

مده دل در تنعمهای دنیا گر خدا خواهی — که میخواهد نگار من تهیدستان عشرت را

مصفا قطره باید که تا گوهر شود پیدا — کجا بیند دل ناپاک روی پاک حضرت را

نمیباید مرا یکذره عمر تماشای این دنیا — مده از بهر ما کرسی که ما میریم خدمت را

همه خلق و جهان خواهند بهر نفس خود عزت — خلاف من که میخواهم براه یار ذلت را

همه در دور این عالم امان و عافیت خواهند — چه افتاد این سر ما را که میخواهد مصیبت را

مرا هر جا که می بینم رخ جانان نظر آید — درخشد در خور و در ماه بنماید ملاحت را

حریص غربت و مجرم ازان روزی که دانستم — که چه یاد خاطرش باشد دل مجروح غربت را

من آن شاخ خودی خودروی از بیخ گندم — که می آرد ز ناپاکی بر نفرین و لعنت را

اگر از روضهٔ جانان دل من مرده بردارند — ببینی اندران آن هم لب پاکیزه طلعت را

فروغ نور عشق او ز بام و قصرها روشن — مگر بیند کسی آنرا که بیدار و بصیرت را

نگاه رحمت جانان عنایتها بمن کردست — وگرنه چون منی کی یابد آن رشد و سعادت را

نظر یا زان علم ظاهر اندر علم خود نازند — ز دست خود فگندند معنی مغز و حقیقت را

همه فهم و نظر در پرده های کبر پوشیدند — چنان خواهند این خمی که پاکان جام قربت را

خدا خود قصهٔ شیطان بیان کرده است و دانند | که این نخوت کند ابلیس را اہل عبادت را

بلفظی بس کردند عمر خود بلا حاصل | دمی از بہر معنی‌ہا نمی‌یابند فرصت را

گزاف و لاف شان و ظاہر شریعت ہم باطل | کہ غافل از حقایق کی نکو دانند شریعت را

مسیح ناصری را تا قیامت زنده می‌خوانند | مگر مدفون یثرب را ندادند این فضیلت را

ز بوی نافهٔ عرفان چو محروم ازل بودند | پسندیدند در شان شہ خلق این مذلت را

ہمہ در ملۂ قرآن را چو خاشاکی بیفگندند | ز علم ناتمام شان چہ ماتم گشت ملت را

ہمہ عیسائیان از منفعل وعده دادند | دلیری‌ہا پدید آمد پرستاران میت را

درین ہنگام پر آتش بخواب خوش چسان خسپم | زمان غربا دیدی دارد کہ بشتابید نصرت را

شب تاریک ہم دزد و قوم ما چنین غافل | کجا زین غم روم یا رب نگاه خود دست قدرت را

نجات انگیزی شان جنبشی خود نیشتر ہم | نہان کی ماند آن نوری کہ حق بخشید فطرت را

کجا غوغای شان بر خاطر من خستگی آرد | کہ صادق نزد وی نبود و گر بیند قیامت را

براہین احمدیہ — نصیحت — صفحہ ۹۳

بیا ای طلبگار صدق و صواب | بخوان از سر حرص و فکر این کتاب

گرت بر کتابم فتد یک نگاه | بدانی کہ تا جنت این است راه

مگر شرط انصاف و حق پروریست | کہ انصاف مفتاح دانشوریست

دو چیز است چوبان دنیا و دین | دل روشن و دیدهٔ دوربین
کسے کو خرد دارد و نیز داد | نخواهد مگر راه صدق و سداد
نه پیچید سر از آنچه پاکست و راست | نتابد رخ از آنچه حق و بجاست
چو بیند سخن را ز حق پروری | دگر در سخن کم کند داوری
الا اینکه خواهی نجات از خدا | بقصر نجات از در حق در آ
بحق گرد و حق را بخاطر نشان | منه دل بباطل چو کژ خاطران
مشو عاشق زشت روز نهار | وگر خوب گم گردد از روزگار
زمین از زراعت تهی داشتن | به از تخم خار و خسک کاشتن
اگر گرددت دیدهٔ عقل باز | بجوئی ره حق ز عجز و نیاز
طلبگار گردی به صدق دلی | بخواب اندر اندیشه هم نگسلی
نگیری دمے استراحت از آن | مگر چون ز حق باز یابی نشان
اجل بر سر هستی ات چون حباب | تو زین سان سر اندر نهاده بخواب
بآبا و اجداد پیشین نگر | که چون در گذشتند زین رهگذر
بیادت نماندست انجامشان | فراموش کردی در اندک زمان
خودت با اجل چیست از مکر و بند | چه دیوار داری کشیده بلند

چو ناگہ نہنگِ اجل در کشد — چرا آدمی این چنیں سر کشد

بدنیاے دوں دل ببندد جواں — تماشاے آں بگذرد ناگہاں

بدنیا کسے جاودانہ نماند — بہ یک رنگ وضعِ زمانہ نماند

بدستِ خود از حالتِ دردناک — سپردیم بسیار کس را بخاک

چو خود دفن کردیم خلقے کثیر — چرا یاد ناریم روزِ اخیر

ز خاطر چرا یادِ شاں افگنیم — نہ ما آہنیں جسم روئیں تنیم

بترس اے عنا ند ز قہرِ خدا — کہ سخت است قہرِ خداوندِ ما

بہ ناکردنِ ترسِ پروردگار — بسا شہر ویراں شدند و دیار

ازاں بے ہراساں نشانے نماند — نشانے چہ یک استخوانے نماند

ہمہ زیرکی در ہراسیدن است — وگرنہ بلا بر بلا دیدن است

بہ ناپاکی و خبث نازیستن — بہ از این چنیں زیست نازیستن

بیا و بنہ سوے انصاف گام — زکیں توبہ کردن چرا شد حرام

یقیں داں کہ ظلم زحق پروریست — نہ لاف و گزاف است نے سرسریست

بہر جا ہمے غور کردم بسے — شنیدم بدل حجتِ ہر کسے

بجو اندم ز ہر ملتے دفترے — بدیدم ز ہر قوم دانشورے

هم از کودکی سوے این تاختم ... درین شغل خود را بینداختم

جوانی همه اندرین باختم ... دل از غیر این کار پرداختم

بماندم درین غم زمانے دراز ... نخفتم ز فکرش شبانے دراز

نگه کردم از روے صدق و سداد ... بترس خدا و بعدل و به داد

چو اسلام دینے قوی و متین ... ندیدم که بر مبنعش آفرین

چنان دارد این دین صفا بیش بیش ... که حاسد به بیند در روئے خویش

نماید از آن گونه راه صفا ... که گردد بصدقش خرد رهنما

همه حکمت آموزد و عقل و داد ... رهاند ز هر نوع جهل و فساد

ندارد دگر مثل خود در بلاد ... خلافش طریقے که مثلش مباد

اصولش که هست آن راه نجات ... چو خورشید تابد بصدق و ثبات

اصول دگر کیش ها هم عیان ... نه چیزے که پوشیدنش میتوان

اگر نامسلمان خبر داشتے ... بجان جنس اسلام نگذاشتے

محمد ﷺ همین نقش نور خداست ... که هرگز چنوے بگیتی نخاست

تهی بود از راستی هر دیار ... بکردار آن شب که تاریک و تار

خدایش فرستاد و حق گسترید ... زمین را بدان مقدمے جان دمید

نہالیست از باغ قدس وکمال	ہمہ آل او ہمچو گلہائے آل

براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ الف

کرمہائے و اندرا چوں محبت می آید فراز	مے فتد بر شمع سوزاں از رہِ شوخی و ناز

براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴

عشق است کہ بر خاک مذلت غلطاند	عشق است کہ بر آتش سوزاں بنشاند
کس بہر کسے سر ندہد جاں نفشاند	عشق است کہ ایں کار بصدق کناند

براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۶

چشم و گوش و دیدہ بند اے حق گزیں	یاد کن فرمان قل للمومنیں
خاطرِ خود زیں آں یکسر برآر	تا شود بر خاطرت حق آشکار
زیر پا کن دلبرانِ اینجہاں	تا نماید چہرہ آں محبوب جاں
کاملان حق اند ہم زیر زمیں	تو بگوری با حیات ایں چنیں
سالہا باید کہ خونِ دل خوری	تا بکوے دلستانے رہ بری
کے بآسانی رہے بکشائیدت	صد جنوں باید کہ تا ہوش آیدت

براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۱

ہمیں مرگست گر یاراں بپوشد روئے یار ازما	بیکدم میکند وقتِ خزاں فصل بہار ازما

سرمہ چشم آریہ صفحہ ٹائٹل

بحمد اللہ کہ ایں کحل الجواہر	شد از کوہ صواب صدق ظاہر
متاب از سرمہ گر روشنی چشم میباید	کہ غافل از دل و جان دست دارد چشم بینا را
کسانیکہ پوشیدہ چشم و دل اند	ہمانا کزیں طوطیا غافل اند

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۰۱

اے ز تعلیم وید آوارہ	منکر از فیض بخش ہموارہ
آں قدیرے کہ نیست زو چارہ	نزد تو عاجز است و ناکارہ
بشنوی گر بود بحق روئے	شور قالوا بلے ز ہر سوئے
آنکہ با ذات او بقا و حیات	چوں نباشد بدیع تا آں فات
ناتوانی ست طور مخلوقات	کے خدا اینچنیں بود ہیہات
کے پسند خرد کہ رب قدیر	ناتواں باشد و ضعیف و حقیر
نظرے کن بشان ربانی	داور ما مکن ہبا دانی
اینچہ دین است و اینچہ آئین است	کہ خدا ناتوان و مسکین است
گر بدیں دین و کیش ہستی شاد	مایۂ عمر را دہی برباد

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۰۶

آنجا که محبت نمک مے ریزد	هر پرده که بود از میان برخیزد
این نفس دنی که صد هزارش دست است	خاموش شود چو عشق شور انگیزد
چو رنگ خود همی رود کسے را از عشق	یارش نه کرم برنگ خویش آمیزد

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۱۰

سینہ مے باید تہی از غیر یار	دل ہمی باید پر از یاد نگار
جاں ہمے باید براہِ او فدا	سر ہمے باید بپائے او نثار
ہیچ دانی چیست دین عاشقاں	گویمت گر بشنوی عشاق وار
از ہمہ عالم فرو بستن نظر	لوح دل شستن ز غیر دوستدار

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۳۹

چوں گماں کنم اینجا مدد روح قدس	کہ مرا در دل شاں دیو نظر مے آید
این مدد ہاست در اسلام چو خورشید عیاں	کہ بہر عصر مسیحائے دگر مے آید

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۴۳

ترک خوبی مے کناند خوب‌تر	عشق را درماں بود عشق دگر
شیر با شیرے نماید زور تن	مے تواں آہن بہ آہن کوفتن
گر غریق اندر نجاست گشت تن	رو بہ دریا ے در آر و غوطہ زن

فیصلہ آسمانی صفحہ ۳۶

گر خدا از بندہ خوشنود نیست ہیچ حیوانے چو او مردود نیست
گر سگِ نفسِ دنی را پروریم از سگانِ کوچہ ہا ہم کمتریم
اے خدا اے طالبان را رہنما ایکہ مہرِ تو حیاتِ روحِ ما
بر رضائے خویش کن انجام ما تا بر آید در دو عالم کامِ ما
خلق و عالم جملہ در شور و شر اند طالبانت در مقامِ دیگر اند
آں یکے را نور مے بخشی بہ دل واں دگر را مے گذاری پا بہ گل
چشم و گوش و دل ز تو گیرد ضیا ذاتِ تو سر چشمۂ فیضِ ہدیٰ

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نورِ دیں بودے ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نورِ یقیں بودے

دوستاں خود را نثارِ حضرتِ جاناں کنید در رہِ آں یارِ جانی جان و دل قرباں کنید
آں دلِ خوش باش را کاندر جہاں جوید خوشی از پئے دینِ محمد کلبۂ احزاں کنید
از تعیش ہا بروں آئید اے مردانِ حق خویشتن را از پئے اسلام سرگرداں کنید

اے عزیزاں مددِ دینِ متیں آں کاریست کہ بصد زہد میسر نشود انساں را

آنانکہ گشت کوچۂ جاناں مقامِ شاں ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ شاں
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق میرد کسیکہ نیست مرامش مرامِ شاں

اے مرد دل کوش پیچ چو اہل دل
جہل و قصور تست تفہمی کلام شاں

بنگر کہ آں ہوید من شیخ نجف را
چنداں امان ع او کہ تکمیل حل کند

بر د باری می کند زور آورے
جا بلے مہدی کہ ہستم برترے

ذلت صادق مجوئے بے تمیز
زیں ہے ہرگز نخواہی شد عزیز

اے خدا اے چشمہ نور ہدے
از کرمہا چشم ایں امت کشا

یک نظر کن سوئے آں راز نہاں
تا رہی اے طالب از وہم و گماں

عزیزاں مے وہم صد بار سوگند
بروئے حضرت داور سوگند

کہ ور کارم جواب از حق بجوئید
بہ محبوب دل ابرار سوگند

اشتہار طاعون

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
نہ پندارم کہ بد بینند آں نیکو کارے

مرا باور نمی آید کہ رسوا گردد آں مردے
کہ مے ترسد ازاں یارے کہ غفار ست و ستارے

اگر آں چیزے کہ می بینم عزیزاں نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خوں بارے

خور تاباں سیہ گشت است از بد کاری مردم
زمیں طاعوں ہمی آرد پئے تخویف و انذارے

بہ تشویش قیامت ماند ایں تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آں جز حسن کردارے

نشاید یافتن ہمراں جناب عزت و غیرت
کہ گر خواہد کشد در یک دمے چوں کرم بیکارے

من ازیں ہمدردی گفتم تو خود ہم فکر کن یارے | خبردار بہر ایں روز است اے دانا و ہوشیارے

صدق را ہر دم ہمی آید ز رب العالمیں | صادقاں را دست حق باشد نہاں در آستیں

ہر بلا کز آسماں بر صادقے آید فرود | آخرش گردد نشانے از برائے طالبیں

تتمۂ نوید

اے پے تحقیر من بستہ کمر | نیستت خبر چو من کار دگر

مے کشائی ہر دمے بر من زباں | چوں نترسی از خدائے رازداں

از سر تقوے ہمے باید بداں | تا کجا دشنامہائے بد خصال

نیستی گرگ بیابانی نہ مار | ترک کن ایں خوی و از حق شرم دار

اے عجب از سیرتہائے پر غضب | از حقیقت بے خبر دور از ادب

خیز و اول فہم خود را کن درست | نکتہ چینی را چشم می باید نخست

دل شود از بدزبانیہا سیاہ | بدزباناں را درانجا نیست راہ

کم نشیں با زمرۂ مستہزئیں | تا بیابی حصہ از مہتدیں

روز و شب بد گفتنم کار تو شد | لعنت و تحقیر کردار تو شد

لعنت آں باشد کہ از رحمٰں بود | لعنت نااہل و دوں آساں بود

گر سفیہے لعنتے بر ما کند | او نہ بر ما خویشتن رسوا کند

می دہم فرعونیاں را ہر زماں — چوں ید بیضاے موسیٰ صد نشاں

زیں نشانہا بدرگاں کور و کر اند — ہمچو شاں را بینند و غافل بگذرند

دور افتادم ز چشمانِ بشر — از اتفاقم نیست شاں را خبر

در من افتادند از نقص عقول — بستہ شد بر دیدہ چشم از قبول

کس ز رازِ جان من آگاہ نیست — عقلِ شاں را تا در یار رہ نیست

از سرِ حمق است جوش و جنگ شاں — واز پے اظہار حق آہنگ شاں

اے منور گر بیائی سوئے ما — وارہیا [illegible] تنگی و کو[illegible]

واز سر صدق و صداقت پروری — روز[illegible] در حضور ما [illegible]

عالمے بینی ز ربانی نشاں — سوئے رحماں خلق و عالم را کشاں

من ہمی خواہم کہ آزارے دہم — [illegible] با او دنیا رسے دہم

ہم چنیں یکسال مے باید قیام — از من ایں عہد است و از تو التزام

گر گذشت ایں سال و عدم نشاں — ہر چہ مے گوئی ہمی گو بعد ازاں

صالحاں را ایں طریق و سنت است — راہ استعجال راہِ لعنت است

ہر کہ روشن شد درون از حضرتش — کیمیا باشد دست در صحبتش

ہر کہ او را ظلمتے گیرد براہ — دامنِ پاکاں ست او را عذر خواہ

آں خدا با یارِ خود یاری کند ٭ با وفا داراں وفاداری کند

ہر کہ عشقش در دل و جانش فتاد ٭ ناگہاں جانے در ایمانش فتاد

عشقِ حق گردد عیاں بر روئے او ٭ بوئے او آید ز بام و کوئے او

دیدِ او باشد بحکمِ دیدِ او ٭ خود نشیند حق پئے تائیدِ او

ہیں نمایاں کارہا کاندر جہاں ٭ مے نماید بہر اکرامش عیاں

صد شعاعش میدہد چوں آفتاب ٭ تا مگر جانے برآید از حجاب

اینچنیں مہمہا کردہ است ٭ منکرم بر خود ستمہا کردہ است

علمِ قرآں علمِ آں طیبِ زباں ٭ علمِ غیب از وحیِ خلاقِ جہاں

ایں سہ علمش چوں نشانہا دادہ اند ٭ ہر سہ ہمچوں شاہداں استادہ اند

آدمی زادے ندارد ہیچ فن ٭ تا در آویزد دریں میداں بمن

حجتِ رحماں براشیاں شد تمام ٭ یا دہ گوئی ماند در دستِ لئام

از کسوف و ترکِ آں نوریکہ بود ٭ مہر و مہ ہم پیشم آمد در سجود

ایں نشاں بر آسماں رحماں نمود ٭ بر زمیں ہم دستِ ہیبتہا کشود

ہست لطفِ یار بر من بر من اتم ٭ او مرا شد من ہم از مہرش شدم

دلبرم در شد بجان و مغز و پوست ٭ راحتِ جانم ہمہ یادِ روئے اوست

بارہا دارم بہار و بہ ہم
ہر یکے دستے بداماں نے زند
است دریغا قوم تن نشناختند
ایں جہاں پرستم کور و کر است
ذرہ بودم مرا نشناختند

شد عیاں از من بہار و بیش ہم
ما بہ ذیل حق نشستیم و احد
نقد ایماں در حسد نا باختند
چشم شاں از چشم ہوباں کمتر است
چوں خورے گشتم ز چشم انداختند

تحفۂ گولڑویہ

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
اے ملامت گر خدا را بر زماں کن یک نظر
خستگان دیں مرا از آسماں طلبیدہ اند
وحی ہا را فروغ از صد نشانہا دادہ اند

یا ز بغض و کینہ و انکار ایناں ہمیں
چوں خدا خاموش ماندی در چنیں وقت خطر
آمدم وقتیکہ دلہا خوں ز غم گردیدہ اند
مہر و مہ ہم از پے تصدیق ما استادہ اند

ہزاراں کار بیکہ گردد از دعاے محو جانانے
عجب دارد دستے کہ دست عاشقش باشد
اگر جنبد لبے دیے ز بہر آنکہ سرگرداں
ز کار افتادہ را بر کار می آرد خدا زیں راہ

نہ شمشیرے کند آں کار نے با تیر نہ یارانے
بگرداند جہانے را ز بہر کار گریانے
خدا از آسماں پیدا کند ہر نوع سامانے
ہمیں باشد دلیل آنکہ ہست از خلق پنہانے

گر بباید که باشد طالبِ او صابر و صادق / شب بیند روز تو سیدی فنا و از دل جانے

تذکرة الشهادتین

آں ہوا نمرود را سبب کردگار / جوہر خود کرد آخر آشکار

نقد جاں از بہر جاناں باختہ / دل ازیں فانی سرا پرداختہ

پر خطر ہست ایں بیابانِ حیات / صد ہزاراں اژدہائیش در جہات

صد ہزاراں آتشے تا آسماں / صد ہزاراں سیلِ خونخوار و دماں

صد ہزاراں مرحلے در کوئے یار / دشت پر خار و بلائیش صد ہزار

بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم / ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

ایں چنیں باید خدا را بندۂ / سر پئے دلدار خود افگندۂ

او پئے دلدار از خود مُردہ بُود / از پئے تریاق زہرے خوردہ بود

تا نہ نوشد جام ایں زہرے کسے / کے رہائی یابد از مرگ آں خسے

زیر ایں موت است پنہاں صد حیات / زندگی خواہی بخور جامِ ممات

تو کہ گشتی بندۂ حرص و ہوا / ایں طلب ور نقصِ ایمانِ تو کجا

دل بدیں دنیائے دوں آویختی / آبرو از بہرِ عصیاں ریختی

صد ہزاراں فوج شیطاں در پست / تا بسوزد در جہنم چوں خست

از پئے امید یا بہرِ خطر / می شود ایمان تو زیر و زبر

از برائے ایں سرائے بے وفا / مے نہی دینِ خدا را زیر پا

دیں بود دینِ فدائے آں نگار / اے سیہ باطن ترا با دیں چہ کار

پست ہستی لاف استعلا مزن / وز گلیم خویش بیروں پا مزن

خویشتن را نیک اندیشیدہ / اے ہلاک اللہ چہ بد فہمیدہ

خوش نگر در دوستاں از قیل و قال / تا نمیری زندگی باشد محال

کبر و کیں را ترک کن ای بدخصال / تا بتابد بر تو نورِ ذوالجلال

ایں چنیں بالا ز بالا چوں پری / یا مگر زاں ذات بیچوں منکری

کاخ دنیا را چہ دیدستی بنا / کت خوشت افتاد ایں فانی سرا

دل چرا عاقل بہ بندد اندر ایں / ناگہاں باید شدن بیروں ازیں

از پئے دنیا بریدن از خدا / بس ہمیں باشد نشانِ اشقیا

چوں شود بخشایش حق بر کسے / دل نمی ماند بہ دنیایش بسے

خوشترش آید بیابان تہیاں / تا درو نالد ز بہرِ دلستاں

پیش از مردن بمیرد حق شناس / زانکہ محکم نیست دنیا را اساس

هوش کن این جا نگہ جائے فناست / با خدا می باش چوں آخر خداست

زہر قاتل گر بدست خود خوری / من چساں دانم کہ تو دانشوری

بیں کہ ایں عبد اللطیف پاک مرد / چوں پئے حق خویشتن برباد کرد

جاں بصدق آں دلستاں را دادہ است / تا کنوں در سنگہا افتادہ است

ایں بود رسم رہ صدق و وفا / ایں بود مردانِ حق را انتہا

از پئے آں زندہ از خود فانی اند / جاں فشاں بر مسلک ربانی اند

فارغ افتادہ ز نام و عز و جاہ / دل ز کف وز فرق افتادہ کلاہ

دور تر از خود بہ یار آمیختہ / آبرو از بہر روئے ریختہ

ذکر شاں ہمے دہد یاد از خدا / صدق ورزاں در جنابِ کبریا

گر بجوئی ایں چنیں ایماں بود / کار بر جوشندگاں آساں بود

لیک تو افتادہ در دنیا اسیر / تا نمیری کے رہی زیں دار و گیر

تا نمیری اے سگِ دنیا پرست / دامنِ آں یار کے آید بدست

نیست شو تا بر تو فیضانے رسد / جاں فشاں تا دگر جانے رسد

تو گذاری عمرِ خود در کبر و کیں / چشم بستہ از رہ صدق و یقیں

لیک دل با نیکواں ار دہی / بر گہر تقوی زند بدگوہرے

هست دین تخم فنا را کاشتن / واز سر هستی قدم برداشتن

چوں بفیضی با دو صد درد و نفیر / کس ہمے خیزد کہ گردد دستگیر

با خبر را دل تپد بر بے خبر / رحم بر کور سے کند اہل بصر

ہمچنیں قانون قدرت اوفتاد

مر ضعیفاں را قوی آرد بیاد

غزل

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی / زخم و مرہم ہمہ و یار تو یکساں کردی

ہمہ مجموع دو عالم تو پریشاں کردی / ہمہ عشاق تو سرگشتہ و حیراں کردی

ذرہ را تو بیک جلوہ کنی چوں خورشید / اے بسا خاک کہ تو چوں مہ تاباں کردی

دو چہ اعجاز نمودی کہ بیک جلوہ عشق / در رفتن بروی آمد آساں کردی

ہوشمنداں جہاں را تو کنی دیوانہ / اے بسا خانۂ فطنت کہ تو ویراں کردی

جان خود کس ندید بہر کسے از صدق و وفا / راست اینست کہ ایں جنس تو ارزاں کردی

بر تو ختم است ہمہ شوخی و عیاری و ناز / ہیچ عیارے نباشد کہ نہ نالاں کردی

ہر کہ در حجرت افتاد تو بریاں کردی / ہر کہ آمد بر تو شاد تو گریاں کردی

تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم — اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی

اے تپ عشق بنازم کہ بدیں بیخواری — کافر استی شدم و مسلماں کردی

ہمہ جا شور تو بینم چہ حقیقت چہ مجاز — سینہ مشرک و مسلم ہمہ بریاں کردی

آں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند
لطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کردی

کشتیٔ نوح

نشاں اگرچہ ز اختیار کس پیدا است — مگر نشان ہم از نشاں ز دادارم

کہ آں سعید ز طاعون نجات خواہد یافت — کہ حسنت و حسنت پناہے بچار دیوارم

مرا قسم بخداوند خویش و عظمت او — کہ ہست ایں ہمہ از وحی پاک گفتارم

چہ حاجت است بہ بحث دگر ہمیں کافیست — برائے آنکہ سیہ شد دلش ز انکارم

اگر ورع برآید ہر آنچہ وعدۂ من
رواست گر ہمہ خیزند بہر پیکارم

دافع البلاء

ماندہ چیزیست دیگر خشک ناں چیزے دگر — خوردنی ہرگز نباشد ناں خشک اے بے ہنر

دوستان را مائده بد مند از جود و کرم | پاره های خشک نان بیگانگان را نیز هم
نیز هم پیش سگان آن خشک نان ہی افگنند | مائده از لطف پیش عزیزان می برند
ترک کن این خشک نان را پیش کن عزیزانا باش | گر خردمندی پیے آں مائده دیوانه باش

ایضاً

چو آمد از خدا ملعون بر ان چشم اکرامش | تو خود ملعون فی الحق فاسق چرا ملعون نہی نامش
زبان تو به وقت صلاح تو خبث است این | کسے کو بر بدی چسپد نہ بینم نیک انجامش

کتاب البریه

کسے پرستند عبادہ اجزاے نباداتے بود | پس نگیرید بر ز ہر یشان هر که گربائے بود
آن خداوندی که نامش هست بر هر برگ ثبت | هر که جوید آن خدا را او مسلمانے بود

منه

صادق آن باشد که ایام بلا | می گذارد با محبت با وفا
گر قضا را عاشقے گردد اسیر | بوسد آن زنجیر را کز آشنا

منه

محمد است امام و چراغ هر دو جهان | محمد است فروزندهٔ زمین و زمان

خدا نکو میش از ترس حق مگر بخدا — خدا نماست و بود شش بہائے عالمیان

منہ

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین — شد ظہور وعدہائے انبیاء و مرسلین

تا بکے جنگ و نبرد و کارزارت با خدا — اے سیہ باطن بترس از خشم رب العالمین

منہ

آسمان و مہ و خورشید شہادت دادند — تا تو تکذیب ز نادانی و غفلت نکنی

چون نہ از نصرت حق نیست چو اخیار نصیب — شرط انصاف نباشد کہ ز حق دم نزنی

براہین احمدیہ

کلاہ پاک ایچ چون بد مدحا م عرفان را — کسے کو بیخبر زان شد ز ذوق ایمان را

نشست نخود و کوری ہمہ عمر بسر ذات — نہ گوش ست آنکہ نشنیدست گاہی نوا جانان را

منہ

چون نشست بیک تکذیب ہمسری — پس چرا کنی لقا در طلاق برابری

شرم ہم آمدت زدم فی خود بگیر دگا — رو قدر خود بہ بین کہ ز تاب کرم کمتری

الوصیت

الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد
سپے حرص دنیا مدہ دیں بباد

بدیں دار فانی دلِ خود مبند
کہ درو نہاں راحتش صد گزند

اگر باز باشد ترا گوش ہوش
زگورت ندائے در آید بگوش

کہ اے طعمہ من پس از چند روز
پئے فکر دنیائے دوں کم بسوز

ہر آنکو بدنیائے دوں مبتلاست
گرفتار رنج و عذاب و عناست

برست آنکہ بر موت دارد نگاہ
بریدہ ز دُنیا و دیدہ براہ

سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دُنیا ہمہ رخت و بار

پئے دار عقبے کمر بستہ چست
رہا کردہ سامان ایں خانہ سست

چو کارِ حیات است کارِ نہاں
ہماں بہ کہ دل بگسلی زیں مکاں

جہنم کزو داد فرقاں خبر
ہمیں حرص دُنیاست جانِ پدر

چو آخر ز دُنیا سفر کردن است
چو روزے ازیں رہ گذر کردن است

چرا عاقلے دل بہ بندد در آں
کہ ناگاہ وزد بر گل او خزاں

بدیں تجربہ بستن دلِ خود خطاست
کہ ایں دشمنِ دین و صدق و صفاست

چہ حاصل ازیں دوستانِ دو رنگ
کہ گاہے بصلحت کشد گاہ بجنگ

چرا دل نہ بندی بداں دوستاں
کہ مہرش رہا تا ز بند گراں

بدو بفکرِ انجام کن اے غومی
ز سعدی شنو اگر زمن نشنوی

عروسی بود نوبتِ ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

اے یار ازل ہمیں است روے تو مرا
بہتر ز ہزار خلد کوے تو مرا

از مصلحتے دگر طرف بینم لیک
ہر لحظہ نگاہ ہست سوے تو مرا

بر عزت من اگر کسے حملہ کند
صلح است طریق ہیچو خوے تو مرا

من ہیچ نیستم چہ عزتم ہست مگر
جنگ است ز بہرِ آبروے تو مرا

غریقِ ورطہ بحرِ محبت
نہ بر مہرش نظر باشد نہ بر کیں

بگوش عاشق از لبہائے دلدار
چناں نفریں عزیز آید کہ تحسیں

چناں رویش خوش افتد از سرِ عشق
کہ قرباں می کند بر وے دل و دیں

شب و روزش بدلبر کار باشد
دل و جانش شود آں یارِ شیریں

بسوزد ہر چہ غیر از یار باشد
ہمیں ایں عشق را رسم است و آئیں

کے تواں کردن شمارِ خوبیِ عبدالکریم — آنکہ جاں داد از شجاعت بہرِ اطہر تقیم

حامیِ دیں آنکہ یزداں نام او لیڈر نہاد — عارفِ اسرارِ حق گنجینۂ دینِ قویم

صدق ورزید و بصدقِ کاملِ اخلاصِ خویش — موردِ رحمت شد اندر درگہِ ربِ علیم

گرچہ چنیں نیکواں ایں چرخ بسیار آورد — کم برآید یادے با ایں صفا و ذاتِ سیم

مدتے در آتشِ ہجرِ پدر افتادہ بود — ایں کرامت بیں کہ آتش بر دلِ آمد سلیم

زیں عجیب تر آنکہ او در صحبتم در چند روز — مظہرِ اسرارِ حق شد عارفِ از قدیم

گوہرش چوں آب و تابے داشت از فہمِ رسا — ہر چہ ما گفتیم واصل شد دراں طبعِ فہیم

دل بدرد آمد ز ہجرِ ایں چنیں یکرنگ دوست — لیک خوشنودیم بر فعلِ خداوندِ کریم

آہ۔ روزِ چارشنبہ بود بر ما سخت تر — ز آتشِ سوزاں چو از ما شد جدا یارِ صمیم

داغِ ہجراں داد و در ہفت و چہل از عمرِ خویش — ماہ شعبان بود چوں پیش آمد ایں فزعِ الیم

ایں صدی کہ بدر را ماند باوصافِ کمال — بود روزِ بست و سوم در وقت ایں حشرِ عظیم

مشربش چوں جامِ اخلاص و وفا و اتقا — شد وصالش ہمدریں تاریخ از فضلِ حکیم

اے خدا بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار — داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

نیز ما را از بلاہائے زماں محفوظ دار — تکیہ گاہِ ما توئی اے قادرِ ربِ رحیم

اے سرِ جانِ دل ہر ذرہ ام قربانِ تو
ہر علم ہستیٔ ما از رحمت ہر دو عرفانِ تو

فلسفی کز عقل می جوید ترا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خرد ہا آن رہِ پنہانِ تو

از حریمِ تو ازینان ہیچکس آگاہ نشد
ہر کہ آگاہ شد شد از احسانِ بے پایانِ تو

عاشقانِ روئے خود را ہر دو عالم میدہی
ہر دو عالم ہیچ پیشِ دیدۂ غلمانِ تو

یک نظر فرما کہ تا کوتہ شود جنگ و جدال
خلق محتاج است سوئے جذبۂ یزدانِ تو

یک نشان بنما کہ تا نورت درخشد در جہان
تا شود ہر منکرِ ملت محامد خوانِ تو

گر زمین زیر و زبر گردد ندارم ہیچ غم
غم ہمیں دارم کہ گم گردد رخِ رخشانِ تو

گفتگو و بحث در دین در سر بسیار ہست
قصہ کوتہ کن بآیاتِ عظیم الشانِ تو

از ازل بخشیدہ فطرت اغیار را
تا مگر آیند ترساں سوئے آن ایوانِ تو

چشمۂ رحمت رواں کن در لباسِ زلزلہ
تا بکے سوزد بغم این بندۂ گریانِ تو

تمام شد